

U0368

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

راحمه

که در آوازه نخبه توانان پرازان امان مری علوم و شریعت شیده کان عدل و نصفت

ای حضرت خداوند نعمت حضور پرنورندگانانی نظام الملک اصغری

مستدرک کتاب مستطاب

روائع الاحکام ترجمه شرح الاسلام

حبيب محمد علي عالت سرکار عالی مورخه ۱۲۰۳

۱۳۱۲ شمسی شریک کتب امتحانات قانونی مالک محمد و سده سرکار عالی گردید

مستدرک

عالم مدتی و فاضل محقق جامع مقبول و منقول عالیجنابان پادشاهان و سلاطین و خدایان

بها و حیف حبش محسن سی میر محمد علی صاحب تاجرت

۹۹

مطبع حیدرآباد مستند مالک مطبع حیدرآباد

کتاب مندرجہ ذیل طبع و قلمی ہمارے کتب خانہ سے بکفایت مل سکتی ہیں

کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
انتخاب و احادیث	۱۰	مصاب	۱۰	اخلاق و اصلاح	۱۰	مجموعہ ورل	۱۰
فقہ و کلام	۱۰	دقت غم	۱۰	تہذیب نفس	۱۰	آفتاب	۱۰
مطالعہ انجوائی	۱۰	روشنی الشہداء	۱۰	توقیعات کسریہ	۱۰	گلشن شہرت حصہ ۱	۱۰
منہج الیقین	۱۰	بوستان شہادت	۱۰	قوانین شہری و روستا	۱۰	ایضاً حصہ ۲	۱۰
صراط النجاة و غیرہ	۱۰	سلک مرصع	۱۰	شہنشاہی و بیعت	۱۰	ایضاً حصہ ۳	۱۰
صراط الیقا و خورد	۱۰	مجموعہ تہذیبیہ مولانا	۱۰	مخازن الاشعار	۱۰	دانش نامہ جهان	۱۰
النوادر البصائر	۱۰	میراثیں	۱۰	قصص و غیرہ	۱۰	سرچشمہ رحمت و رفوف	۱۰
عقائد شیعہ	۱۰	ابواب المصائب	۱۰	ضرب الجالس	۱۰	مولانا ذاکرین	۱۰
ابواب الجنان	۱۰	ذائقہ مائتہ	۱۰	گلزار آصفی	۱۰	حادثہ القتل و غیرہ	۱۰
تہذیب العارفین	۱۰	بیجان غم	۱۰	اصولیتہ العالم مقالہ	۱۰	انجمنہ توارخ	۱۰
ابواب التعلیم	۱۰	لذاتہ المصائب	۱۰	غزلہ دوم	۱۰	طب	۱۰
مفہوم المعجزات	۱۰	رفقہ الزائرین	۱۰	تزک و تصفیہ	۱۰	انوار الخواص	۱۰
بیجان معارف	۱۰	دارستان غم	۱۰	تہذیب العالم	۱۰	موضع الکانون	۱۰
شہرستان	۱۰	کنز المصائب	۱۰	اکثر و اوچین	۱۰	اقصر الی اردو	۱۰
شریعت و مذہب	۱۰	ریاض الشہادت	۱۰	مثنویات و غیرہ	۱۰	قراہان و کالی	۱۰
ایضاً	۱۰	سلسلہ جدید	۱۰	ایوان امانت	۱۰	مجموعہ شہریاری	۱۰
شمس المشرقین	۱۰	عباس الشیعہ	۱۰	گلزار خلیل	۱۰	مناظرہ	۱۰
عقیدہ حنفی	۱۰	ادعیہ امامیہ	۱۰	یادگار صغیر	۱۰	نور الکرمین	۱۰
تہذیب القرات	۱۰	رسالہ تہذیب	۱۰	ریاض لطافت	۱۰	تحفۃ الاشعریہ	۱۰
مجموعہ الحجاب	۱۰	زاد المعاد	۱۰	دیوان نساہن	۱۰	مفید العوام	۱۰
سیر الملائکہ	۱۰	صحیفہ کاملہ	۱۰	دیوان مظہر جانجانا	۱۰	رسالہ آیہ تطہیر	۱۰
احادیث المصالحین	۱۰	رسالہ استنارہ	۱۰	دیوان عابد	۱۰	تنبیہ المتکبران	۱۰
تہذیب القرات	۱۰	تفہیم کوچک	۱۰	دیوان فیض	۱۰	معیار الہدایہ	۱۰
مجموعہ الاحکام	۱۰	صحفہ ثانیہ	۱۰	دیوان اشک بختی	۱۰	سجدۃ الانشا	۱۰

سید رستم علی تاجر کتب مالک مطبع عباسی حیدر آباد دکن کو چھپو اور ایضاً

تقریظ مجتہد العصر الزمان حاوی علوم
 معقول و منقول کاشف معضلات فروع و
 اصول قیام کجیا بولانا مولوی سید مصطفیٰ صاحب
 شریف بجناب میرزا حسن ادا م اللہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قالب را کہ موعظین و مقتضیان آثار ائمہ عظامین
 پر مخفی نہ رہے کہ کتاب سنیات وائع الاحکام حسین
 اصل کہ ہے شائع اسامی (جو مذہب اثنا عشری کی
 دینی تفسیر و سنت کا بے نہانہ اصل خطاب ہے)
 زبان کے عربی با محاورہ ترجمہ اور اسکے عبارات
 مشککہ و مطالب مضملہ کلاں بوالا تالیف و مطبوعہ
 کیا گیا ہے اور اسکے خوشی پر مسائل کے ساتھ
 مسائل کی تسہیل کی گئی ہے حضرات دینیہ کے لیے عموماً
 اور طلبہ و علوم دینیہ کے لیے خصوصاً ثابت ہی مفید اور
 نافع ہے بناء علیہ طلبہ و متعلمین کو لائق و مستحق کہ اس کتاب کو
 شائع فرمائیں اور اس سے نفع اٹھائیں

محرر و ناشر
 مولانا سید مصطفیٰ صاحب

حرر و ناشر مولانا سید مصطفیٰ صاحب

تقریظ مجتہد العصر الزمان حاوی علوم
 معقول و منقول کاشف معضلات فروع و
 اصول قیام کجیا بولانا مولوی سید مصطفیٰ صاحب
 شریف بجناب میرزا حسن ادا م اللہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قالب را کہ موعظین و مقتضیان آثار ائمہ عظامین
 پر مخفی نہ رہے کہ کتاب سنیات وائع الاحکام حسین
 اصل کہ ہے شائع اسامی (جو مذہب اثنا عشری کی
 دینی تفسیر و سنت کا بے نہانہ اصل خطاب ہے)
 زبان کے عربی با محاورہ ترجمہ اور اسکے عبارات
 مشککہ و مطالب مضملہ کلاں بوالا تالیف و مطبوعہ
 کیا گیا ہے اور اسکے خوشی پر مسائل کے ساتھ
 مسائل کی تسہیل کی گئی ہے حضرات دینیہ کے لیے عموماً
 اور طلبہ و علوم دینیہ کے لیے خصوصاً ثابت ہی مفید اور
 نافع ہے بناء علیہ طلبہ و متعلمین کو لائق و مستحق کہ اس کتاب کو
 شائع فرمائیں اور اس سے نفع اٹھائیں

محرر و ناشر
 مولانا سید مصطفیٰ صاحب

حرر و ناشر مولانا سید مصطفیٰ صاحب

صورت تقریظ سرکار شریعتدار حجۃ الاسلام بحجۃ الايام نائب ائمہ کرام
 علیہم الصلوٰۃ والسلام قبلہ و کعبہ مجتہد العصر و الزمان جناب
 آقایہ محمد باقر صاحب و ام ظاہر العالی ماہ امت الايام واللہ الی
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلب زکریہ مونس مخدوم بنسبت نامہ و منسوب من سلام اللہ علیہم اجمعین پر محضی رس ہے کہ
 کتاب سقاب و النع الا حکام جمہ انکات شیع الاسلام جو مذہب شیعہ
 اثنا عشری کی دس و اڑس و مسکت ہوا و راجع فیض علیہ الطاب ہر بعض مواضع
 مفرقہ ایک نقطہ تہ تر حلقہ سے کہ رسالت تہتہ ہایت شاستہ و محبوب و حل عبارت
 سکایہ مواضع و قریہ مذہبان و طلوب و فقاہ مرعوب دیا گیا حضرت مومنین کے بے

نہا و علیہم السلام

بہاد جمع حضرت مومنین کو سراد و مناسب

تحریر ثبوتی و رغبت نامہ اسے

فرمان اور اسے فوائد سے

صنع ہون فقہ

ۛ

ۛ
 علیہ السلام
 علیہ السلام
 علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مكتبة

سید محمد حسین عظیمی غفرلہ

نہ نفع اور ٹھانی فقط

فہرست مختصر مضامین روائع الاحکام ترجمہ شریع الاسلام

صفحہ	نام کتاب	خلاصہ مضمون
۳	کتاب الصيد والذباحہ	اس میں شکار اور بیچ کے طریقے اور احکام مذکور ہیں۔
۲۱	کتاب الاطعمہ والاشربہ	اس میں اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی تفصیل اور اسکے احکام مذکور ہیں۔
۳۷	کتاب الغصب	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جو کسی مال کے چھین لینے اور غصب کرنے سے متعلق ہیں۔
۵۹	کتاب الشفعہ	اس میں شفعہ کے احکام مذکور ہوئے ہیں۔
۹۵	کتاب احیاء الاموات	اس میں فسادہ زمین کے تعمیر کرنے کے حالات و احکام مذکور ہیں۔
۱۰۷	کتاب اللقطہ	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جو مال فسادہ کے اوٹھا لینے سے متعلق ہوتے ہیں
۱۲۹	کتاب الفرائض	اس میں میراث کے حالات اور مسئلہ مذکور ہیں۔
۲۳۱	کتاب المقضاء	اس میں دعویٰ کے فیصل کرنے کے طریقے اور شرائط مذکور ہیں۔
۳۰۸	کتاب الشہادۃ	اس میں گواہی دینے کے شرائط و احکام مذکور ہیں۔
۳۳۳	کتاب الحج وودائع القیرات	اس میں ہزار دینے جرمانہ کرنے و حد جاری کرنے وغیرہ احکام مذکور ہیں۔
۳۹۹	کتاب القصاص	اس میں وہ احکام مذکور ہیں جو کسی کے قتل کرنے یا زخمی کرنے یا کسی عضو وغیرہ کے کاٹنے سے متعلق ہو۔
۴۷۱	کتاب الدیات	اس میں اس مال وغیرہ کا ذکر ہے جو جراحت اعضاء کے عوض میں دیا جاتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِن دُونِكَ بِسْمِ اللَّهِ فِي
أَفْئَاتِهِ لَفَنَفَقْنَا فَنَكِبْنَا

فَعَلَّامُ الْغُيُوبِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ إِلَّا اللَّهَ

حَمْدُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ
شَرَاهُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

طَبَعُ الْمَدِينَةِ الْحَرَامَةِ بِإِذْنِ الْمَوْلَانِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

بِطَاعَةِ الْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَفِي خِدْمَةِ الْإِمَامِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کتاب الصيد (شکار کرنا) والذباحه (ذبح کرنا) اس کتاب کی دو مین ہین پہلی قسم صید کے

بیان میں صید سے عرفی قنائین حیوان متنع بالاصالة کی روح کا کسی آلہ سمعہ کے ساتھ بدون ذبح خارج کرنا مراد ہو اور صید کے لیے تین امرون کا بیان کرنا ضروری امر اول (اون آبات کے بیان میں جبکہ صید کا مقتول ہونے کے بعد بھی کھانا جائز ہو اور انکی دو مین ہین قسم اول حیوان ہو پس حیوانات شکاری میں سے فقط کلب معلّم (رگ شکاری تعلیم یافتہ) کے مقتول کا کھانا حلال ہو اور کلب معلّم کے علاوہ باقی حیوانات شکاری کے مقتول کا کھانا وسوق تک حلال نہوگا جب تک کہ اسکا تذکیرہ (ذبح) کیا جائے خواہ وہ حیوانات شکاری درندے ہوں جیسے چیتا شیر بگلی وغیرہ یا پرندے ہوں جیسے باز عقاب۔ ہاشمہ وغیرہ اور خواہ وہ حیوانات تعلیم یافتہ ہوں یا نہون قسم دوم جاد ہو پس تلوار اور نیزہ اور تبر کے ساتھ شکار کرنا جائز ہو اور سیطرح پر اس آلہ سے شکار کرنا جائز ہو چھین پکان موجود ہو اور اگر آلات مذکورہ میں سے کوئی آلہ کسی صید پر معضنا (ترجھا) واقع ہو کر اسکو قتل کرے تو اسکا کھانا بھی حلال ہوگا اور سیطرح اس صید کا کھانا حلال نہوگا جسکو کہ معراض (وہ چیز جس میں پکان اور پر نہا) نے قتل کیا ہو بشرطیکہ تیر ہو اور مقتول کے گوشت کو شگاف نہ کر دے اور سیطرح تیرے پکان کے مقتول کا کھانا بھی حلال ہو بشرطیکہ تیر ہو اور اس کے گوشت کو شگاف نہ کر دے اور مقتول کلب (رگ) کی مباح ہونے میں اسکا معلّم (تعلیم یافتہ) ہونا شرط ہو اور تحقق تعلیم میں تین امرون کا موجود ہونا لازم ہو امر اول شکار پر چھوڑنے کے وقت چلا جانا امر دوم روکنے کے وقت اسکا رگ جانا امر سوم اسکا اپنے مقتول کو باصطاعت نہ کھانا پس اسکا علی وجہ الذرہ کسی مقتول کو کھالینا اباحت مقتول بن قانح نوگا اور سیطرح اگر فقط خون مقتول کے پینے پر اقتضار کرے تب بھی اس کے مباح ہونے میں قانح نوگا اور کلب کے معلّم ہونے کی معرفت میں شرائط ثلثہ کے ساتھ اس سے مکرر شکار کرنا ضروری ہوگا تاکہ جملہ شرائط کا

کتاب الصيد (شکار کرنا) والذباحه (ذبح کرنا) اس کتاب کی دو مین ہین پہلی قسم صید کے

بیان میں صید سے عرفی قنائین حیوان متنع بالاصالة کی روح کا کسی آلہ سمعہ کے ساتھ بدون ذبح خارج کرنا مراد ہو اور صید کے لیے تین امرون کا بیان کرنا ضروری امر اول (اون آبات کے بیان میں جبکہ صید کا مقتول ہونے کے بعد بھی کھانا جائز ہو اور انکی دو مین ہین قسم اول حیوان ہو پس حیوانات شکاری میں سے فقط کلب معلّم (رگ شکاری تعلیم یافتہ) کے مقتول کا کھانا حلال ہو اور کلب معلّم کے علاوہ باقی حیوانات شکاری کے مقتول کا کھانا وسوق تک حلال نہوگا جب تک کہ اسکا تذکیرہ (ذبح) کیا جائے خواہ وہ حیوانات شکاری درندے ہوں جیسے چیتا شیر بگلی وغیرہ یا پرندے ہوں جیسے باز عقاب۔ ہاشمہ وغیرہ اور خواہ وہ حیوانات تعلیم یافتہ ہوں یا نہون قسم دوم جاد ہو پس تلوار اور نیزہ اور تبر کے ساتھ شکار کرنا جائز ہو اور سیطرح پر اس آلہ سے شکار کرنا جائز ہو چھین پکان موجود ہو اور اگر آلات مذکورہ میں سے کوئی آلہ کسی صید پر معضنا (ترجھا) واقع ہو کر اسکو قتل کرے تو اسکا کھانا بھی حلال ہوگا اور سیطرح اس صید کا کھانا حلال نہوگا جسکو کہ معراض (وہ چیز جس میں پکان اور پر نہا) نے قتل کیا ہو بشرطیکہ تیر ہو اور مقتول کے گوشت کو شگاف نہ کر دے اور سیطرح تیرے پکان کے مقتول کا کھانا بھی حلال ہو بشرطیکہ تیر ہو اور اس کے گوشت کو شگاف نہ کر دے اور مقتول کلب (رگ) کی مباح ہونے میں اسکا معلّم (تعلیم یافتہ) ہونا شرط ہو اور تحقق تعلیم میں تین امرون کا موجود ہونا لازم ہو امر اول شکار پر چھوڑنے کے وقت چلا جانا امر دوم روکنے کے وقت اسکا رگ جانا امر سوم اسکا اپنے مقتول کو باصطاعت نہ کھانا پس اسکا علی وجہ الذرہ کسی مقتول کو کھالینا اباحت مقتول بن قانح نوگا اور سیطرح اگر فقط خون مقتول کے پینے پر اقتضار کرے تب بھی اس کے مباح ہونے میں قانح نوگا اور کلب کے معلّم ہونے کی معرفت میں شرائط ثلثہ کے ساتھ اس سے مکرر شکار کرنا ضروری ہوگا تاکہ جملہ شرائط کا

کتاب الصيد (شکار کرنا) والذباحه (ذبح کرنا) اس کتاب کی دو مین ہین پہلی قسم صید کے

كان المرسل
مسلمًا قتل
حل ولو كانا
لملحقهما
أو وثقيا ولو
كان المرسل
غير مسلم لم
يحل ولو كان
المعلم مسلما
ولو أرسل
عليه عاصيه
وغيره فقتل
كان المرسل
كالمواريث
على ميوكرار
فقتل من
صفا فقتلها
ملك ذكوات
ممنقرو كذا
الحاكم في الالة
اما الواريث
ولم يهاجمه
فاتفق اصابة
بالحكم

فانظر
المصيد ايجل
ولو لم يزل
الانكلب اولاد
لانه لم يقصد
المصيد فجزى
عجزى استمال
الكلب الصي
على ثقيل الكلب
نراوا لانه في غير
موضع الكلب هو
كل ما كان متفعا
وحشيا كالاولاد
انسياوا كذا لك

اَوْضَعُهَا فِي الْوَقْفِ مَا يَتَقَبَّلُ بِصَدَقَةٍ وَلَا يُوَكَّلُ بِالْفَقْرِ يُوَكَّلُ مَا يَتَقَبَّلُ الْكَلْبُ الدَّامِئَةُ وَمَنْ مَرَّ بِمَنْ فَتَقَبَّلَهُ بِالْأَخْرِ فِي حُكْمِ الدَّيْنِ ابْتَدَأَ بِرُوحِيَّةٍ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ لَوْحٍ لِحَقٍّ وَوَعْدِي مَا

لنأوى مبدأ
عطنة غزيراً
الكلباء
غيره ما لا يوحى
نضله لم يعل
وكذا الورى
سما إلى فوق
فأصاب مبدأ
وكذا الورى
بغير شعاع
نأوى مبدأ
بقاه فبان
مبدأ وكذا
لأوى مبدأ
يلا لا تقتل
لأنه فنيض
لأوى مبدأ
غبرى مجرى
الاستيصال
الشامخة
الطيرة زاميد

مقصودنا من هذا ان الملك وان كان مالكا
ولكنه لا يكون له مال كما ان مالكا
لا يكون له مال كما ان مالكا
لا يكون له مال كما ان مالكا

[illegible]

الفاصلة
الفرق بين
مطلقات الدائم
المعنى فاما لاول
فانقطع من البيان
واستعماله كمالا
توضيحا فهو
حسب ما يبين
في كتاب الدين
وهو انما هو
الذي في

[illegible]

و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور

فرمایا کہ واجب ہو اور یہی قول حق ہو پس اگر خوف تلف کی حالت میں شو حرام کے تبادل کرنے سے پرہیز کر لیا تو جائز نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے طعام کی طرف مضطر ہو اور اسکی قیمت نہ رکھتا ہو تو صاحب طعام پر اسکا مضطر کے لیے بذل کرنا واجب ہوگا ایسے کاصورتہ اناتین قتل مسلم پر اعانت ہو جو حرام ہو اور یا صاحب طعام کو مضطر سے ثمن طعام کا مطالبہ صحیح ہوگا یا نہیں بعض علمائے فرمایا ہو کہ صحیح نہ ہوگا ایسے کہ صاحب طعام پر اسکا بذل واجب ہو لہذا اسکا عوض نہ ہوگا اور اگر مضطر کے پاس قیمت طعام موجود ہو اور صاحب طعام اسکی ثمن مثل کو طلب کرے تو مضطر پر ثمن کا صاحب طعام کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور اگر اس صورت میں بذل عوض میں غنیمت نظر انکار کرے تو صاحب طعام پر اسکا بذل کرنا لازم نہ ہوگا ایسے کہ جس ضرورت کی وجہ سے کہ طعام خیر کا بدون عوض اخذ کر لینا مباح تھا وہ مضطر کے ثمن پر قادر ہونے کی وجہ سے زائل ہو گئی اور اگر ثمن مثل سے زائد کا مطالبہ کرے تو فیج علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ مضطر پر زیادتی کا بذل کرنا واجب نہ ہوگا لیکن بذل زیادتی کے وجوب کا قائل ہونا خوب ہو ایسے کہ ممکن کی وجہ سے ضرورت مرتفع ہو جاتی ہو اور اگر باوجود بذل زیادتی کے صاحب طعام متناع کرے تو مضطر کو ضرر ہلاکت کے دفع کرنے کے لیے صاحب طعام سے قتال کرنا جائز ہوگا اور اگر مضطر نے صاحب طعام کی موافقت کی اور کراہیت خویری کی وجہ سے طعام کو زائد از ثمن مثل کے ساتھ خرید کر لیا تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ مضطر پر فقط ثمن مثل کا صاحب طعام کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور زیادتی کا حوالہ کرنا واجب نہ ہوگا ایسے کہ اسنے زیادتی کو اپنے اختیار سے بذل نہیں کیا اور زمین شکل ہو ایسے کہ جس ضرورت کی وجہ سے کہ مضطر کو صاحب طعام کے ناراض ہونے کی حالت میں اسکے طعام کا اخذ کر لینا صحیح و جائز تھا وہ مضطر کے بذل زیادتی اور حالت اختیار کے ہم ہو چکا لینے پر قادر و ممکن ہونے کی وجہ سے مرتفع ہو جاتی ہو اور اگر مضطر کے پاس متبادل طعام غیر موجود ہو اور شخص غیر اپنے طعام کو مضطر کے لیے

و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور

و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور و هو الحق ولو كان التزويج و الخلع و النكاح و الطلاق و الحضانة و النفقة و المهر و العتق و غيرها من هذه الأمور

ضعیف الاغذیہ کا استعمال
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے

بدون عوض یا ایسے عوض کے مقابل بذل کرے جس پر مضطر قادر ہے تو اسکو میتہ کا تناول کرنا
حلال ہوگا اسلیے کہ اسکو طعام کے ہم ہونے پر تکلیف حاصل ہو اور اگر صاحب طعام غائب ہو یا حاضر ہو
الکن بذل کرنا ہو اور اپنے طعام سے مضطر کے دفع کرنے کی قوت رکھتا ہو تو مضطر کو میتہ کا تناول
کرنا جائز ہوگا اور اگر صاحب طعام ضعیف ہو اور طعام سے مضطر کے دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو
مضطر کو ضامن لینے کے ساتھ اس کے طعام کا تناول کرنا جائز ہوگا اور میتہ کا تناول اگر کھلا ہوگا
اور اس میں تردد ہو اسلیے کہ طعام غیر کا بدون اسکی اجازت کے تناول کرنا اس صورت میں مباح
ہوتا ہو جبکہ کسی دوسری شے کے تناول پر قدرت نہ رکھتا ہو اور صورت فرض میں چونکہ مضطر کو کل
میتہ پر قدرت حاصل ہو لہذا اسکا تناول جائز اور طعام غیر کا تناول ناجائز ہو چاہیے اور جب کہ
مردہ آدمی کے سوا کوئی شے دستیاب نہ ہو تو مضطر کو اس کے گوشت سے اپنے رقی جان کا روک لینا حلال
ہو جائیگا اور اگر وہ آدمی زندہ ہو اور اسکا قتل کرنا جائز نہ ہو تو مضطر کو اس کے گوشت کا
تناول کرنا حلال ہوگا اور اگر اسکا قتل کرنا جائز ہو (جیسے کاغذ پر) تو مضطر کو اسکا قتل کرنا
جائز اور اس کے گوشت میں سے اس مقدار کا تناول کرنا حلال ہوگا جو میتہ کے گوشت میں سے
حلال ہوتی اور اگر مضطر کو اپنے نفس کے سوا کوئی شے ایسی ہم نہ ہو چے جس سے اسکو اپنی
رقی جان کا روک لینا ممکن ہو تو بعض علماء نے فرمایا کہ اسکو اپنے بدن میں سوان مقامات
کے گوشت کا تناول کرنا جائز ہوگا جو زیادہ گوشت رکھتے ہیں جیسے ران و ریه قول کچھ نہیں ہو
اسلیے کہ یہیں ضرورتاً ضرر کے ساتھ دفع کرنا لازم آتا ہو اور اٹھ کے بوجہ اکلہ قطع کرنے کی تجویز اس قبل سے
بدین ہر اسلیے کہ اسکی تجویز سبب حاصلہ کے قطع کرنے کی فرض سے ہو اور محل بحث (اپنے بدن کے
گوشت کا تناول کرنا) میں احداث سبب ہو اور اگر کوئی شخص شراب یا پیشاب کے تناول کی طیف
مضطر ہو تو پیشاب کو تناول کر لے گا اور اگر شراب کے شوا اسکو کوئی شے دستیاب نہ ہو تو شیخ الطائفہ نے

ضعیف الاغذیہ کا استعمال
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے
مصلحتاً لایا جائے

جو ان قطع
الکلیات
الکلیات
الکلیات
الکلیات
الکلیات
الکلیات
الکلیات

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

کوئی شخص کسی چوپایہ کے مالک کو اس کی حراست سے باز رکھے اور وہ چوپایہ تلف ہو جائے تب بھی
ضامن میں تردد ہو اور سپرطح اگر کوئی شخص کسی چوپایہ کو غضب کرے اور اس کے پیچھے اس کا پیچھے
نکل آئے اور تلف ہو جائے تب بھی ضامن میں تردد ہو سو ہم اگر کوئی شخص کسی چوپایہ یا غلام مختون
کی قید کو کھول ڈالے اور وہ چوپایہ یا غلام بھاگ جائے تو شخص مذکور اس کا ضامن ہوگا ایسے کہ
یہ ایسا فعل ہے جس سے تلف کرنا مقصود ہوتا ہے اور سپرطح اگر کوئی شخص کسی پرہیزگار کے نفس کو
کھول دے اور وہ پرہیزگار اور چلے تو ضامن ہوگا خواہ اسی وقت پرہیزگار کے پانچ پرہیزگار کے بعد
پرہیزگار کے اور اگر کوئی شخص کسی حجہ کا دروازہ کھول دے اور مال کو کوئی چوری ہو
یا کوئی شخص کسی غلام عاقل کو قید سے رہا کر دے اور وہ بھاگ جائے تو حکم مذکور صاحب سبب
ضامن ہوتا جاری ہوگا ایسے کہ ان دونوں صورتوں میں نہ سبب سبب کے مباشرت اقویٰ ہے
لہذا صاحب سبب سے ضمانت کا تعلق ہوگا اور سپرطح اگر کوئی شخص کسی مال پر جماعت سترق
(چورون کا گروہ) کو دالالت کرے تب بھی صاحب سبب اس کا ضامن ہوگا بلکہ جماعت سترق
ضمانت متعلق ہوگی ایسے کہ ہر مقام پر بھی نہ سبب سبب کے مباشرت کو قوت حاصل ہے اور اگر
کوئی شخص کسی طرف کے سرنبد کو دور کر دے اور اس کا روغن بہ جائے تو وہ شخص اس کا ضامن
ہوگا بشرطیکہ ظرف مذکور میں جس روغن کے لیے اس سرنبد کے علاوہ کوئی دوسری شے نہ ہو اور
اس طرح اگر بندہ مشک کے دور کرنے سے روغن کے بعض جزا زمین پر گر کر اس کو نرم کر دین بعد از
اس کا تمام روغن گرجائے تب بھی ضامن ہوگا ایسے کہ اتلاف روغن کے لیے اس کا فعل مشک کا گرجانا
سبب متقل ہے کیونکہ اسی کے فعل (مشک کا کھولنا) سے زمین میں ایسی رطوبت کا حادث ہوا ہے کہ
خسے باقی روغن کو مائل کر کے ساقط کر دیا لیکن اگر کوئی شخص کسی طرف کے سر کو کٹا دے یا کھول دے
ہوئے تینہ اس کو منقلب کر دے یا آفتاب اس کو گداختہ کر دے تو شخص مذکور اس کا ضامن ہوگا

مقصد به
 الاشغال
 وكنه
 كونه
 قصصه
 طائر نظار
 مبادر
 حبش
 لادن
 قند
 عن عاقد
 نابق
 التلبيذ
 السبب
 وكنه
 دل
 والكران
 ولوا مثل
 طائر
 فخر
 انما
 مضمون

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

شردد ففی الضحان
اوذا ای الشعر
قلته الذی
لونی را ای الشعر
بما تلافی اما
میب مستقل
فانذ فی ما یزید
لیق ای الشعر

فصل فی تفسیر حدیثی کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا بشرطیکہ دیت حر (دس ہزار روپے) سے زائد ہو
 ورنہ اگر دیت حر سے کم ہو تو قیمت کا ضامن نہیں ہوگا اور اگر قاتل ہوں کہ صاحب
 اپنے غصب کرنے کی وجہ سے زائد کا بھی ضامن ہوگا تو خوب ہو اور قاتل غیر غاصب ہو تو قیمت کے
 سوا اور کسی چیز کا ضامن نہیں ہوتا تا وقتیکہ دیت حر سے تجاوز نہ کرے اور اگر دیت حر سے
 تجاوز کر گئی تو اسی کی طرف رد کیا جائیگی اور اگر مقدار جنایت (دیت حر) سے مقدار پیش
 زائد ہو تو زیادتی کا مطالبہ غاصب کیا جائیگا اور جانی (جنایت کرنیوالا) سے کیا جائیگا اگر
 قبضہ غاصب میں وہ غلام یا کینر مر جائے تو غاصب اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اگرچہ دیت حر سے
 تجاوز ہو اور اگر غاصب اوپر ایسی جنایت واقع کرے جو قتل نفس سے کم ہو پس اگر وہ جنایت قبضہ
 تشکیل کسی عضو کا قطع کرنا ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ وہ غلام آزاد ہو جائیگا اور غاصب پر اس کی
 قیمت لازم ہوگی ورنہ اگر وہ اس لیے کہ فقط تشکیل آقا کا حریت غلام کے لیے سبب ہونا ثابت
 ہوا ہو لہذا اسی پر اقتصار کرنا لازم ہوگا اور غیر آقا کی تشکیل کا سبب حریت ہونا ثابت نہیں ہوا
 لہذا اس صورت میں اصل قیمت کا استعجاب کیا جائیگا اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 پس وہ مملوک میں بھی اس کی قیمت کے حساب سے مقدار ہو اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 نہیں ہو اور میں غاصب پر حکومت (ارش) لازم ہوتی ہو اور اگر قاتل ہوں کہ غاصب پر وہ مقدار
 لازم ہوگی جو دیت مقدہ اور ارش میں زائد ہو تو خوب ہو اور اگر غلام مضمون کی جنایت نے
 اس کی قیمت کا استغراق کر لیا ہو جیسے اس کی ناک یا عضو تناسل کا قطع کر دینا جس کی دیت قاتل نفس کی
 دیت کے مساوی ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ مالک کو غلام مجنی کی سپرد غاصب کر دینا اور
 اس کی قیمت کے اخذ کر لینے میں اور غلام مذکور کے روک لینے اور غاصب سے کسی شو کے رہنا بہتر نہیں
 اختیار ہوگا اور اس حکم میں جانی کا غاصب یا غیر غاصب ہونا مساوی ہو اور اس میں تردد ہے

فصل فی تفسیر حدیثی کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا بشرطیکہ دیت حر (دس ہزار روپے) سے زائد ہو
 ورنہ اگر دیت حر سے کم ہو تو قیمت کا ضامن نہیں ہوگا اور اگر قاتل ہوں کہ صاحب
 اپنے غصب کرنے کی وجہ سے زائد کا بھی ضامن ہوگا تو خوب ہو اور قاتل غیر غاصب ہو تو قیمت کے
 سوا اور کسی چیز کا ضامن نہیں ہوتا تا وقتیکہ دیت حر سے تجاوز نہ کرے اور اگر دیت حر سے
 تجاوز کر گئی تو اسی کی طرف رد کیا جائیگی اور اگر مقدار جنایت (دیت حر) سے مقدار پیش
 زائد ہو تو زیادتی کا مطالبہ غاصب کیا جائیگا اور جانی (جنایت کرنیوالا) سے کیا جائیگا اگر
 قبضہ غاصب میں وہ غلام یا کینر مر جائے تو غاصب اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اگرچہ دیت حر سے
 تجاوز ہو اور اگر غاصب اوپر ایسی جنایت واقع کرے جو قتل نفس سے کم ہو پس اگر وہ جنایت قبضہ
 تشکیل کسی عضو کا قطع کرنا ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ وہ غلام آزاد ہو جائیگا اور غاصب پر اس کی
 قیمت لازم ہوگی ورنہ اگر وہ اس لیے کہ فقط تشکیل آقا کا حریت غلام کے لیے سبب ہونا ثابت
 ہوا ہو لہذا اسی پر اقتصار کرنا لازم ہوگا اور غیر آقا کی تشکیل کا سبب حریت ہونا ثابت نہیں ہوا
 لہذا اس صورت میں اصل قیمت کا استعجاب کیا جائیگا اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 پس وہ مملوک میں بھی اس کی قیمت کے حساب سے مقدار ہو اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 نہیں ہو اور میں غاصب پر حکومت (ارش) لازم ہوتی ہو اور اگر قاتل ہوں کہ غاصب پر وہ مقدار
 لازم ہوگی جو دیت مقدہ اور ارش میں زائد ہو تو خوب ہو اور اگر غلام مضمون کی جنایت نے
 اس کی قیمت کا استغراق کر لیا ہو جیسے اس کی ناک یا عضو تناسل کا قطع کر دینا جس کی دیت قاتل نفس کی
 دیت کے مساوی ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ مالک کو غلام مجنی کی سپرد غاصب کر دینا اور
 اس کی قیمت کے اخذ کر لینے میں اور غلام مذکور کے روک لینے اور غاصب سے کسی شو کے رہنا بہتر نہیں
 اختیار ہوگا اور اس حکم میں جانی کا غاصب یا غیر غاصب ہونا مساوی ہو اور اس میں تردد ہے

فصل فی تفسیر حدیثی کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا بشرطیکہ دیت حر (دس ہزار روپے) سے زائد ہو
 ورنہ اگر دیت حر سے کم ہو تو قیمت کا ضامن نہیں ہوگا اور اگر قاتل ہوں کہ صاحب
 اپنے غصب کرنے کی وجہ سے زائد کا بھی ضامن ہوگا تو خوب ہو اور قاتل غیر غاصب ہو تو قیمت کے
 سوا اور کسی چیز کا ضامن نہیں ہوتا تا وقتیکہ دیت حر سے تجاوز نہ کرے اور اگر دیت حر سے
 تجاوز کر گئی تو اسی کی طرف رد کیا جائیگی اور اگر مقدار جنایت (دیت حر) سے مقدار پیش
 زائد ہو تو زیادتی کا مطالبہ غاصب کیا جائیگا اور جانی (جنایت کرنیوالا) سے کیا جائیگا اگر
 قبضہ غاصب میں وہ غلام یا کینر مر جائے تو غاصب اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اگرچہ دیت حر سے
 تجاوز ہو اور اگر غاصب اوپر ایسی جنایت واقع کرے جو قتل نفس سے کم ہو پس اگر وہ جنایت قبضہ
 تشکیل کسی عضو کا قطع کرنا ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ وہ غلام آزاد ہو جائیگا اور غاصب پر اس کی
 قیمت لازم ہوگی ورنہ اگر وہ اس لیے کہ فقط تشکیل آقا کا حریت غلام کے لیے سبب ہونا ثابت
 ہوا ہو لہذا اسی پر اقتصار کرنا لازم ہوگا اور غیر آقا کی تشکیل کا سبب حریت ہونا ثابت نہیں ہوا
 لہذا اس صورت میں اصل قیمت کا استعجاب کیا جائیگا اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 پس وہ مملوک میں بھی اس کی قیمت کے حساب سے مقدار ہو اور جس جنایت کی دیت کہ حرین مقدار
 نہیں ہو اور میں غاصب پر حکومت (ارش) لازم ہوتی ہو اور اگر قاتل ہوں کہ غاصب پر وہ مقدار
 لازم ہوگی جو دیت مقدہ اور ارش میں زائد ہو تو خوب ہو اور اگر غلام مضمون کی جنایت نے
 اس کی قیمت کا استغراق کر لیا ہو جیسے اس کی ناک یا عضو تناسل کا قطع کر دینا جس کی دیت قاتل نفس کی
 دیت کے مساوی ہو تو شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ مالک کو غلام مجنی کی سپرد غاصب کر دینا اور
 اس کی قیمت کے اخذ کر لینے میں اور غلام مذکور کے روک لینے اور غاصب سے کسی شو کے رہنا بہتر نہیں
 اختیار ہوگا اور اس حکم میں جانی کا غاصب یا غیر غاصب ہونا مساوی ہو اور اس میں تردد ہے

لنزلوا القاصب
قبضوا الثوب
يقطعون من
سبع مصبوغا
على الكال ولو
قيسة خزيبه
الخصوف من
يطاعوا بعدة
لو يحق القاب
من قاع الصبغ
مصبوغا نقصا
الصين ولو يبر

لا يجوز
 ربا في دار
 اذا حصلت
 الشاخص
 المال باستقرا
 يستقر غير
 حسنا والعمان
 منه كان
 ولو قيل للمالك
 من دون المالك
 فتم حفظ
 المال قبل
 طوعا وكراهة
 وقيل لا

ناخوش ہو تب بھی غاصب کو اوسکا پُر کرنا بیچ ہوگا یا نہیں میں بعض علماء نے فرمایا ہو کہ صحیح ہوگا تاکہ
 ضامن تروی (کنوینین میں گر پڑنے کی ضمانت) سے محفوظ ہے اور اگر قائل ہوں کہ مالک غاصب کا
 منع کرنا صحیح ہو تو خوب ہوا ورجیکہ مالک نے میں اوسکے اتنی رکھنے پر رضی ہو جائیگا تو غاصب سے
 ضامن تروی ساقط ہو جائیگا اٹھواں مسئلہ حکیم کوئی چوپایہ کسی مکان میں داخل ہوا اور اوسکا
 خارج ہونا بدو نہ ہر دم ممکن نہ ہو اگر مکان مذکور میں دو چوپایہ کسی ایسے سبب کی وجہ سے
 داخل ہوا ہو جسکو صاحب مکان نے مٹا لیا تھا تو اوسکو ہر دم مکان اور اخراج چوپایہ کا الزام
 دیا جائیگا اور صاحب چوپایہ پر ہر دم مکان کا تاوان لازم ہوگا اور اگر وہ چوپایہ کسی ایسی
 وجہ سے داخل ہوا ہو جسکو صاحب چوپایہ نے مٹا لیا ہو تو ہر دم مکان کا وہی ضامن ہوگا
 اور یہ طبع اگر اقلن و دونوں (صاحب مکان و صاحب چوپایہ) میں سے کسی شخص نے تفریطاً
 نکلی ہو تب بھی ہر دم مکان کا صاحب چوپایہ ہی ضامن ہوگا اسلیے کہ ہر دم مکان اوسی کی
 مصلحت کے لیے وقوع میں آیا ہو اور کوئی چوپایہ اپنے سر کو کسی دیگ میں داخل کر دے
 اور اوسکا خارج کرنا اوسوقت تک ممکن نہ ہو جب تک کہ وہ دیگ شکستہ نہ کی جائے پس اگر چوپایہ پر
 اوسکا مالک کا بعض ہوا یا اوسنے اپنے چوپایہ کی حفاظت میں تفریط کی ہو تو اوسکا ضامن ہوگا
 اور اگر چوپایہ پر اوسکا مالک قابض نہ ہو اور صاحب دیگ نے تفریط کی ہو مثلاً اوسنے اپنی
 دیگ کو راستہ میں ڈال دیا ہو تو اخراج چوپایہ کے لیے دیگ کا شکستہ کرنا معین ہوگا اور
 صاحب چوپایہ سے اوسکے شکستہ کرنے کی ضمانت متعلق ہوگی اور اگر اولن و دونوں (صاحب
 دیگ صاحب چوپایہ) میں سے کسی شخص نے بھی تفریط نکلی ہو اور صاحب چوپایہ اوسکے ہمراہ
 موجود نہ ہو اور دیگ مذکور اپنے مالک کی ملک میں موجود ہو تو دیگ کا شکستہ کرنا
 معین ہوگا اور صاحب چوپایہ سے اوسکے شکستہ کرنے کی ضمانت متعلق ہوگی اسلیے کہ

فان كان
الامر
واقفا
راسا
ادخلت
اصح
الامر
صاحب
وان كان
صاحب
فمن
وكان
ان
احد
تقر
صاحب
الامر
اصح
ادخلت
راسا
واقفا
الامر
فان كان

[illegible]

جعلہ صدقاتاً فلا تشفعہ ولی الدار فیما یصلح علیہ من الخیرات
 وجعلہ صدقاتاً فلا تشفعہ ولی الدار فیما یصلح علیہ من الخیرات
 وجعلہ صدقاتاً فلا تشفعہ ولی الدار فیما یصلح علیہ من الخیرات

التشفعہ المقصد الثاني فی التشفعہ وهو علی ثلث وجہات
 التشفعہ المقصد الثاني فی التشفعہ وهو علی ثلث وجہات
 التشفعہ المقصد الثاني فی التشفعہ وهو علی ثلث وجہات

اپنے حصہ مشترکہ کو بیوقوف صدق یا بطور مہیا یا بواسطہ صلہ کسی کی طرف منتقل کرے تو
 شریک کے لیے او میں شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر کسی مکان کے بعض اجزاء (جیسے) وقف
 اور بعض آخر طلق (غیر وقفی ہوں بعد ازاں حصہ طلق کو اسکا مالک کسی کے ہاتھ فروخت کرے
 تو موقوف علیہ کو شفعہ کا استحقاق ہوگا اگرچہ بیع شریک کے وقت ایک ہی موقوف علیہ موجود ہو
 اسلئے کہ وہ بالخصوص رقبہ مکان کا مالک نہیں ہو بلکہ وہ حق بطون بھی متعلق ہو اور جناب
 سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ موقوف علیہ کے لیے مطلقاً (خواہ بیع شریک کے وقت متحد ہو یا بعد)
 شفعہ کا استحقاق ثابت ہوگا دوسرے مقصد شفعہ کے بیان میں شفعہ سے وہ شخص مراد ہو جو
 کسی مال پر بھجیہ شفاعت (جسکے اجزاء امتیاز اور منقسم ہوں جیسے نصف و ثلث و ربع وغیرہ) شریک ہو اور
 اس کے قیمت پر قریب رہتا ہو اور جبکہ مشتری (خریدار) مسلمان ہو تو شفعہ کا مسلم ہونا
 بھی شرط ہو اسلئے کہ کافر کو اہل اسلام پر تسلط نہیں ہو سکتا پس جو اہل ہمسایہ ہوں (کیونکہ وہ
 شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا اور بطریق مال مقسوم (جسکی قیمت ہو چکی ہو) اور ممتاز نہیں ہوگا
 شریک کا حصہ دوسرے کے حصہ سے جدا ہو) میں بھی اس وقت تک حق شفعہ ثابت ہوگا
 جب تک کہ اس کے طریق یا نہر میں شرکت نہ ہو اور دو شریکوں میں حق شفعہ اتفاقاً ثابت ہوتا ہو اور
 اگر ایک سے زائد شفعہ ہوں تو آیین شفعہ ثابت ہوگا یا نہیں اس میں کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ
 او میں سے ہر ایک کو مطلقاً (ہر بیع میں) حق شفعہ ثابت ہوگا اور دوسرا قول یہ ہے کہ در صورت
 تعدد فقط زمین میں حق شفعہ ثابت ہوگا اور ملک میں حق شفعہ اس وقت ثابت ہوگا کہ جب
 ایک ہی شریک ہو اور تیسرا قول یہ ہے کہ در صورت تعدد کسی شریک میں بھی حق شفعہ ثابت ہوگا
 اور یہی قول ائمہ (فقہ) کے موافق ہے اور جبکہ کوئی شفعہ اسکی قیمت ادا کرنے سے عاجز ہو تو
 حق شفعہ باطل ہو جاتا ہے اور یہی طرح اگر مالیت (قیمت کا باوجود قدرت ادا کرنا) کہ جب بھی

عن الشریعہ فی التشفعہ فیما یصلح علیہ من الخیرات
 عن الشریعہ فی التشفعہ فیما یصلح علیہ من الخیرات
 عن الشریعہ فی التشفعہ فیما یصلح علیہ من الخیرات

~~SECRET~~

جمل ذلالت قال الشیخ الامام الترمذی و یقول بالجوہر کا کوئی ملک تاج علیہ و لو تابع الاموال فی القراض شفعاً و صاحب المال شفعیہ فقد ملکہ

اسی طرح او سکا مال کا بوا سطرہ شفعہ اخذ کر لینا بھی جائز ہوگا اور اگر صورت مفروضہ میں تیمم کے باپ و دادا کے مقام پر کوئی وصی موجود ہو تو آیا او سکو بھی قد شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا یا نہیں ہیں شیخ الطائفہ نے فرمایا ہے کہ حاصل ہوگا اس لیے کہ وصی محل تہمت ہے اور اگر اس مقام پر بھی مکمل کی طرح جواز کے قائل ہوں تو انہیں ہوا و مکاتب کے لیے بھی شفعہ کا اخذ کرنا جائز ہے اور آقا کو اس سے تعرض کرنا صحیح نہیں ہوا اس لیے کہ مکاتب سے طرق الکتاب میں آفاکی مزاہمت ساقط ہے اور اگر کوئی عامل (دوسرے شخص کے مال سے تجارت کر نیوالا) کسی ایسے جزء مثلاً (جسے اجزاء ممتاز اور منقسم نہ ہوں جیسے نصف ثلث وغیرہ) کو مال مضاربت کے ساتھ خرید کرے جس میں کہ صاحب مال (مال مضاربت کا مالک) شریک ہو تو صاحب مال جزء مذکور کا بوجہ شریک مالک ہوگا اور بوجہ شفعہ مالک ہوگا اس لیے کہ جزء مذکور اسی کے مال سے خرید کیا گیا ہے پس جیکہ وہ جزء او سکا بوجہ شریک ملوک ہو چکا تو اسی کا بوا سطرہ شفعہ ملوک ہونا غیر معقول ہے پس اگر صاحب مال جزء مذکور کے اخذ کرنے اور عقد مضاربت کے فسخ کرنے کا قصد کرے اور کوئی نفع ظاہر نہ ہوا ہو تو عامل کو اس سے مزاہمت کرنا صحیح ہوگا ہاں او سکو صاحب مال سے اپنے محل کی اجرت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور اس مقام پر نجس ملہ اون فروع کے جو تعدد و شفعہ کی صورت میں ثبوت شفعہ کے قائل ہونے پر مترتب ہوتے ہیں دس فرعون کا ذکر کیا جاتا ہے **فروع اول** اگر کسی ملک میں پانچ شخص شریک ہوں اور او میں سے ایک شخص اپنے حصہ کو فروخت کرے اور ایک شخص اپنے حق شفعہ کو ساقط کر دے تو باقی دونوں شریکوں کو مجموع بیع کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور پہلے دونوں شریکوں کے فعل سے اول کا حق ساقط ہوگا اور اون دونوں کو فقط اپنے حق کے اخذ کرنے پر قہماں کرنا صحیح ہوگا اس لیے کہ حق شفعہ ضرر کے دور کرنے کی غرض سے مشروع ہوا ہے اور

بالتبع لا بالتشفع و لا باعتراض العامل ان لم یکن ظہور صحیح للمطالبة باجرتہ عملہ فروع علی القول بنبوت التشفع مخرج التشفع و فی عشر الاول لو کان التشفع امر بقاء بیع احدھما عفا الآخر فانما یخیرون انھما المبیعین ولو اوقفوا بین الاھما فاعل حقھما لیس لک ان ھما

کار التشفع

الضرر لا یزال التشفع

[illegible]

بعض حق کا اخذ کرنا مشتری کے ضرر کو مستلزم ہو اور اگر بعض اہل شرک و غائب ہوں تو شفعہ کا استحقاق ان سب کے لیے حاصل ہو گا پس جبکہ وہ عین سے ایک شخص حاضر ہو کر حق شفعہ کا مطالبہ کرے تو اس کو مجموع ملک کے اخذ کرنے اور ترک کرنے میں اختیار ہو گا اور فقط بعض مال کا اخذ کرنا صحیح نہ ہو گا کیونکہ اگر اس کو بعض ملک کے اخذ کرنے کی اجازت دی جائے اور شرکاء غائب اپنے حق شفعہ کا مطالبہ نہ کرے تو بعض صنف کی وجہ سے مشتری کا ضرر لازم آئے گا پس گویا کہ فی الحال اس کے سوا کوئی شخص مستحق شفعہ نہیں ہو لہذا اس کو کل ملک کے اخذ یا کل ملک کے ترک کا اختیار کرنا لازم ہو گا اور اگر بعد ازاں دوسرا شخص بھی حاضر ہو اور شفعہ کا مطالبہ کرے تو اس کو شخص اول سے نصف ملک کے اخذ کرنے یا ترک کرنا عین اختیار ہو گا اس لیے کہ فی الحال ان دونوں کے سوا کوئی شخص مستحق شفعہ نہیں ہو اور اس طرح اگر تیسرا شخص بھی حاضر ہو اور مطالبہ کرے تو اس کو ثلث ملک کے اخذ و ترک میں اختیار ہو گا اور علیٰ ہذا القیاس اگر چوتھا شخص بھی حاضر ہو اور مطالبہ کرے تو اس کو رُبع ملک کے لیے یا پھوڑ دینے میں اختیار حاصل ہو گا **فصل دوم** اگر شرکاء حاضر حق شفعہ کے مطالبہ کرنے سے انکار کرے یا اس کو مشتری کے لیے عفو کر دے تو باطل نہ ہو گا اور شرکاء غائبین کو مجموع مال کا اخذ کرنا صحیح ہو گا اور اس طرح اگر ان عین سے تین شرکاء شفعہ کا انکار کریں یا اس کو مشتری کے لیے عفو کر دیں تو شرکاء چہارم کو مجموع شفعہ کا استحقاق حاصل ہو گا **فصل سوم** جبکہ شرکاء غائبین میں سے کوئی شخص حاضر ہو اور مجموع ملک کو بواسطہ شفعہ اخذ کرے اور شرکاء غائبین کے وکلاء کے ساتھ مقاسمت (باہم کسی ملک کا تقسیم کرنا) کرے بعد ازاں دوسرا شرکاء بھی حاضر ہو اور شفعہ کا مطالبہ کرے تو اس کو قسمت کے فسخ کرنے اور شخص اول کے شرکاء کو جائیداد اختیار حاصل ہو گا اس لیے کہ اس کا حق (جب کو شرکاء اول نے بواسطہ شفعہ غنہ کیا)

أولاً وافقوا فحضر
الثالث أخذ
الثلث وأزله
وانحصر الرابع
أخذ الرابع
زوايا الفرع
الثاني
اشتمل الحاضر
وعفا البطل
الشفقة وكان
للغيب أخذ
الجسم وكان
واشتم ثلثاً
أوعفوا كانت
الشفقة جهها
للرابع إن شاء
الفرع
الثالث
إذا حضر أحد
الشيخ أو فاعل
بالشفقة وقام
ثم حضر
الأخر وطالب
فمن القسم
وشاء

بالتفصيل
التاسع
احد الحاضرين
والغائبين
عائلاً بالغائبين
هو الشفيع
في الحال غائب
غيره فاعاد اخذ
وقد ما حصل
الغائبين
تساراً في
الحال غائبين
بالشفيع
بالسوء
دون ما حصل
تساراً في
الحال غائبين
له ثلث
ما حصل
واحده من
العائدين
وكانت الاراد
بين الغائبين
فعلت احدهما
ووقع اثنتان

اختفاق حاصل ہوگا اور اگر وہ شفیع حق شفیع کو مشتری اول کے لیے حق کرے اور مشتری دوم سے اسکو اخذ کرے تو مشتری اول بھی اسکا شریک ہوگا ایسے کہ حق شفیع کی وجہ سے اسکی ملک مستقر ہوگئی اور مشتری دوم کے خرید کرنے کے وقت وہ اسکا شریک تھا لہذا اسکو شفیع کا اختفاق حاصل ہوگا اور سطح اگر مشتری سوم سے شفیع کا مطالبہ کرے اور مشتری اول کی شفیع پہلے اسکا شریک ہوئے اسلئے کہ اول و دوم کے لیے حق کرے تو وہ دونوں (اول و دوم) بھی اسکے شریک ہو گئے ایسے کہ حق شفیع کی وجہ سے اسکی ملک کو مستقر ہو چکا ہو **سرع** نہم اگر کسی ملک میں چار شخص شریک ہوں اور بچہ اونکے دو شخص حاضر اور دو شخص غائب ہوں اور احد الحاضرين (دونوں حاضر شریکوں میں سے ایک شخص) اپنے حصہ کو کسی کے ہاتھ فروخت کرے تو فی الحال فقط دوسرا شریک حاضر شفیع ہوگا اور اسکو مجموعہ شفیع کے اخذ کرینکا اختفاق حاصل ہوگا ایسے کہ ہر وقت اسکے سوا کوئی شخص حاضر نہیں ہو پس اگر اسکے اخذ کرنے کے بعد احد الغائبین (دونوں غائب شریکوں میں سے ایک شخص) سفر سے واپس آئے اور شفیع کا مطالبہ کرے تو شخص حاضر (جسے شفیع کو اخذ کیا ہو) کا اس حصہ بیع میں بالسوء شریک ہوگا جو اسنے بواسطہ شفیع اخذ کیا ہو ایسے کہ فی الحال ان دونوں کے سوا کوئی اور شفیع نہیں ہو اور اگر دوسرا شریک غائب بھی سفر سے مراجعت کرنے کے بعد شفیع کا مطالبہ کرے تو ان دونوں (حاضر اول جسے شفیع کو اخذ کیا تھا اور شفیع دوم جو سفر سے واپس آکر اسکا شریک ہوا تھا) کا اس حصہ بیع میں شریکیت گاجا و غائبوں نے اخذ کیا ہو پس اسکو (یعنی اس شریک غائب کو جو اب سفر سے واپس آکر ان دونوں کا شریک ہوا ہو) اس مال کے ثلث کا اختفاق ہوگا جو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے حاصل ہوا ہو **فرع** دہم اگر کوئی مکان دو بجایوں میں مشترک ہو اور ان دونوں بجایوں میں سے ایک بجائی وفات پائے اور اسکے دو بیٹے مثلاً وارث ہوں

فایز احمد اودائیں
کانٹال شفعہ بابت
اعمال جارج ایچ ڈیوار
کانٹال شفعہ بابت
جملہ وارث المیت
الثلث فی مکتبہ
اشعیر احمد
بالعقد الفضلہ
الحیاس لانا فتو
اللزوم وکیل
بقدر المقدار
ان حدیثیہ

بعد از ان احوال وارثین (دو وارثون میں سے ایک شخص) اپنے حصہ کو فروخت کرے تو بی شفعہ
عم (چچا) اور ابن اخ (بھتیجا) دونوں سے متعلق ہوگا اس لیے کہ وہ دونوں استحقاق شفعہ
میں مساوی ہیں کیونکہ مکان مذکور میں اون دونوں کی شرکت متحقق ہو اگرچہ سبب ملک میں
اختلاف ہو اور سطح اگر میت کے کئی وارث ہوں اور ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کو فرو
کر دے تو باقی جملہ ورثہ (قرب ہوں یا بعید) کو شفعہ کے اخذ کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا جس کی وجہ بھی
مذکور ہوئی تیسرا مقصد اخذ شفعہ کی کیفیت کے بیان میں شفعہ کو مشتری سے
کے اخذ کرنے کا استحقاق عقد بیع کے واقع ہونے اور خیانت کی مدت کے منقضی نہ ہونے سے
حاصل ہوتا ہو اس لیے کہ لزوم بیع کا وقت یہی ہو بشرطیکہ یہ خیانت یا کسی اجنبی کو حاصل ہو
اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ شفعہ کا استحقاق محض عقد بیع سے حاصل ہوتا ہو اگرچہ مدت خیانت
متقضى ہو اس لیے کہ مال بیع کا انتقال محض عقد کی وجہ سے حاصل ہوتا ہو اور یہی قوال شیعہ و اصول
مذہب کے موافق ہو لیکن اگر بیع کا اختیار فقط مشتری کو حاصل ہو تو اخذ شفعہ استحقاق محض
عقد سے حاصل ہوگا اس لیے کہ انتقال متحقق ہو اور شفعہ کو اپنے حق کے لیے میں بعض کہنا (بعض حق کا
اخذ کرنا اور بعض کی ترک کرنا) صحیح نہیں ہو بلکہ اس کو مجموع حق کے اخذ کرنے یا مجموع حق کے ترک
کرنے میں اختیار حاصل ہوگا اور سطح شفعہ کو اپنے حق کا اس قیمت کی نقل کے ساتھ اخذ کرنا صحیح ہوگا جس پر
عقد بیع واقع ہوا ہو اگرچہ حصہ بیع کی قیمت زیادہ یا ناقص ہو اور سطح شفعہ پر اون اخراجات
کا حوالہ مشتری کرنا لازم نہ ہوگا جو اس نے دلال یا وکیل بیع کی اجرت یا دیگر امور میں صرف
کیے ہوں اس لیے کہ یہ جملہ اخراجات داخل قیمت نہیں ہیں اور اگر مشتری عقد بیع اور نقض اختیار
کے بعد مال بیع کی قیمت میں کچھ زیادتی کر دے تو وہ زیادتی شفعہ سے متعلق نہ ہوگی بلکہ مشتری
کی طرف سے بائع کے لیے ہبہ شمار کیا جائیگی جس کا دفع کرنا شفعہ پر واجب نہیں ہو اور اگر اس کی قیمت

ان حدیثیہ
الخیار بینہ
على الانتقال
يصلح العقد
وهو اشبه بما
يكون للخب
نوعه من خاتمة
فانما يستحق
العقد لا يفتق
الانتقال ليس
بالشعير ببعض
البيع بل بالحق
البيع او بدله
بالخذ بالحق
الذي في حق عليه
العقد فان كانت
تحت الشفعه كان
او اقل لا يفتق
ما يذوق مشتری
من دلالہ
وکانہ او غیر
نہش من
الموت وكونا

مصرف علی الشفعہ
جبر جبر
نہش من الموت وكونا
بالعقد
بالفضلہ
فی القدر
بالعقد

البيع والاختار
المشتري الاول
كان الشفع من
بيد او باع المشتري
لا ينفذ في البيع
لو كان المشتري
بائع ثم اشتد
المشتري ثم اشتد
والله را باقی علی
الکتابین استغفار
بالعقد فیلس
الاستحقاق جعل

باطل ہوگا اسیلے کہ حق شفعہ عقد بیع کے واقع ہونے کے بعد ثابت ہو جاتا ہو لہذا بائع و مشتری کو
اس کے سافط کرنے کا اختیار ماصل ہوگا اور اگر بیع کا مالک غیر ہونا ثابت ہوگا تو اس کی ضمانت
مشتری کے ذمہ پر باقی رہے گی ہاں اگر عقد بیع کے واقع ہونے پر شفعہ راضی ہو جائے بعد ازاں وہ
دونوں (بائع و مشتری) اقالہ کریں تو شفعہ کو شفعہ کا استحقاق ہوگا اسیلے کہ اقالہ داخل فسخ ہو اور
از قبیل بیع بنین ہو اور اگر عقد بیع کو اس کا مشتری کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دے تو
شفعہ کو عقد بیع کے فسخ کرنے اور مشتری اول سے حق شفعہ کے مطالبہ کرنے کا اختیار
حاصل ہوگا اور اس کو مشتری دوم سے مطالبہ کرنا بھی جائز ہوگا اسیلے کہ عقد اول دوم
میں سے ہر ایک عقد ثبوت شفعہ کے لیے سبب تام ہو لہذا دونین سے ہر ایک کے معین کرنا
استحقاق شفعہ کو حاصل ہوگا اور اسی طرح اگر مال بیع کو اس کا مشتری وقف کر دے یا اس کو مسجد قرار
تے بھی شفعہ کو تصرفات مذکورہ (وقف وغیرہ) کے زائل کرنے اور بذریعہ شفعہ اخذ کرنے کا اختیار
جمل ہوگا اور شفعہ کو مال بیع کا فقط مشتری سے اخذ کرنا بھی ہوگا اور اگر مال بیع کا مالک غیر ہونا
ثابت ہوگا تو اس کی ضمانت بھی مشتری سے متعلق ہوگی اور اس کا بائع سے مطالبہ کرنا بھی ہوگا
لیکن اگر شفعہ کا بائع سے مطالبہ کرنا فرض کیا جائے اور مال بیع بھی بائع کے پاس موجود ہو تو شفعہ
سے کہا جائیگا کہ تم اس کو بائع سے اخذ کر لو یا چھوڑ دو اور مطالبہ نہ کرو اور مشتری کو بائع سے مال بیع
کے لیے لینے اور اس پر قبضہ کرنے کی تکلیف نہ پائیگی اگر وہ انکار کرتا ہو اگرچہ شفعہ نے مشتری
اس کا التماس بھی کیا ہو اور شفعہ کا مال بیع کو بائع سے اخذ کرنا اور اس پر قبضہ کرنا بقیہ مشتری کے
قائم مقام سمجھا جائیگا اسیلے کہ شفعہ کا حق مشتری کے ذمہ پر ثابت ہو جاتا ہو اور مال بیع بھی
عقد بیع کے بعد ملک میں سے خارج اور ملک مشتری میں داخل ہو جاتا ہو اور مع ذلک اگر مال مذکور کا
مالک غیر ہونا ثابت ہوگا تو اس کی ضمانت مشتری سے متعلق ہوگی اور شفعہ کو اس عقد بیع کے

من الثاني وكذا
لوقفه المشتري
اجعله مبيعاً
فلشفعه انالة
فلا شك كذا
بالشفعة الشفع
وإذا خد من الشفع
دور كذا عليه
بالخذ من الشفع
لكن اطلاق البر
في الشفع في
بالبائع قبل
خا من البائع
او عدم القبض
المشتري مع
من البائع مع
استلزام وان
البيع مع البائع
الشفعة و
الشفعة بتا
الشفعة بتا
بالبائع مع
فلا شك ان المشتري
والبائع

دين الزنوع الشفيع
رضاء الشفيع
ويكون له مع
الفراس والبناء
ودين بذل فحمة
ودفع الكارث
بين اذا الت
الشفيع غدا
من الا تاله كان
وان فتم الشفيع
الغن اويل
لاخيل بكل
والشفيع ان

درخت کا اوکھاڑ ڈالنا اور مکان کا منہ دم کر دینا) اوسکی ملک میں واقع ہوا ہو لہذا اوسکا
ضامن ہوگا اور شفیع کو مال بیع کا مجموع قیمت کے عوض اخذ کرنے یا چھوڑ دینے میں اختیار
حاصل ہوگا اور اگر مشتری اپنے درخت کے اوکھاڑنے یا مکان کے دور کرنے سے انکار
کے تو شفیع کو پھر رضائے مشتری درخت و بنا کے بعوض ارشمن صحیح و معیب کی قیمت کا نفاذ
مال بیع سے دور کرنے اور مطالبہ شفیع کے چھوڑ دینے میں اختیار حاصل ہوگا اور اس طرح
اوسکو رضائے مشتری سے درخت و بنا کی بعوض قیمت اخذ کرنے اور مطالبہ شفیع کے ترکہ
کرنے میں بھی اختیار حاصل ہوگا اور جبکہ مال بیع میں کوئی ناواقفیت حاصل ہو جو حق شفیع میں
یتبعیت اصل داخل ہوتی ہو جیسے خرمن کا وہ درخت صغیر جو زمین کے ہمراہ خرید کیا گیا ہو بعد از
درخت کبیر ہو جائے یا کسی دوسرے درخت کا چھوٹا پودہ اوسکے ہمراہ خرید کیا جائے
بعد از ان درخت عظیم ہو جائے تو شفیع کو اوسکے اخذ کر نیکا اختیار حاصل ہوگا اسیلے کہ وہ
بہتر جزو درخت ہو لہذا تعلق حکم میں اپنی اصل تک تابع ہوگا اور اگر کوئی ناواقفیت حاصل ہو جسے
مکان کی سکونت یا درخت کا میوہ تو وہ مشتری کا مال ہوگا اور اگر مشتری کے خرید کرنے کے
بعد درخت خراب یا بار بار ہوجائے اور شفیع مال بیع کو قبل تا بمر (نزد درخت خراب کے شگوفہ
کا مادہ درخت خراب پر داخل کرنا) اخذ کرے تو شفیع علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ شگوفہ کا
استحقاق شفیع کو حاصل ہوگا اسیلے کہ وہ (شگوفہ) درخت خراب کی تلخ کا حکم رکھتا ہو
جو تابع اصل ہو اور اس حکم کا فقط عقد بیع کے ساتھ مخصوص ہونا، تاہم اور اصول مذہب کے
سوافق ہو اور شفیع کا بیع سے ملحق کرنا داخل قیاس ہو جو ہمارے مذہب میں باطل ہو اور
اگر کوئی شخص دو مکانوں میں سے دو مشترک حصوں کو فروخت کرے پس اگر دو نون
مکانوں کا شفیع ایک ہی شخص ہو اور دو نون مکانوں میں سے شفیع کو اخذ کرے

حرم الله الملك
القدس الشريف
بجانب الشرف
والأشبه
افضل من
هذا الموضع
بالبحر والى
يا حبيبى
من دارين
فالى الشقيم
واحد فاضل
منها

ان شاء الله تعالى
فانزلوا ثوبكم
الربيع فحسبكم
لوقال ثوبكم
الشفعة وكل
فحسبكم ليعطى
اشترى ثوبكم
فلولا ثوبكم ان
المنصف بانه
لوقال ثوبكم
الا وسأبذل
سيرة

واقعہ نہیں ہوا اور اس مقام پر چھ مسئلے ذکر ہوتے ہیں پہلا مسئلہ اگر شفع کے مشتری بیان کرے کہ میں نے نصف بیع کو سودرہمون کے عوض خرید کیا ہے اور وہ (شفع) مطالبہ شفع کو ترک کرے بعد ازاں مشتری کا ربح بیع کو پچاس درہمون کے عوض خرید کر نا ظاہر ہو تو اس کا حق شفع باطل نہوگا اگرچہ وجوب فوریت کے قائل بھی ہوں اور اس طرح اگر مشتری بیان کرے کہ میں نے ربح بیع کو پچاس درہمون کے عوض خرید کیا ہے اور وہ مطالبہ شفع کو ترک کرے بعد ازاں مشتری کا نصف بیع کو سودرہمون کے عوض خرید کر نا ظاہر ہو تو تب بھی اس کا حق شفع باطل نہوگا اس لیے کہ کبھی شفع کے پاس زمانہ موجود نہیں ہوتی اور سیوجہ سے مطالبہ کو ترک کر دیتا ہے اور کبھی شفع کو بیع ناقص کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور اس سیوجہ سے مطالبہ نہیں کرتا پس در صورت مذکور شفع کا مطالبہ شفع کو ترک کرنا داخل تقصیر نہوگا و وسر مسئلہ حکم شفع کو حصہ مثلاً کے فروخت ہونے کی خبر معلوم ہو اور وہ اس خبر کو شک کے اخذات بالشفعة (میں نے مال بیع کو بواسطہ شفعہ اخذ کیا) پس اگر اس کو قیمت بیع کی مقدار معلوم ہو تو اس کا اخذ کرنا صحیح ہوگا و الا صحیح نہوگا اس لیے کہ کسی مال کے بواسطہ شفعہ اخذ کرنے کی شریعت و سیوقت ثابت ہے جب کہ شفعہ کو قیمت بیع معلوم ہو اور اگر شفع کے اخذات بالقبض بالعاما جائز (میں نے مال بیع کو بواسطہ شفعہ اوستیت پر اخذ کیا جس پر عقد بیع واقع ہوا ہے خواہ وہ قیمت زائد ہو یا ناقص) تب بھی تنہا قبول ہونے کی وجہ سے صحیح نہوگا تاکہ دھوکا اٹھانے اور فریب کمانے سے خلاصی ہو وے تیسرا مسئلہ شفع نہت کا اتو لا (بیع پر قبضہ کرنے سے قبل) حوالہ مشتری کرنا واجب ہے اور اگر شفع انکار کرے تو مشتری پر مال بیع کا اس وقت تک حوالہ شفع کرنا لازم نہوگا جب تک کہ وہ اس کی قیمت پر قبضہ کرے چوتھا مسئلہ اگر شفع کو

بما لا يخلو من
شخصه
قد لا يكون
معه الفن
الذات
الذي
لا يوجد
المعنى
الذي
إذا لم يكن
الذي
أخذت
فان كان
بالتحديد
والأكثر
كما هو
لأنه
بالتحديد
بالتحديد
بالتحديد

تَقْضِيًّا مِنَ الْفَرَسِ الْوَحِيدِ الْإِسْمُ لَا مُنْعَ الشُّفْعَةِ لَوْ جِئْتُ عَلَى الْمَشْرِقِ التَّسْلِيمِ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْيَوْمُ

الشاکیہ

وہی نوٹ
کا مال فلول
زوجہ و دلدار
کا: و جتہ بخت
بلولہ الباقی
و لفظ احاطہ
میں نصیبہ
مقتضیٰ
مشتقات باطل
بجمع و مفرد
داد و ضمیمہ
الواقعة
انسان و جنین
نصیبہ و جوار
العالم بالشفقة
مال البیوت
باعتبار نفقہ
ایسیب النصیب

کل ماحول کے داخل رہنے پر دلالت کرتی جو میں حق شفعہ بھی مندرج ہو میسر مسلم
حق شفعہ بن بھی وسیط میراث جاری ہوتی جو صرح کہ مال میں جاری ہوتی ہو اسلئے کہ
شفعہ بن حقوق الیہ میں داخل ہو پس اگر کوئی شخص ایک زوجہ اور ایک مولود کو وارث
چوڑے تو اسکی زوجہ کو مال مشفوع (جس میں شفعہ ثابت ہوئی ہو) کے شیعہ: انھوں نے قسم کا
اور اسلئے کہ او کو باقی کا استحقاق ہوگا اور اگر نجلہ ورثہ ایک شخص اسلئے کہ عفو کرے
تو حق شفعہ رہا تھا ہوگا اور ان ورثہ کو مجموع شفعہ کے اخذ کرنا اختیار حاصل رہا ہے جن میں
اے عفو نہیں کیا اور اس قول میں تردد و ضعف ہے اس لیے کہ ایک وارث کے ساقط
کرنے سے مجموع شفعہ کا ساقط ہونا بھی نہیں ہو اسلئے کہ وارث اپنی مورث کا قائم مقام
ہوتا ہو اور مورث کا بعض حق ساقط کر دینا بعض آخر کے سقوط کو بھی مستلزم ہوتا ہو تا کہ
بعض حصہ لازم نہ آئے اگرچہ ایک شریک کے ساقط کرنے سے کل شفعہ ساقط نہ ہو
اور دوسرے شریک کو مجموع شفعہ کے اخذ کرنے اور ترک کرنے میں اختیار حاصل
رہتا اور اس تردد کے ختم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شرکاء وارث بھی اصل شفعہ کے
شرکاء کی مثل ہوتے ہیں اور ہر ایک کا حق بعض مال سے متعلق ہوتا ہو لہذا ایک وارث
کے ساقط کرنے سے مجموع شفعہ ساقط نہ ہوگا اور شرکاء وارث کا ان کے مورث پر قیاس کرنا
صحیح نہیں ہو اسلئے کہ اسکا حق مجموع میں حیث ہو مجموع سے متعلق ہوتا ہو اور انقباض
سے متعلق نہیں ہوتا پس اسکا بعض حق کو عفو کرنا مجموع حق کے عفو کرنے کو مستلزم ہوگا
چوتھا مسئلہ اگر شفعہ اپنے حصہ کو حق شفعہ پر مطلع ہونے کے بعد کسی سلیکے یا غ
فریخت کر دے تو شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ اسکا حق شفعہ باطل ہو جائیگا
اسلئے کہ شفعہ کو شفعہ کا استحقاق اس کے حصہ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہو لہذا اسلئے

فروخت ہونے سے استحقاق شفعہ بھی برطرف ہو جائیگا لکن اگر اپنے حصہ کو ثبوت شفعہ پر مطلع ہونے کے قبل فروخت کر دے تو اس کا حق شفعہ ساقط نہ ہوگا ایسیلئے کہ شفعہ کا استحقاق اس کو قبل بیع حاصل ہو چکا ہو اور اگر قائل ہوں کہ شفعہ کو دو نون صورتوں (قبل علم و بعد علم) میں اقد شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا تو خوب ہو اسلئے کہ اس کے استحقاق کا جو سبب تھا وہ زائل ہو چکا جس میں قبلیت و بعدیت علم بالشفعہ کو کوئی دخل نہیں جو اور اس مقام میں قول شیخ عیسیٰ الرشتہ کی بنا پر ایک تفریع کا ذکر کیا جاتا ہے اگر کوئی شریک (زید) اپنے حصہ کو کسی عمرو کے ہاتھ فروخت کر دے اور خیار فسخ کی مشتری (عسمر) کے لیے شرط ہو جائے بعد ازاں شفعہ بکرا اپنے حصہ کو کسی شخص (خالد) کے ہاتھ فروخت کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ شفعہ کا استحقاق مشتری اول (عمرو) کو حاصل ہوگا اسلئے کہ خیار فسخ فقط مشتری کو حاصل ہوتا تھا تو مال بیع کا انتقال فقط عقیقہ کی وجہ سے مشتری کی طرقت تحقق ہوگا اور اگر خیار فسخ فقط بائع (زید) یا اون دو نون (بائع و مشتری) کے لیے شرط ہو جائے تو شفعہ کا استحقاق فقط بائع اول کو حاصل ہوگا اسلئے کہ جب خیار فسخ فقط بائع یا اون دو نون کو حاصل ہوتا ہو تو مال بیع کا انتقال مدت بنیارس کے منقضی ہو جانے کے بعد تحقق ہوتا ہو اور فقط عقد بیع کی وجہ سے متحقق نہیں ہوتا یا چونکہ ان مسئلہ اگر کوئی شخص حصہ مشترک کو مرض الموت میں اپنے کسی ارث کے ہاتھ فروخت کرے اور اوہین مجاہبات (کسی شوکا ثمن مثل سے کم کے ساتھ فروخت کرنا) واقع کرے مثلاً دو سو درہم کے مال کو سو درہم کے عوض میں فروخت کرے (پس اگر بیعت کے ثمن متروک کر دے یہ مقدار مجاہبات کی گنجائش ہو تو بیع مذکور صحیح ہوگی اور شوکیہ کو حصہ مذکورہ کا دو سہ حصہ شفعہ اس قیمت کے عوض خذ کر لینا صحیح ہوگا جبکہ عقد بیع واقع

فروخت ہونے سے استحقاق شفعہ بھی برطرف ہو جائیگا لکن اگر اپنے حصہ کو ثبوت شفعہ پر مطلع ہونے کے قبل فروخت کر دے تو اس کا حق شفعہ ساقط نہ ہوگا ایسیلئے کہ شفعہ کا استحقاق اس کو قبل بیع حاصل ہو چکا ہو اور اگر قائل ہوں کہ شفعہ کو دو نون صورتوں (قبل علم و بعد علم) میں اقد شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا تو خوب ہو اسلئے کہ اس کے استحقاق کا جو سبب تھا وہ زائل ہو چکا جس میں قبلیت و بعدیت علم بالشفعہ کو کوئی دخل نہیں جو اور اس مقام میں قول شیخ عیسیٰ الرشتہ کی بنا پر ایک تفریع کا ذکر کیا جاتا ہے اگر کوئی شریک (زید) اپنے حصہ کو کسی عمرو کے ہاتھ فروخت کر دے اور خیار فسخ کی مشتری (عسمر) کے لیے شرط ہو جائے بعد ازاں شفعہ بکرا اپنے حصہ کو کسی شخص (خالد) کے ہاتھ فروخت کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ شفعہ کا استحقاق مشتری اول (عمرو) کو حاصل ہوگا اسلئے کہ خیار فسخ فقط مشتری کو حاصل ہوتا تھا تو مال بیع کا انتقال فقط عقیقہ کی وجہ سے مشتری کی طرقت تحقق ہوگا اور اگر خیار فسخ فقط بائع (زید) یا اون دو نون (بائع و مشتری) کے لیے شرط ہو جائے تو شفعہ کا استحقاق فقط بائع اول کو حاصل ہوگا اسلئے کہ جب خیار فسخ فقط بائع یا اون دو نون کو حاصل ہوتا ہو تو مال بیع کا انتقال مدت بنیارس کے منقضی ہو جانے کے بعد تحقق ہوتا ہو اور فقط عقد بیع کی وجہ سے متحقق نہیں ہوتا یا چونکہ ان مسئلہ اگر کوئی شخص حصہ مشترک کو مرض الموت میں اپنے کسی ارث کے ہاتھ فروخت کرے اور اوہین مجاہبات (کسی شوکا ثمن مثل سے کم کے ساتھ فروخت کرنا) واقع کرے مثلاً دو سو درہم کے مال کو سو درہم کے عوض میں فروخت کرے (پس اگر بیعت کے ثمن متروک کر دے یہ مقدار مجاہبات کی گنجائش ہو تو بیع مذکور صحیح ہوگی اور شوکیہ کو حصہ مذکورہ کا دو سہ حصہ شفعہ اس قیمت کے عوض خذ کر لینا صحیح ہوگا جبکہ عقد بیع واقع

فروخت ہونے سے استحقاق شفعہ بھی برطرف ہو جائیگا لکن اگر اپنے حصہ کو ثبوت شفعہ پر مطلع ہونے کے قبل فروخت کر دے تو اس کا حق شفعہ ساقط نہ ہوگا ایسیلئے کہ شفعہ کا استحقاق اس کو قبل بیع حاصل ہو چکا ہو اور اگر قائل ہوں کہ شفعہ کو دو نون صورتوں (قبل علم و بعد علم) میں اقد شفعہ کا استحقاق حاصل ہوگا تو خوب ہو اسلئے کہ اس کے استحقاق کا جو سبب تھا وہ زائل ہو چکا جس میں قبلیت و بعدیت علم بالشفعہ کو کوئی دخل نہیں جو اور اس مقام میں قول شیخ عیسیٰ الرشتہ کی بنا پر ایک تفریع کا ذکر کیا جاتا ہے اگر کوئی شریک (زید) اپنے حصہ کو کسی عمرو کے ہاتھ فروخت کر دے اور خیار فسخ کی مشتری (عسمر) کے لیے شرط ہو جائے بعد ازاں شفعہ بکرا اپنے حصہ کو کسی شخص (خالد) کے ہاتھ فروخت کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ شفعہ کا استحقاق مشتری اول (عمرو) کو حاصل ہوگا اسلئے کہ خیار فسخ فقط مشتری کو حاصل ہوتا تھا تو مال بیع کا انتقال فقط عقیقہ کی وجہ سے مشتری کی طرقت تحقق ہوگا اور اگر خیار فسخ فقط بائع (زید) یا اون دو نون (بائع و مشتری) کے لیے شرط ہو جائے تو شفعہ کا استحقاق فقط بائع اول کو حاصل ہوگا اسلئے کہ جب خیار فسخ فقط بائع یا اون دو نون کو حاصل ہوتا ہو تو مال بیع کا انتقال مدت بنیارس کے منقضی ہو جانے کے بعد تحقق ہوتا ہو اور فقط عقد بیع کی وجہ سے متحقق نہیں ہوتا یا چونکہ ان مسئلہ اگر کوئی شخص حصہ مشترک کو مرض الموت میں اپنے کسی ارث کے ہاتھ فروخت کرے اور اوہین مجاہبات (کسی شوکا ثمن مثل سے کم کے ساتھ فروخت کرنا) واقع کرے مثلاً دو سو درہم کے مال کو سو درہم کے عوض میں فروخت کرے (پس اگر بیعت کے ثمن متروک کر دے یہ مقدار مجاہبات کی گنجائش ہو تو بیع مذکور صحیح ہوگی اور شوکیہ کو حصہ مذکورہ کا دو سہ حصہ شفعہ اس قیمت کے عوض خذ کر لینا صحیح ہوگا جبکہ عقد بیع واقع

ہذا

متعلقہ

الضعف

الشفی

تفصیل کا ضعف بھی تقریر سابق سے معلوم ہو گیا اور صاحب سالک عبد الرحمن نے قول دوم کو ذہب و عصف

عبد الرحمن فرما دیا جو جو نسخہ موجود ہے عبارت کے بالکل مخالف ہے اس لیے کہ بد نسخہ موجود ہیں۔ لہذا یہ بھی

الضعف

الشفی

الضعف

الضعف

الشفی

الضعف

الضعف

الشفی

الضعف

وظهر في المسكن
 فاختار الشفعة
 فلاحق وازاحها
 فان قلنا لا شفعة
 لا مثل له كالبدن
 معوض مدين
 اذ لا يابى الشفعة
 اربع الشفعة
 كان الشفعة
 دون الشفعة
 ولو علم المشتري

مشتری دونوں کو وہیں کر نیکا اختیار ہوگا اس لیے کہ شفعہ اس کو جو باقی تھا اور مشتری کے
 قبضہ سے مال بیع خارج ہو چکا اور اگر مشتری کو مال بیع کا معیوب ہونا معلوم ہو اور شفعہ کو
 وہیں اطلاع نہ تو شفعہ کو مال بیع کے وہیں کر نیکا اختیار حاصل ہوگا اس لیے کہ وہ باطل تھا
 اور مشتری کو بائع سے اثر کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اس لیے کہ وہ عالم تھا فوان مسلمہ
 جبکہ کوئی شریک اپنے حصہ شفعہ (مشترک غیر مقسم) کو ایسے مال معین کے عوض میں فروخت
 کرے جو غنل نہ رہتا ہو جیسے غلام پس اگر قائل ہوں کہ ثبوت شفعہ میں مال بیع کی قیمت کا مثل
 ہونا شرط ہے اور غیر مشر میں حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا تو کوئی بحث نہیں ہو اور اگر قائل ہوں
 کہ غیر مثل میں بھی شفعہ ثابت ہوتا ہے شفعہ پر اس کی قیمت کا حوالہ مشتری کرنا واجب ہوگا
 پس بیع صورتہ مذکور میں مال بیع کو قیمت غلام کے عوض اخذ کرے بعد ازان غلام مذکور
 احسن بیع ہو مگر نونی محبت ہر دو تو بائع کو اس غلام کا مشتری پر رد کرنا اور مال بیع کی
 قیمت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا بشرطیکہ غلام مذکور میں بائع کے پاس کوئی ایسا حادث نہ ہو
 جو اسے رد کر دیکر ان کا وہ مال بیع کو شفعہ سے مال بیع کے وہیں لینے کا استحقاق حاصل ہوگا
 اس لیے کہ بیع صحیح ہے بعد جو فتح حاصل ہوتا ہو وہ حق شفعہ کو باطل نہیں کر سکتا پس اگر مال بیع
 کسی ملک جبرہ کیو... مشتری کی طرف عود کرے مثلاً شفعہ اس کو مشتری کے لیے ہر کرے
 یا بواسطہ ارث و سبب متقل ہو تو مشتری کو بائع پر اس کے رد کر دینے کا استحقاق حاصل
 ہوگا اور سبب طرح اگر مال بیع کو بائع طلب کرے تو مشتری پر اس کی اجابت لازم ہوگی
 اس لیے کہ شارع علیہ السلام نے اس کی قیمت کو قبل ازین اس کا بدلہ ڈال دیا تھا لہذا اوسے کا
 انتصاف کیا جائیگا اور ان دونوں میں سے کسی کو اس کے باطل کر نیکا اختیار ہوگا اور اگر
 اس حال میں مال بیع کی قیمت کا غلام کی قیمت سے کم ہونا ظاہر ہو تو آیا شفعہ کو مشتری سے

بیاہر مدہ
 والمطالبة
 فقیہ
 الشفعة
 اذ لا یجوز
 عند احوال
 بیع المد
 ولا یسقط
 الشفعة
 ان یفسد
 بغير
 سبب
 او یسقط
 الشفعة
 ولو علم
 المشتري
 بملكه
 قبل
 او الميراث
 او الميراث

و بیاہر مدہ
 والمطالبة
 فقیہ
 الشفعة
 اذ لا یجوز
 عند احوال
 بیع المد
 ولا یسقط
 الشفعة
 ان یفسد
 بغير
 سبب
 او یسقط
 الشفعة
 ولو علم
 المشتري
 بملكه
 قبل
 او الميراث
 او الميراث

نکات

الغائب يعا وحضر فلو قضى ثبوت اليمين الشفعة تابعة لعل الممنع الشفعة ووقفت الغائب قال ذلك باذن لواء عي ان

لو شهد
على البيع
او بارى
للشترى
او للبايع
او اذن
للشترى
او للبايع
او اذن
بالشترى
فان لا يتبايع
لان ذلك
بين بايع
من كل
قبل البيع
ولو لم ينفه
البيع بما
يكن إثباته
به كالنوار
او شهادة
شاهد

شفیع جب تک حق شفیعہ ساقط کر دینے کی تصریح نہ کر لیا اور سویت تک وہ باطل ہوگا اگرچہ مدعی نے
گذر جائے لیکن قبل ازیں (ظہر موافق فتویٰ) ہوا سیلے کہ ثبوت شفیعہ غلات اہل ہوا اور اسکا علی الفور
ثابت ہونا قدیقین ہوا لہذا اسی پر اقتدار کرنا لازم ہوگا علاوہ برین اخذ شفیعہ بن فوریت
کا شرط ہونا اخبار معتبرہ سے مستفاد ہوتا ہو اور اگر کوئی شخص حق شفیعہ کو قبل بیع ساقط کر دے تو
وقت بیع باطل ہوگا سیلے کہ ثبوت شفیعہ کا وقت یہی ہو اور ادلہ شفیعہ کے اطلاق میں محل فرض
بھی محل ہو اور اسکا قبل بیع ساقط کر دینا اس حق کے ابطال کو مستلزم ہو جو جو شرط ثابت
نہیں ہوا اور اس میں تردید ہو سیلے کہ شفیعہ کا حق شفیعہ کو قبل بیع ساقط کر دینا رضا با بیع
(عقد بیع کے ساتھ رضی ہونا) پر دلالت کرتا ہو اور سیطرہ اگر کوئی شخص عقد بیع میں شاہد ہو
یا مشتری خواہ بائع کو بہار کیا دے یا مشتری کو خرید کرنے کی یا بائع کو فروخت کرنے کی
اجازت دے تب بھی اسکا حق شفیعہ باطل ہوگا سیلے کہ امور مذکورہ کا شفیعہ سے
صادر ہونا اسقاط قبل البیع (عقد کے قبل ابطال کرنا) سے ملے نہیں ہو پس جبکہ اصل حق کا ساقط
ہو (جس میں ابطال حق کی تصریح ہو) اسکا استحقاق ساقط ہوا تو امور مذکورہ بدرجہ اولیٰ
ساقط ہوگا کیونکہ ان امور میں اسقاط حق کی تصریح نہیں ہو لیکن یہ صورت میں بھی شرط سابقہ
کی طرح تردید و اشکال ہو کیونکہ امور مذکورہ بھی رضا البیع پر دلالت کرتے ہیں اور اگر شفیعہ کو
کسی ایسے طریقہ سے عقد بیع کے واقع ہونے کی خبر ہو نہی جس سے نظر شارع علیہ السلام میں
اسکا ثبوت ممکن ہو (جیسے تواتر یا شہادت عدلین) اور باوجود اسکے حق شفیعہ کا مطالبہ
نکرتے اور کہے کہ گھجھو وقوع بیع کا یقین نہیں ہو تو اسکا حق شفیعہ باطل ہو جائے گا
اور اسکا عند مقبول ہوگا اور اگر کوئی فاسق یا طفل نابالغ اسکو وقوع بیع کی خبر دے
اور وہ باوجود اسکے مطالبہ نکرتے تو اسکا حق شفیعہ باطل ہوگا اور اسکا عند مقبول ہوگا

[illegible]

نقد الشفعة بطلت ولا تمن ولا جهاد ليس محبة لان العزاسه عدو سرا وقيل شفعته عدو ابطال واحدد لو اقبوه وكذا

اور اس طرح اگر کوئی عادل اور سکود قین بیع کی خبر دے اور وہ مطالبہ کرے تب بھی اس کا حق شفعہ باطل ہوگا اور اس کا سذر تہل کیا جائیگا اس لیے کہ خبر واحد محبت نہیں ہو اور اگر شفعہ و شتر ہی دونوں کو اس یوہرے (ہے) دونوں کا قبول جانا یا بیع کا کالت واقع ہونا اور وکیل کا وفات پانا الی غیر ذلک بقدر ائمن کا حکم نہ تو شفعہ کو اس وقت تک شفعہ کا مستحق نہ ہوگا جب تک کہ بقدر ائمن یا وراثت سے بیع کے وراثت مذکورہ میں شفعہ کو منہج کا برہم ہے ہوا لہٰذا نہ ہی کرنا منعذر (وشوار) ہے۔ اگر شفعہ کو مال بیع کا کسی بعد بعد میں موجود ہو تو معلوم اور باوجود اسکے بعد مال تک پہنچنے کی توقع میں مطالبہ شفعہ کو مؤخر کرے تو اس کی شفعہ باطل ہوگی۔ اس لیے کہ مطالبہ شفعہ میں غوثیت شرط ہو اور اگر عقد بیع کسی نہیں عین بیع ہو اور ان کے پر بیع نہ بعد از اس کے اس کا ملک غیر ہونا ثابت ہو تو وہ عقد بیع باطل ہوگا اور اس کے باطل نہ ہونے سے حق شفعہ بھی باطل ہوگا۔ اس لیے کہ اصل (مقدمہ) کا باطل ہونا باطلان قریح (شفعہ) کو متضمنی ہو اور اس طرح اگر ائمن کوئی نصیبت پر شتر ہی و شفعہ دونوں میں کرین یا فقط شفعہ اس کی نصیبت کا اقرار کرے تو مطالبہ شفعہ سے ممنوع کیا جائیگا اور اس طرح اگر ائمن عین تحقق قبضہ کے قبل ملے نہ ہو جائے تب بھی شفعہ باطل ہوگی۔ اس لیے اس صورت میں اگر ائمن بیع تحقق نہ ہو کر بطلان میں ہی رہے اور اس میں تردید و اشکال ہو اس لیے کہ بعض اوقات بیع و بیعت شفعہ سے ہوتے ہو کافی ہو اور اس پر نہ کاغذی ہو جانا ثبوت شفعہ میں ناوہ نہیں ہے۔ وہ مقام پر مجسمہ اون میں مشر و سہ کے سببے کہ جن شفعہ ساقہ کرتا ہے جو دن صورتوں کا ذکر کیا جاتا ہے پہلی صورت مال بیع کو بالغ اور قیمت اس کے ساتھ فروخت کرے جبکہ اگر بیع ہوئی ہو بعد از ان قیمت مقررہ کے عوض میں شتر ہی کسی عوض قلیل یا ایسی متاع کو بلیے کے

الثمن وكان
 البيع في بلد
 ثاء فاخر الطال
 فتمت الامور
 طنت الشفعة
 ولو كان البيع
 في بلدنا لم يكن
 المدة اربعة اشهر
 بل اربعة اشهر
 في الشفعة ولو
 كان الاثنان
 سعى ما طلت
 الشفعة ليعا
 العقد وداروا
 يتساق الشفع
 والمترى على
 غصبة الثمن
 بواقر الشفعة
 غصبة منه
 من المطالبة
 تعلق

والله اعلم
قبل تفضيله
على تتردد
في هذا الحقا
ان يبيع زيادة
عن الثمن و
يدفع بالثمن
عوضا قليلا

فان ما شفع

فقد العقد

وكذا الويلع

فمن رات

فقد بعض

واراه من لائق

وكذا العتق

فمن يبيع

فقد بعض

عليه كذا

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

فقد بعض

حواله کرے جبکی قیمت اس سے کم ہو پس اگر مال بیع کو ہں صورت میں شفع بوطہ شفعہ
 اخذ کر لیا تو اس قیمت کا حوالہ مشتری کرنا اور سپر لازم ہوگا جسکو کہ عقد بیع نہیں ہوا ہو اور فقط
 عوض یا متاع مذکور کی قیمت کا ادا کر دینا کافی نہوگا اسلئے کہ ہر دوسرا معاوضہ ہر دہا میں بائع
 و مشتری واقع ہوا ہو دوسری صورت مال بیع کو بائع میں مثل سے اند کے ساتھ زوجت
 کرے بعد ازاں بعض میں پر قبضہ کرے اور بعض بائع سے مشتری کا ابراہ (کسی حق کا سا قذ کر دینا)
 کر دے پس اگر مال بیع کو شفع اخذ کر لیا تو او سپر مجموع میں کا حوالہ مشتری کرنا لازم ہوگا تیسری صورت
 مال بیع کو عقد بیع کے علاوہ کسی دوسرے عقد کے ذریعہ سے مشتری کی طین منتقل کرے
 جیسے ہبہ یا صلح پس اس صورت میں شفع کو مال بیع کا بوطہ شفعہ اخذ کر لیا استحقاق نہوگا
 اسلئے کہ حق شفعہ فقط عقد بیع سے ثابت ہوتا ہو سب کا فقدان مفروض ہو اور اگر شفع کسی شخص پر
 مال مشترک کے خرید کر لیا دعوی کرے اور شخص مذکور اسکی تصدیق کرے بعد ازاں یا نہ کرے
 کہ میں نے ثمن معین کو فراموش کیا تو اسکا قول مع قسم مقبول ہوگا پس اگر شفع او سکا ثمن کے
 فراموش کرنے پر اعلان (قسم دینا) کرے تو عطف مشتری کے بعد شفع کا حق شفعہ باطل ہو جائیگا
 لکن اگر مشتری بیان کرے کہ مجھکو مقدار ثمن معلوم نہیں ہو تو اسکا جواب صحیح نہوگا اور او سکو دوسرے
 جواب کی تکلیف دی جائیگی اسلئے کہ اس جواب میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ وہ مقدار ثمن کو ابتدا سے
 نہ جانتا ہو دوسرے یہ کہ او سکو ابتداء جانتا تھا بعد ازاں بھول گیا ہو ائمہ ایسے جواب کھل پر کتنا
 انکی جائیگی کیونکہ احتمال اول کی بنا پر عقد بیع کا باطل ہونا لازم آتا ہو جو سموع نہیں ہو سکتا
 پس او سکو ایسے جواب کی تکلیف دی جائیگی جو بیان مقصود میں صریح اور احتمال خلاف سے
 عاری ہو اور اگر شفع اپنے عام بقدر الثمن ہونے کا مدعی ہو تو شیخ الطائفہ رح نے فرمایا ہو کہ
 اس صورت میں شفع پر قسم کی رو کی جائیگی اور اسکی قسم کے بعد مشتری کو اس مقدار ثمن کا

فقد بعض

فقد بعض

...

—

ولو يلاقوا بالانبياء لا يفتخروا لانهم من قبيلة التريپو ولولا دعوى التعارفون حققوا حقهم منها وقال شيخنا

الشفعة وان
 بینه شفعة
 فان صدق
 ويكافى الوعد
 انفذت بالواد
 الامانة لا تخاف
 قد تمت بینه
 من ان قال الشفعة
 ملكه فانما هو
 اودعه ما هو
 مطلقا وشفعة
 شفعة بانه

خرید کرنے کی شہادت دے اور کسی تاریخ کو معین کرے اور شریک کا بٹہ اس تاریخ سے
 بعد کی تاریخ میں مالک دیت کا حصہ مذکورہ کو شریک کے پاس ودیت رکھنا بیان کرے
 جس تاریخ میں کہ شفعہ اوسکے بواسطہ اشتراک شریک کی طاعت منتقل ہو نیکا دعویٰ کرنا ہو تو
 شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بٹہ شریک کو (جو بواسطہ ودیت منتقل ہو نیکا دعویٰ ہی ترجیح یابیگی
 اسلئے کہ وہ حصہ مذکورہ کے مالک مالک ہو نیکو مفید ہو اسلئے کہ مال ودیت کا غیر ملوک
 ہونا تحمل نہیں ہوا ورنہ شفعہ سے فقط صورت بیع کا واقع ہونا معلوم ہوتا ہو جس میں مال
 بیع کے غیر ملوک ہو نیکا بھی احتمال ہو کیونکہ مالک غیر کا فروخت کر دینا ممکن ہو بعد ازاں
 موع (مالک ودیت) سے بذریعہ کتابت دریافت کیا جائیگا پس اگر موع نے شریک کی اوسکے
 دعویٰ ودیت میں تصدیق کی تو اوسکے بٹہ کے موافق حکم کیا جائیگا اور حصہ مذکور میں
 حق شفعہ باطل ہوگا اور اگر اوسکی تہذیب کی تو شفعہ کے بٹہ کے موافق حکم کیا جائیگا اور اگر
 بٹہ شفعہ باکرے کے بائع نے حصہ مذکورہ کو اس وقت فروخت کیا تھا جو وقت کہ وہ اوسکا ملوک تھا
 اور بٹہ شریک فقط اوسکے پاس ودیت رکھنے کی شہادت دے اور حصہ مذکورہ کے ملوک ہو
 یا نہ ہونے سے تعرض کرے تو بٹہ شفعہ کے موافق حکم کیا جائیگا اور موع مراہلت نیکیائی اسلئے
 اس صورت میں مراہلت کر نیکی کوئی معنی نہیں ہیں کیونکہ دونوں بیٹوں میں تعارض نہیں ہو عقیدہ بیع
 ودیت رکھنے کے بعد واقع ہونا ممکن ہو یا پھر ان سلسلہ جبکہ میں بیع کے مقصوب ہونے اور عقیدہ بیع
 فاسد ہو پر بائع و مشتری اتفاق کریں اور شفعہ انکار کرے تو اوسی کا قول مقبول ہوگا و بائع
 و مشتری سے غصبیت میں اور فساد بیع کا دعویٰ بدوین بٹہ سماع ہوگا اور اقرار کا ضرر فقط
 مقرر متعلق ہوتا ہو اور حق غیرین نافذ نہیں ہوتا اور ان دونوں کو شفعہ سے قسم لینے کا استحقاق بھی ہوگا
 ہاں اگر میں مقصوب بیع کے فاسد ہو نہیں علم شفعہ کا بھی دعویٰ کیا جائے تو شفعہ کو نفی علم پر قسم کا بھی امکان ہوگا

انکر تفسی
 بینه شفعة
 ان البائع
 باع وهو
 ملكه
 وشفعة
 بینه بکلیه
 مطلقا
 قضي
 بینه شفعة
 فانما لا
 ان البائع
 لا يملك
 معنى
 ملكه
 ملكه
 ان البائع
 ان البائع
 ان البائع

ان الثمن
 فاقول له
 ان يبيع
 ان يبيع

اما الامراء و اما
الغلبة بينها وبين السلطان من يد
لما لا يعطها ولو
باسم الدين انما
السلطان يده
او اذن في الاحياء
والنبي الى السلاطين
ان يجي لنفسه
من الصالحين

[illegible]

من دون المسقف
 فافض على العاقل
 وكذا لا تقدر
 سجاى لى لى
 اوسق عاقل
 لوفى عاقل
 ارفى فام اود
 انما اذ اوسق
 انما اذ اوسق

ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط

تو غیر اس (وخت لگانو والا) کے لیے زمین مباح کی اوس مقدار کا اجارہ کرنا بھی منوگا جبکہ وخت
 کی شاخون کا پھیل جانا یا اوسکی گون کا سرایت کرنا مفروض ہو پس اگر کوئی دوسرا شخص اوسکے ایسا کا
 قصد کرے گا تو غارس کو اوسکا منع کرنا بھی ہوگا بشرط انہو میں مذکور کا نتائج کی جانب سے مشروعات
 نہو جیسے عرفہ اور منی اور مشعر الحرام ایسے کہ شریعت نے اماکن مذکورہ کے موطن عبادت ہونے کے
 ساتھ مختص ہونے پر دلالت کی ہو پس اونکے ٹکڑے میں مصلحت مذکورہ کی تقویت لازم آئیگی لیکن
 اگر اماکن مذکورہ میں ایسی عمارت مختصہ بنائی جائے جس سے اولیٰ کا حاجت متعبدین کی مقدار سے
 سنگ ہونا لازم نہ آئے جیسے کنواں تو میں اوسکی مانعت کا حکم نہیں کر سکتا بشرط چارہم
 زمین مذکورہ کا اون اٹاک میں سے نہو نا جبکہ امام اصل نے کیسے کے لیے اقطاع (امام کا قطعہ زمین
 عطا کرنا) کیا ہو اگرچہ وہ ملک از قبیل ہوات اور خالی از تحجیر و پتھر وغیرہ کا منصوبہ کر دینا ہو
 جب طح کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے موضع دورہ کا بعد اشد بن مسعود کی
 اور ایک زمین کا جو حضرت بنوین و قحتمے و ابل بن حجر کے لیے اور ایک زمین کا جسکی مسافت
 سفوفس زبیر بھی زبیر کے لیے اقطاع فرمایا پس شخص غیر کے لیے ایسے موضع کا اجارہ کرنا بھی منوگا
 ایسے کہ امام کا عطا کر دینا مفید اختصاص ہو شخص دیگر کی مزاحمت سے مانع ہو پس اوس اختصاص
 بذریعہ اجارہ کرنا بھی منوگا بشرط پنج زمین مذکور کی کسی شخص نے تحجیر (کسی شو سے روک دینا)
 نہ کر لی ہو ایسے کہ تحجیر مفید اولیت ہوتی ہو اور ملک رقبہ کے لیے مفید نہیں ہوتی اگرچہ مجر
 اوسکے سبب سے مالک تصرف ہو جاتا ہو حتیٰ کہ اگر اوس پر وہ شخص هجوم و غلبہ کرے جو زمین مذکور
 کے اجارہ کا قصد رکھتا ہو تو تحجیر کو اوسکا منع کرنا بھی ہوگا اور اگر وہ شخص ادراہ قدر غلبہ ادرسا اجارہ
 کرے گا تو مالک منوگا اور تحجیر سے زمین مذکور پر پارہ ہائے سنگ کا نصب کر دینا یا کسی دیوار کے ساتھ
 اوسکا احاطہ کر لینا مراد ہو اور اگر کوئی شخص فقط تحجیر کرنے پر اقتصار کرے اور تعمیر کا اجمال کرے

ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط

ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط
 ان لا یجوز فیہ التمسک بالشرط
 منہ الشرط

تجارت اللقطه
المفقودات
افسار

کتاب المقطع لفظہ کا عرف فقہاء میں اوس مال افتادہ اور طفل ضائع پر اطلاق کیا جاتا ہے جو کسی جگہ سے اٹھایا جائے اور موقوف (وہ مال افتادہ و طفل ضائع جو کئی مقام سے اٹھایا جائے) کی باعتبار احکام تین تین میں اول انسان و دوم حیوان سوم وہ مال جو پہلی دو نون قسموں کے علاوہ ہو جیسے طلا و نفقہ وغیرہ پس قسم اول (انسان) کو لفظاً اور موقوف اور منبذ کہتے ہیں اور یہ قسم تین مقصدون کے بیان کو مستعدی ہے پہلا مقصد لفظ کے بیان میں لفظ سے وہ انسان ضائع مراد ہو جس کا کوئی کفیل نہ ہو اور طفل غیر متبذیر (جو تبذیر نہ رکھتا ہو جیسے دو سالہ یا نہ سالہ) کے القاط (اٹھالینا) سے حکم لفظ کے متعلق ہو نہیں کوئی شک نہیں ہے بطرح کہ بالغ عاقل کے القاط سے حکم لفظ کے ساقط ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے اس لیے کہ وہ اپنے نفس کو ضرر سے محفوظ رکھتا ہے اور آیا طفل متبذیر (جو تبذیر نہ رکھتا ہو جیسے دو سالہ یا نہ سالہ) کے القاط سے بھی احکام لفظ متعلق ہونگے یا نہیں اس میں تردد ہو لیکن اوسکے القاط کا جائز ہونا اشیاء کے لیے کہ وہ صغیر السن ہے اور اپنے ضرر کے دفع کرنے سے عاجز ہے اور اگر کسی طفل ضائع کا باپ یا دادا یا اوسکی ماں موجود ہو تو اوسکے اخذ کرنے پر مجبور کیا جائیگا اور اسبطح اگر کوئی شخص کسی لفظ (انسان ضائع) کے اخذ کرنے میں سبقت کرے بعد ازان او سکے چھوڑ دے اور کوئی دوسرا شخص اخذ کرے تو شخص اول پر اوسکا اخذ کرنا لازم کیا جائیگا اس لیے کہ احکام القاط اوس سے متعلق ہو چکے تھے لہذا اول کا استعجاب کیا جائیگا اور اوسکے چھوڑ دینے سے وہ احکام برطرف ہونگے کیونکہ اسپر کوئی دلیل نہیں ہے اور اگر کوئی شخص کسی ملوک کا القاط کرے تو اوسپر ملوک مذکور کی حفاظت لازم اور اوسکے مالک کے پاس پہونچا دینا واجب ہوگا اور ملتقط (اخذ کرینو الا)

کو اس کا حکم (ملک میں لانا) صحیح ہوگا خواہ وہ ملوک لڑکا ہو یا لڑکی اور اگر ملوک مذکور
اوسکے پاس سے بدون تفریط بھاگ جائے یا بدون تفریط تلف ہو جائے تو ملقط
اوس کا ضامن ہوگا اس لیے کہ وہ حکم امین رکھتا ہو اور اگر اس کی تفریط سے
بھاگ جائے یا تلف ہو جائے تو ضامن ہوگا اور اگر تحقق تفریط میں ملوک مذکور کا مالک
اور ملقط اختلاف کریں اور ادین سے کسی کے پاس مینہ ہو تو قول ملقط اوس کی
قدم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر ملوک مذکور پر ملقط نے اتفاق کیا ہو اور مقدار نفقہ کا
مالک ملوک سے وصول کرنا متعذر (دشوار) ہو تو بعض نفقہ اوس کا فروخت کرنا صحیح ہوگا
دوسرا مقصد ملقط کے بیان میں اور ملقط کا احکام لفظ کے متعلق ہونے میں
یعنی اور عاقل اور حر (آزاد) ہونا شرط ہو پس النقاہ طفل و مجنون کے لیے
نہیں ہوگا اور اس طبع النقاہ عہد (ملوک) پر بھی کوئی حکم مترتب ہوگا اس لیے کہ
مناہع عہد پر اوسکے آقا کو تسلط ہوتا ہو جبکہ وجہ سے اوس کو تحفظ لقیط پر قدرت
حاصل نہیں ہوتی اور اگر عہد کو اس کا آقا اجازت دے تو اس کا النقاہ کرنا صحیح ہوگا
اور اس سے حکم لفظ متعلق ہوگا جس طرح کہ آقا کو کسی لقیط کا اخذ کر کے حوالہ عہد کرنا
صحیح ہو اور جبکہ لقیط محکوم باسلام ہو تو اس سے ملقط کا مسلم ہونا بھی شرط ہوگا
یا نہیں پس بعض علماء نے فرمایا ہے کہ شرط ہوگا اس لیے کافر کو اس ملقط پر تسلط نہیں ہو سکتا
جو ظاہر محکوم باسلام ہو علاوہ برین کافر کے لقوط مسلم (جو بظاہر محکوم باسلام ہو)
کو برگشتہ از دین کر دینے سے امن حاصل نہیں ہو اور اگر ملقط فاسق ہو
تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حاکم شرع کو لقیط کا اس سے انتزاع کر کے کسی
عادل کے سپرد کرنا واجب ہوگا اس لیے کہ لقیط کے خصانت (ترتیب) از قبیل

اذا تشد
 استيقظوا
 في النافذة
 في المنفذ
 ويراعى فيه
 البيع والقتل
 والحرية فلا
 حذر لا القطار
 الصبي ولا
 الجنون ولا
 العبد ولا
 الشيطان ولا
 حتى
 منافعهم
 اذن له المولى
 كما لو اتم
 المولى ودفعه
 اليه وهل
 يراعى فيه
 الا سلام قيل
 نعم لا تشد
 سبيل الخلف

الحاكم المستقيم
نظامه وادبه
لا يكون عن الدين له
فاسقاً قاتلاً
الحاكم من يد
و يدعه له
عدل لا يشبه
فخاضته

الحسين

اگرچہ لقیط کی حفاظت واجب ہو لیکن اوپر اتفاق کرنا اوس وقت واجب ہوگا جبکہ کوئی
 دوسرا شخص بہم نہ پہنچے اور اس میں تردد ہی اس لیے کہ ضرورت کا دور کرنا تبرع
 (احسان کرنا) پر موقوف نہیں بلکہ بطور قرض یا بقصد رجوع اتفاق کرنا دفع ضرورت
 کے لیے کافی ہو اور اگر دونوں امر (اتفاق حاکم و اتفاق تسلیم) متعذر ہوں
 تو منتظر پر اتفاق کرنا لازم ہوگا پس اگر بقصد رجوع اتفاق کرے تو اسکو لقیط
 سے اسکی موثر ہونے کے بعد مقدار نفقہ کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور اگر بقصد تبرع
 اتفاق کرے تو مطالبہ کرنا صحیح نہ ہوگا اور اسی طرح اگر اسکو کسی دوسرے شخص سے
 استعانت کرنا ممکن ہو اور باوجود اسکے اتفاق کرے تب بھی مطالبہ کرنا صحیح نہ ہوگا اگر بقصد جمع اتفاق کیا ہو
 تیسرے مقصد احکام لقیط کے بیان میں اور وہ کئی مسئلہ ہیں پچھلا مسئلہ شیخ الطائفہ
 رم نے فرمایا ہے کہ لقیط کا اخذ کرنا واجب کفائی ہے اس لیے کہ اسکا اخذ کرنا از قبیل
 اعانت علی البر امر خیر ہے نہ بد کرنا نہ کیونکہ وہ بضرورت ہی سبکی ضرورت کا دفع کرنا لازم
 ہو لیکن اسکا استحباب ہونا ہے وجہ نہیں ہے اس لیے کہ اصل عدم وجوب ہے دوسرے مسئلہ
 لقیط کو شخص کبیر کی طرح اہلیت ملک مالک ہونے کی قابلیت حاصل ہے اور اسکا
 کسی تقدیر جنس وغیرہ پر قابض ہونا قبضہ بالغ کی طرح اس کے ملوک ہونے پر
 دلالت کرتا ہے اس لیے کہ اسکو اہلیت تکاثف حاصل ہو پس جبکہ لقیط کے پاس کوئی
 کپڑا موجود ہو تو اوپر ملک لقیط کا حکم کیا جائیگا اور اسی طرح اگر اس کے نیچے کوئی
 کپڑا از قسم فرش وغیرہ ہو اس کے اوپر از قسم لحاف وغیرہ موجود ہو تو اوپر بھی
 ملک لقیط ہی کا حکم کیا جائیگا اور اسی طرح اگر اس کے کپڑے وغیرہ کوئی شے جیسے دھم
 و دینار وغیرہ) بندھی ہوئی ہو تو اوپر بھی اسی کی ملوک ہو نیک حکم کیا جائیگا

الاستعانة مع امكان
 في الحکمہ
 قال الشيخ
 رحمه الله
 اخذ لقيط
 واجب على
 التواضع
 في العاد
 على البر
 من ذم
 ضرر
 المضطرب
 والوجوب
 الاستحباب
 الثانية
 الملقط
 بملك
 على الملك

بديه دالة
 على الملك
 لان له اهلية
 التملك فاذا
 وجد عليه
 ثوب قضى له
 ما يوجد فقه
 ما يكون
 في ثيابه
 اور اس طرح

ولو كان ملوكاً أو
 اجمل او وجد
 قسطاً فوضيحه
 بذلك وبما
 الخفية والفسطاط
 في ذلك الوجود
 لها وفيما يوجد
 بين يديه اولى
 جانباً من ذلك
 اشبه انه لا
 يقضي له ذلك

اور اس طرح اگر لقیط کسی چوپایہ یا اونٹ پر سوار ہو یا کسی خیمہ یا خرگاہ میں موجود ہو تو وہ
 بھی اسی کی ملکیت کا حکم کیا جائیگا اور اس طرح جو اشیاء کہ خیمہ وغیرہ میں موجود ہوں
 وہ بھی اسی کی مملوک قرار دی جائیگی اور اس طرح اگر وہ کسی ایسے مکان میں موجود ہو جسکا
 کوئی مالک معلوم نہ ہو وہ مکان بھی اسی کا مملوک قرار دیا جائیگا اور اگر کوئی شے لقیط کے
 سامنے یا اس کے پہلو میں رکھی ہو تو آیا اس پر بھی ملک لقیط ہی کا حکم کیا جائیگا یا
 نہیں؟ آمین تردید ہو لکن اس پر ملکیت لقیط کا حکم کرنا اشبه ہی اس لیے کہ کسی شے کے
 سامنے یا پہلو میں ہونے سے قبضہ کا حکم کرنا مشکل ہو اور اصل عدم ملکیت ہو اور یہ بحث
 اس صورت میں بھی جاری ہوگی جبکہ لقیط کسی دکنہ (چبوترہ) پر بیٹھا ہو اور اس پر
 کوئی متاع رکھی ہو بلکہ اس صورت میں ملکیت لقیط کا حکم کرنا وضع و ظاہر تر ہے
 نہ وہ متاع بلکہ متاع مذکور پر کسی شخص کا متصرف ہونا ملاحظہ ہو قیس مسئلہ اخذ لقیط
 کہ وقت کسی کا شہادہ کہ اس نے اس لیے نہ وہ امانت پر پس شہادہ مستبعد رہتا
 رہتا ہے آمین شہادہ کرنا واجب نہیں اور جو تھا مسئلہ جبکہ بوز (لقیط) کے پاس کوئی
 مال غنیمت لپیٹا ہو یا مال کو کے اتفاقاً کہ زمین حاکم تشریع کی اجازت حاصل
 کرنا ضروری ہو گا اس لیے کہ لقیط کو اس کے مال پر کوئی ولایت حاصل نہیں ہے اگر بدون
 اجازت مال اس مال میں سے اتفاق کرے یا طرف سیادت (ساعت) کرے گا تو
 ناسمجھ گاہی ہے کہ اتفاق وہ تصرف ہو جو مال غیر میں بدون ضرورت واقع ہو اور اگر حاکم
 شرع کی اجازت کا حاصل کرنا متعذر ہو دشوار ہو تو اس میں سے لقیط پر اتفاق
 کرنا جائز ہو گا اور لقیط سے اس کی ضمانت بھی متعلق نہوگی اس لیے کہ اس صورت
 میں ضرورت تحقق ہو یا پنچوان مسئلہ جو لقیط کہ دار الاسلام (وہ بلذہبیں احکام

البحث لو كان
 ملوكاً
 على
 وعلى ما
 وعدم القضاء
 له من اذ
 خصوصاً اذا
 كان هناك
 يد متصرفه
 الشاكت
 لا يجزى
 عند اللقيط
 مانه فهو
 الكاربعه
 اذا كان
 للبيوت مال
 انفق الملقط
 في ملاقاته
 بالاذن الحاكم
 لا يملكه
 له في ساله

دار الاسلام
 الملقطون
 الخاصه
 على الامان
 ما لا يملك
 ولا يملك
 عليه من ضمن
 ما لا يملك
 عليه من ضمن

نہو رہا ہو کہ وہ اسلام کو قبول کرے یا نہ کرے
 اگر وہ اسلام قبول کرے تو وہ مسلمان ہوگا
 اگر نہ کرے تو وہ کافر ہوگا

اسلام نافذ ہوتے ہوں) سے اذکیا جائے وہ محکوم ہوگا اگرچہ اس پر
 اہل کفر نے قبضہ کیا ہو بشرطیکہ اوسین کوئی ایسا مسلم موجود ہو جس سے لقیط مذکور
 کی ولادت ممکن ہو اسلیئے کہ اس صورت میں اوسکے مولود مسلم ہونیکا احتمال ہر اگرچہ
 بعید ہوتا کہ علم اسلام کو حکم کفر پر غلبہ رہے اور اوسین کوئی مسلم بفت مذکورہ موجود
 نہ ہو تو لقیط مذکور پر حکم رقیۃ (مملوک ہونا) جاری کیا جائیگا اور اس طرح اگر کوئی لقیط
 دارالشُرک (وہ بلد جس میں احکام اسلام نافذ نہ ہوتے ہوں) سے اخذ کیا جائے اور یہاں
 کوئی ایسا مسلم موجود نہ ہو جس سے لقیط مذکور کی ولادت کا احتمال ہو تو اس پر بھی حکم
 رقیۃ جاری کیا جائیگا چھٹا مسئلہ جبکہ نسب لقیط مجهول ہو اور اوسکا کوئی شخص
 ضامن حریرہ بھی نہ ہو تو اوسکا عاقلہ (دیت کا ادا کرنیوالا) ہمارے نزدیک فقہ امام
 علیہ السلام قرار پائیگی تاہم تینکے وہ صغیر استن (بچہ خواہ اوسنے عہد جنایت کی ہو یا
 خطا آ اور اگر بالغ ہونے کے بعد کسی پر از راہ عہد جنایت کرے تو اوس سے
 قصاص لیا جائیگا اور اگر از راہ خطا جنایت کرے تو اوسکی دیت کا ادا کرنا امام
 علیہ السلام سے متعلق ہوگا اور اگر اوسکی جنایت شبیہ (جس پر عہد جنایت کا ادا کرنا
 اوس کے اہل سے متعلق ہوگا اور اگر لقیط صغیر استن (بچہ خواہ اوسنے عہد جنایت کی ہو یا
 خطا آ قتل کر ڈالے تو جانی (جنایت کرنیوالا) سے قصاص لیا جائیگا اور اگر خطا
 قتل کرے تو اوس سے دیت لی جائیگی اور اگر اعصاب لقیط میں سے کسی عضو پر
 کوئی شخص جنایت کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اوسکے لیے قصاص
 یا دیت کا اخذ کرنا صحیح نہ ہوگا اسلیئے کہ لقیط کے نابالغ ہونے کی حالت میں مملوک
 نہیں ہو سکتا کہ بالغ ہونے کے بعد اوسکی مراد کیا ہوگی اور لقیط صغیر اوس طفل

موجود نہ ہونے کی وجہ سے
 اگر وہ اسلام قبول کرے تو وہ مسلمان ہوگا
 اگر نہ کرے تو وہ کافر ہوگا
 اگر وہ اسلام قبول کرے تو وہ مسلمان ہوگا
 اگر نہ کرے تو وہ کافر ہوگا

نابالغ ہونے کی حالت میں مملوک نہیں ہو سکتا کہ بالغ ہونے کے بعد اوسکی مراد کیا ہوگی اور لقیط صغیر اوس طفل

تقاریر

مدعيها لها
وحيث هو كان
اذ كان بالغاز
نفسه بالرق
اللقيط على
يقبل

القائمة

الصدقة لغير
 المنتظم منها
 لما قبلها وما
 تمة وبينها
 في ذل المنتظم
 لما كذا من غير
 ضمان ولو كان
 على كذا في كذا
 فوجه على كذا
 واستغنى به عن
 شاء دفعه إلى
 ولو ضمان ولو
 بقا وما يقضه
 إلى الدراج كما
 المقضى للضعيف
 يدفعها إلى كذا
 ليس به ضمان
 يقضه في صلاح
 الباقى وإن كان
 الحاكم المخطئ
 يبيع وتعرض
 منه جائز في
 التمثال

والسوط خلاص
النفيل والارواح
كل همة وكذلك
النصر او انتفاط
والوقود والحبل
العقال والحيث
من الالات التي
يعظم نفعها
بمعرفة كبريتها
اخذ الاقسط
مطلقا

فيل الحول اللقطة لا يميلك الذبيحة فهدو لقطة والما سواء فهدو ظالم

1

[illegible]

3

بلا مصلح
 اذا الديكين
 اينافيه
 ترددولو
 عوفها العبد
 ملكها المولى
 ان شاء
 وضمن ولو
 تمنعها المولى
 منه لزمه
 التفرغ
 وله التملك
 بعد الحول
 او الصدقة
 مع الضمان
 او ابقاها
 امانة
 الخاصة
 لانها مع اللقطة
 بها البينة
 ولا يكون
 الوصف

لو رجا با و در بی
و ان اتموه
بالسليم ليربي
فلن نرجع الى الله
فهذا هو القدر
ارضاها
صفه لها
غالبان
لا اله الا الله
يطاع عليها
عنات لا
لوعنه

لوطالب الخندق
له بالملك و
ما الذي يفتقر
يجمع على الخندق
لوطالب الخندق
المحلولة لكن
المقطوع كان
وله مطالبة
نفس القبض
لا بالموضع
كان له مطالبة
كانت تألفه
انزعها فان

اور اسکے استزاع کا استحقاق حاصل ہوگا اس لیے کہ قول بئینہ تحت شرعہ ہو اور بیان محضت اور کا معاوضہ نہیں کہہ سکتا اور اگر مدعی اول کے پاس مال لفظ تلف ہو گیا ہو تو اس کو اس کے عوض کا مطالبہ کرنا بھیج ہوگا اس لیے کہ اس کے قبضہ کا فاسد ہونا معلوم ہو گیا اور اس کو ملقط سے مطالبہ کرنا بھیج استحقاق حاصل ہوگا اس لیے کہ اس نے مال مذکور کو غیر متعلق کے حوالہ کر دیا ہو لہذا مدعی دوم اور اس کے مال میں سبب جملولت وہی ہو پس اگر مدعی ثانی (جسے بئینہ قائم کیا ہو) نے ملقط سے مطالبہ کیا تو ملقط کو مدعی اول کی طرف رجوع کرنا بھیج ہوگا اس لیے کہ اس نے فریب یا ہوا و فیکہ ملقط نے اس کی ملک کا قرار کیا ہو و الا اس کا رجوع کرنا بھیج ہوگا اس لیے اس صورت میں خود ملقط کو مدعی ثانی کے بئینہ کی دروغ گوئی کا اعتراف ہو اور اگر اس نے مدعی اول سے مطالبہ کیا تو مدعی اول کو ملقط کی طرف جمع کرنا بھیج ہوگا جبکہ فی بیع ہر فرع و دم اگر کوئی شخص مال لفظ کا مدعی ہو بئینہ قائم کرے اور مال لفظ اس کے حوالہ کر دیا جائے بعد ازاں کوئی دوسرا شخص بھی اس کا مدعی ہو بئینہ قائم کرے پس اگر وہ دونوں میں سے کسی بئینہ کو ترجیح حاصل نہ تو دونوں دونوں میں ہر فرع و ڈالا جائیگا پس اگر مدعی دوم کے نام پر ہر فرع خارج ہو تو مال لفظ کا مدعی اول سے استزاع کرنا اور مدعی دوم کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور اگر مال لفظ تلف ہو جائے تو ملقط اس کا ضامن ہوگا بشرطیکہ اس نے مال لفظ کو ماکم شرح کے حکم سے مدعی اول کے حوالہ کیا ہو اور اگر اس نے اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس کے حوالہ کیا ہوگا تو ضامن ہوگا اور اگر اقتضاء سال کے بعد بئینہ قائم ہو اور ملقط اس کا تکلف کر چکا ہو اور اس کے عوض کو مدعی اول کے سپرد کر چکا ہو تو ملقط سے مدعی دوم کے لیے مال لفظ کی ضمانت بہر حال متعلق ہوگی خواہ وہ عوض (جو مدعی اول کو دیا ہو) باقی ہو یا تلف ہو چکا ہو اس لیے کہ مدعی دوم کا حق اس کے ذمہ پر ثابت ہو اور مدعی اول کے حوالہ کرنے سے متعین نہیں ہوا اور ملقط کو مدعی اول کی طرف رجوع کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا اس لیے کہ ملک اول کا بطلان متحقق ہو گیا۔ فلفظہ

[illegible]

المعول وتلك المعول دفع
المنقط والاول في كل حال لان الثابت في دفعه المتعين بالدفع الى الاول ورجوع المنقط على الاول الخلفي بطلان الحكم

سنة ١٤٢٥ هـ

کتاب الفرائض فی المعاصد والواجبات والنفقات

کتاب الفرائض سے اس مقام پر وہ سهام (حصہ) مفقایہ مراد ہیں جو کتاب اللہ (قرآن مجید) میں بخصوصہما مقدر (مقرر) ہوئے ہیں اور اس کتاب میں تین مطلب قابل بیان ہیں پہلا مطلب مقدمات ارث کے بیان میں اور وہ چار ہیں پہلا مقدمہ موحات ارث کے بیان میں اور اولیٰ دو قسمیں ہیں قسم اول نسب جس سے احد الشخصین کا بوجہ ولادت دوسرے شخص کے ساتھ یہ بوجہ شرعی اس طرح متصل ہونا مراد ہو کہ اوپر نظر عرب میں اسم نسب صادق آتا ہو خواہ اولاد و نون میں سے ایک شخص دوسرے شخص کی طرف منتی ہو جیسے باپ اور بیٹا یا وہ دونوں کسی تیسرے شخص کی طرف منتی ہوں جیسے دو بھائی قسم دوم سبب ہے جس سے احد الشخصین کا دوسرے شخص سے بوجہ زوجیت یا بوجہ ولادت متصل ہونا مراد ہو اور نسب کے تین مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ ان باپ اور اولاد اگر چہ سبب تر (جیسے پوتا پوتی نواسا نواسی دراولیٰ اولاد اور اولیٰ اولاد کی اولاد اور علیٰ ہذا القیاس) ہوں دوسرا مرتبہ اخوة (بھائی بہن) اور اولیٰ اولاد اگر چہ سبب ہوں اور اجداد (دادا دادی اور نانا نانی) اگر چہ بلند تر ہوں (جیسے پردادا اور پردادی اور پرانا اور پرہ نانی اور اونکے آبا و اجداد اور علیٰ ہذا القیاس) تیسرا مرتبہ احوال (مامون اور خالم) و اعمام (چچا اور بھوپتی) (اگر چہ بلند تر ہوں جیسے ان باپ یا اجداد کے اعمام و احوال) اور اولیٰ اولاد اگر چہ سبب تر ہوں اور سبب کی دو قسمیں ہیں زوجیت اور ولادت اور ولادت کے تین مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ ولادت و دوسرا مرتبہ ولادت و رضاع جریدہ تیسرا مرتبہ ولادت اور امانت اور امانت کی کئی قسمیں ہیں پس بعض وہ وارث ہیں جو ہمیشہ بفرض وارث ہوتے ہیں اور ان سے بخلاف انساب مان مراد ہے پس یہ شراکت میں

کتاب الفرائض سے اس مقام پر وہ سهام (حصہ) مفقایہ مراد ہیں جو کتاب اللہ (قرآن مجید) میں بخصوصہما مقدر (مقرر) ہوئے ہیں اور اس کتاب میں تین مطلب قابل بیان ہیں پہلا مطلب مقدمات ارث کے بیان میں اور وہ چار ہیں پہلا مقدمہ موحات ارث کے بیان میں اور اولیٰ دو قسمیں ہیں قسم اول نسب جس سے احد الشخصین کا بوجہ ولادت دوسرے شخص کے ساتھ یہ بوجہ شرعی اس طرح متصل ہونا مراد ہو کہ اوپر نظر عرب میں اسم نسب صادق آتا ہو خواہ اولاد و نون میں سے ایک شخص دوسرے شخص کی طرف منتی ہو جیسے باپ اور بیٹا یا وہ دونوں کسی تیسرے شخص کی طرف منتی ہوں جیسے دو بھائی قسم دوم سبب ہے جس سے احد الشخصین کا دوسرے شخص سے بوجہ زوجیت یا بوجہ ولادت متصل ہونا مراد ہو اور نسب کے تین مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ ان باپ اور اولاد اگر چہ سبب تر (جیسے پوتا پوتی نواسا نواسی دراولیٰ اولاد اور اولیٰ اولاد کی اولاد اور علیٰ ہذا القیاس) ہوں دوسرا مرتبہ اخوة (بھائی بہن) اور اولیٰ اولاد اگر چہ سبب ہوں اور اجداد (دادا دادی اور نانا نانی) اگر چہ بلند تر ہوں (جیسے پردادا اور پردادی اور پرانا اور پرہ نانی اور اونکے آبا و اجداد اور علیٰ ہذا القیاس) تیسرا مرتبہ احوال (مامون اور خالم) و اعمام (چچا اور بھوپتی) (اگر چہ بلند تر ہوں جیسے ان باپ یا اجداد کے اعمام و احوال) اور اولیٰ اولاد اگر چہ سبب تر ہوں اور سبب کی دو قسمیں ہیں زوجیت اور ولادت اور ولادت کے تین مرتبہ ہیں پہلا مرتبہ ولادت و دوسرا مرتبہ ولادت و رضاع جریدہ تیسرا مرتبہ ولادت اور امانت اور امانت کی کئی قسمیں ہیں پس بعض وہ وارث ہیں جو ہمیشہ بفرض وارث ہوتے ہیں اور ان سے بخلاف انساب مان مراد ہے پس یہ شراکت میں

بنی المکابر المومن الجاهلون فی ذلک من الذین لا یستحقون المیراث

خواہ اور ہر تفصیل کتاب سے مستفاد ہو یا سنت سے ان دونوں تقدیر و ن پر میراث
و فرائض میں نہ ہی کی سنت ہوگی اور تقدیر و ن کی بنیاد پر اول و ن دونوں میں عموم و خصوص
مطلق کی نسبت اور عمل کل تقدیر و ن سے کتاب الفرائض مصنف رحمہ کو کتاب المواریثہ
سے جدا کرنا اور ان کی تفریق

[illegible]

میت کی ہمیشہ بغرض وارث ہوتی ہے البتہ (کبھی صورت انفرادی) اور سہرہ بھی ہوتا ہے
اور منجملہ اسباب زوج و زوجہ مراد ہیں البتہ صورت نادرہ (جبکہ زوج
اور اہل عام کے علاوہ کوئی وارث نہ ہو) میں مخصوص زوج پر رد بھی ہوتا ہے اور بعض
وہ وارث ہیں جو کبھی بغرض وارث اور کبھی بقربت وارث ہوتے ہیں اور ان سے
باپ اور بیٹی اور بیٹیاں اور بہن اور بنین اور کلالہ الام (خانی بھائی یا بہن)
مراد ہیں اور ان لوگوں کے علاوہ جو وارث ہیں (جیسے اختہ اور اعمام و اخیال
اور اجداد وغیرہم) وہ ہمیشہ بقربت وارث ہوتے ہیں پس جبکہ کوئی وارث منجملہ
اون لوگوں کے موجود ہو چکے لیے کوئی فرض نہیں ہے اور اس کے ساتھ کوئی
دوسرا وارث شریک نہ ہو تو مجموع مال کا استحقاق اوسے کے لیے حاصل ہوگا
خواہ وہ وارث نسبی ہو جیسے عم یا سیدی ہو جیسے معتق اور اسی طرح اگر وارث
مذکور کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی ایسا شریک ہو جائے جس کے لیے فرض نہیں ہے
تو مجموع مال کا استحقاق ان دونوں کو حاصل ہوگا اور اگر قربت میں اختلاف ہو
تو ہر طائفہ (گروہ) کو اوس شخص کا نصیب دیا جائیگا جس سے کہ وہ قربت رکھتا ہے
جیسے خال یا اخیال کا عم یا اعمام کے ساتھ موجود ہوں پس اس صورت میں اخیال
کے لیے نصیب ام (ثالث) کا استحقاق اور اعمام کے لیے نصیب اب (دوثلث)
کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر کوئی وارث صاحب فرض ہو تو اوس کو اپنے نصیب کا اضافہ
کرنا بیجا ہوگا پس اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص ایسا موجود ہو جو باعتبار طبقہ اس کا
مساوی ہو تو باقی مال بھی اوس پر رد کیا جائیگا جیسے بنت (میت کی بیٹی) اور اخ
میت کا بھائی یا اخت (میت کی بہن) اور عم (میت کا چچا) پس بنت و اخت میں سے

ومن
هنا لا بد
ألا بالحق
فأذا كان
الوارث لا
فرض له
يشترط
أخو المال
له مناسبا
كما وصليا
وان شاع
من لا فرض
له فالمال
للمنفقة
الاختلفت
الوصلة
فكل طاعة
نصيب من
تقربا
أو لأحوالهم
فلا بد

وكان زائد
كان الخلد
في الجاهلية
على قدر
السهم
ما بين
ما هو
لاحد
او ينزول
في النصف
والثمن
الركعة
كان القصر
م لا على
البنت او
البنات او
الامه او
من يقيم
البيت

وراثت من الاختيار والاب والام والاب
 وراثت من الاختيار والاب والام والاب
 وراثت من الاختيار والاب والام والاب
 وراثت من الاختيار والاب والام والاب

اصل فرضیہ چھ سہم قرار پائے گا منجملہ اون کے ابوین کو دو سہم فی کس ایک سہم اور بنت کو
تین سہم دیئے جائیں گے اور ایک سہم جو باقی رہا وہ اب اور بنت پر برابر با غار دیا جائیگا
پس اون میں سے سہم کے موافق ایک حصہ اب کو اور تین حصے بنت کو دیئے جائیں گے
اور ام کو رد کا استحقاق ہوگا ایسے کہ وہ بوجہ اخوة محجوب ہو اور تیسری صورت
مذکورہ کا مقدار سہم سے ناقص رہنا کی کئی مثالیں مذکور ہوتی ہیں مثال اول ابوین اور
زوج اور بنتیں ہوں اس صورت میں ابوین کے لیے ثلث کا اور زوج کے لیے
ربع کا اور بنتیں کے لیے ثلثین کا استحقاق ہوتا ہے چنانچہ اجتماع ممکن نہیں ہو مثال دوم
ابوین اور زوج اور بنت ہوں اس صورت میں ابوین کو ثلث کا اور زوج کو ربع کا
اور بنت کو نصف کا استحقاق ہوگا چنانچہ اجتماع ممکن ہو سکتا مثال سوم زوج یا زوجہ
اور دو کلاۃ الام اور دو اخت اعیانی یا علانی ہوں زوج یا زوجہ کا سہم نصف
یا ربع ہو اور دو کلاۃ الام کا ایک ثلث اور دو اخت اعیانی یا علانی کا ثلثین ہوں
مجموع نہیں ہو سکتے پس ان جملہ صورتوں میں بنات یا متقرب بالاب پر نقصان وارد ہوگا
ایسے کہ عول ہمارے بیان باطل ہو جسکی تفصیل آئندہ آئیگی اور اگر صاحب فرض
کے ساتھ وہ شخص مجتمع ہو جو باعتبار طہاؤ کا مساوی ہو اور صاحب فرض نہیں
ہو تو صاحب فرض کو اپنے فرض کا اور دوسرے شخص کو باقی کا استحقاق حاصل ہوگا
اور اسکی کئی مثالیں مذکور ہوتی ہیں مثال اول ابوین یا احد ہما دان باب میں
سے ایک شخص اور ایک ابن ہو پس ابوین یا احد ہما کو ثلث یا سدس کا اور
اور ابن کو باقی (دو ثلث یا پانچ سدس) کا استحقاق حاصل ہوگا کیونکہ ابن
کے لیے ابوین کے ساتھ کوئی فرض نہیں ہو مثال دوم اب و زوج یا زوجہ

ومثال الثالث

ابو اناس

وینتیک

10/10/10

مفتی ابو نعیم

روزنامه

1977

七

المجلد

اولا

ان کے لیے

10

من الغفران

انفرو

5

الحمد لله

ابو

احمد

وای

نہایت

212

تبعه

11

ولولم يولد
الحكام اندر
سلطانان
وكانا اهل
الدين والادب
وكانا من
الاشرف
الاسماء
مع عدم
الولاء للمسلم
ففي رواية ثالثة
ولولم يولد
الحكام اندر
سلطانان
وكانا اهل
الدين والادب
وكانا من
الاشرف
الاسماء
مع عدم
الولاء للمسلم
ففي رواية ثالثة
ولولم يولد
الحكام اندر
سلطانان
وكانا اهل
الدين والادب
وكانا من
الاشرف
الاسماء
مع عدم
الولاء للمسلم
ففي رواية ثالثة

مسلم کے وارث کا قہر ہونے پر اصحاب نے اتفاق کیا ہوا اور اخبار کثیرہ او سپرد ملت کرتے ہیں
 لکن اکثر عاتبہ نے امین اتھلات کیا ہوا اور حضرت رسالتؐ سے روایت کیا ہو کہ لا یتوارث
 اهل ملتين یعنی دو مذہبوں کے لوگ باہم میراث نہیں لگے اور ان کا یہ قول
 ضعیف ہوا و خبر مذکور کا عمل اس کی تسلیم کے بعد توارث من الباقین ہو
 ہو سکتا ہو جس کو کہ تفاعل مقضی ہو پس اعدا طرفین سے میراث کا
 ثابت ہونا متانی خبر ہو گا چنانچہ روایت ابو العباس میں
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی جواب
 بعینہ منقول ہوا ہو قال سمعت
 ابا عبد الله ؑ يقول لا یتوارث
 اهل ملتين یوث هذا

هذا ولا یوث هذا ان المسلم یوث الکافر
 والکافر لا یوث المسلم جبکہ محصل یہ ہو کہ دو ملتوں کے لوگ باہم
 میراث نہیں لگے بلکہ فقط مسلم کو کافر کی میراث کا استحقاق ہو گا اور کافر کو مسلم کی میراث کا استحقاق ہو گا
 شخص سالک ۱۷ اس روایت کو ابراہیم بن عبد الحمید نے حضرت امام
 جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہو

قال قلت
 لابی عبد الله ؑ نصرانی
 اسلم ثم رجع الی النصاریۃ
 ثم مات قال میراثہ لولیدہ
 النصاریۃ و مسلمہ من نصرت مات قال
 میراثہ لولیدہ المسلمین او ہی کتا ہو کہ میں نے
 حضرت کی خدمت با سعادت میں عرض کیا کہ ایک نصرانی اسلام لایا
 بعد ازاں وہ پھر نصرانی ہو کر مر گیا او اس کی میراث کس کو دینا چاہیگی حضرت
 نے ارشاد فرمایا کہ او اس کی میراث کا استحقاق اس کی اولاد نصرانی کو حاصل ہو گا
 اور اگر کوئی مسلم نصرانی ہو کر مر جائے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس کی میراث کا استحقاق
 اس کی اولاد مسلمین کو حاصل ہو گا اس خبر سے مراد ملی کی میراث کے استحقاق کا

روایت
 حضرت
 امام
 جعفر
 صادق
 علیہ
 السلام
 سے
 بھی
 جواب
 دیا
 گیا
 ہے
 کہ
 لا
 یتوارث
 اهل
 ملتين
 یعنی
 دو
 مذہبوں
 کے
 لوگ
 باہم
 میراث
 نہیں
 لگے

والمؤلفون
والأطراف
في الدخول
تساويا
أهلها
تقصدوا
على ما اتفق
أسلم الكافر
المسلم وأما
الوارث
مع عدم
مبادلة
ولواسل
ابن كالح
واقترده

ورثہ میں کوئی شخص مسلم نہ ہو اور اگر مالی میراث کے تقسیم ہونے کے قبل کوئی کافر اسلام
 لے آئے اور باعتبار درجہ باقی ورثہ کا مساوی ہو تو ان کا شریک ہوگا اور اگر
 باعتبار درجہ نسبت باقی ورثہ کے اقرب ہو تو مجموع میراث کا استحقاق تنہا
 اسی کو حاصل ہوگا اور اگر بعد تقسیم اسلام لائے تو اس کو میراث کے پانے کا
 استحقاق نہ ہوگا اور اس طرح اگر اتحاد و ارث کی صورت میں اسلام لائے تب بھی اس کو
 میراث میں سے کسی حصہ کا استحقاق نہ ہوگا خواہ وارث نے متروکہ پر قبضہ کیا ہو یا
 نکلیا ہو اور خواہ اس کے پاس باقی ہو یا تلف ہو چکا ہو اس لیے کہ صورت وصفہ
 میں تقسیم مال صادق نہیں آتی علاوہ برہین اس کے وارث نہ ہونے پر علمائے اجماع
 کا دعویٰ کیا ہوا اور اگر کوئی مسلم وفات پائے اور امام کے علاوہ اس کا کوئی وارث
 مسلم نہ ہو بعد ازان اس کا وارث کافر اسلام لے آئے تو میراث پانے میں امام علیہ السلام
 کی نسبت اولیٰ ہوگا جیسا کہ روایت ابو بصیر میں وارد ہوا ہو اور بعض علماء نے
 فرمایا ہو کہ اگر ترکہ کے بیت المال کی طرف منتقل ہونے سے قبل اسلام لائے تو اس کو
 میراث کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر انتقال ترکہ کے بعد اسلام لائے تو اس کو
 میراث کا استحقاق نہ ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہو کہ اس کو مطلقاً میراث کے پانے کا
 استحقاق نہ ہوگا اس لیے کہ امام علیہ السلام بھی وارث واحد کے مثل ہیں لہذا میراث کا استحقاق
 فقط امام کو حاصل ہوگا اور اگر اس کا وارث مسلم فقط زوج یا زوجہ ہو اور
 وراثت کافر ہو پس اگر وہ کافر اسلام لے آئے تو اس کو اس مال کے اخذ کرنے کا
 استحقاق حاصل ہوگا جو نہ پہلے جیت کے بعد باقی رہے ہو اور بہین اشکال ہر قسم مال
 کے غیر مکن ہونے سے ناشی (پیدا) ہوتا ہو اور اگر زوجہ کے ساتھ شریک ہونے

او حسان
 الوارث
 واحدا
 لم يكن له
 نصيب لما
 لم يكن
 له وارث
 موثوقا
 فاسلم
 الوارث
 في فصول
 في الفصول
 رواية
 ابى بصير
 في حيل ان
 سكان
 قنار
 التركية
 البيت
 والاسماء
 و

[illegible]

فرمائی ہو اور یہ اس لئے لال کیا ہو کہ زوج کو فقط نصف منرو کہ کا استحقاق ہو
 اور اس کو باقی کے رد کا استحقاق اور سوقت حاصل ہوتا ہو
 جبکہ میت کے لئے کوئی وارث محقق یا مقدر موجود نہ ہو اور صورت
 فرض بین وارث مقدر موجود ہو پس جب کہ
 لائبر پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ
 اسلام کو قبول کر کے نو وارث
 ہو جائے گا اور زوج پر وہ

ہونے
 ہے
 ہوا
 ہے

[illegible][illegible][illegible]

موتوا في حق
مدون لا يدين
عنه اليها
غالبيا في حكم
لورثة الميراث
في وقت الحكم
وقيل يورث
بعد القضاء
عشر مائة
من غيبته
وقيل بدفع
الدين الى
المرثية الى
وارثه اولا
والاولاد
والسنة
للعمل يورث
بشرط انقصا
ميا ولو سقط
مينا امكن له
تصديق ولو
مات بعد
وجود وصيا
كان نصيب

كان نصيبه
لواثع ولونقط
بنانية اعلى الك
التي لاتصلح
من حق والتمس
التي يحصل لها
لا اغضبها
التبع
لذات وطيه

11

۲۴۷

فصل اول

المصنفون

من الجواب

لو اقصی

کلام مضاعف

کتابخانه

کتابخانه

وہ

میں نے

والله اعلم

کنا

مجلس

موسى

من

SECRET

١١

ويجوز لك مستلنا لا نلتبنا الذي انا بالتصميم واد ابقنا الضمنية فان كان هناك من

زوج نصف کا اور مادریّت کو عدم حاجب کے ساتھ ثلث کا اور پدریّت کو سدس کا استحقاق ہوتا ہو اور وجود حاجب میں مادریّت کو سدس کا اور پدریّت کو ثلث کا استحقاق ہوتا ہو اور علی کلا التقدیرین پدریّت کا سہم باعتبار قربت ہوگا اور باعتبار فرض ہوگا اور اس مقام سے دو مسئلے بحث کیے جاتے ہیں پہلا مسئلہ ہمارے نزدیک تعصیب (زائد از سہام) کا عصبہ کو وارث کرنا اور صاحبان سہام پر اس کا رد کرنا کیوجہ سے میراث ثابت نہیں ہوتی اور جبکہ فرضینہ کے بعد کچھ مال باقی رہے پس اگر کوئی وارث ایسا موجود ہو جو باعتبار درجہ مساوی ہو اور فرض نہ رکھتا ہو تو اسکو باقی مال کا استحقاق باعتبار قربت حاصل ہوگا جیسے ابویں (میت کے مان باپ) اور زوج یا زوجہ کہ اس صورت میں مادریّت کو ثلث اصل کا اور زوج یا زوجہ کو اپنے نصیب غسل (نصف و ربع) کا استحقاق حاصل ہوگا اور باقی مال پدریّت کے حوالہ کیا جائیگا کیونکہ وہ باعتبار درجہ مساوی ہو اور اس کے لیے اس حالت میں کوئی فرضینہ معین نہیں ہو اور اگر اخوة (میت کے اعمیانی یا علاقائی بھائی جو اس کے مال کے حاجب ہوتے ہیں) بھی موجود ہوں تو مادریّت کو سدس کا اور زوج کو نصف کا استحقاق ہوگا اور باقی مال پدریّت کے حوالہ کیا جائیگا اور سیطرح اگر ابویں اور ابن اور زوج مجتمع ہو جائیں تو زوج کو ربع مٹروکہ کا اور ابویں میں سے ہر ایک کو سدس مٹروکہ کا استحقاق ہوگا اور باقی مال ابن کے حوالہ کیا جائیگا ایسے کہ وہ وارث بقربت ہوتا ہو اور سیطرح اگر زوج اور دو یا کئی اخوة اخیانی (مادری بھائی یا بہنیں) اور ایک یا کئی اخوة اعمیانی (پدری و مادری بھائی یا بہنیں) یا علاقائی (پدری بھائی یا بہنیں) مجتمع ہو جائیں تو زوج کو نصف مٹروکہ کا اور اخوة اخیانی کو ثلث مٹروکہ کا استحقاق ہوگا اور باقی مال کا

میں نے

له فالف
والعز

مثالی یون

وہابی

مجلس

4 May

والله اعلم

اولا الزيد

فصل

والله اعلم

2632

هناك

کتابخانه

الحمد لله

النصف

ولاد

22

ابو الحسن

وین

附一

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

واحد
الاولاد فكل واحد
او احدى هاتين
ولو احق الابوين
حظا الا ان يكون
لهم الذكر مثل
والامان فالأول
الحق الذكور
او طبعه وارث
والباقي من اولاد
اولاد البنات
فصاعداتها
والاولاد بنات
والباقي من عليها

الامم
 والابواب
 بالسوية ان
 كما فادوا
 واما اذا
 كان معهم
 او اقات ظلال
 مثل خط
 ولو كان
 نبيهم
 الما
 الدنيا
 الابواب
 والابواب
 مع
 فلا
 واللبنت
 والالباب
 انما
 انما
 انما

والله اعلم
والمؤمنون
والصالحين

والأخاوند ان لا يكون منكم
 صباود من من صلو د
 قضاء ما عليه
 ومعهه وعيله
 رفاقه وسيفه
 بتياب بدنه
 تركه ابيه
 الحبيب من
 عبي الولد
 الثالث

ولا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام
 ولا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام
 ولا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام

مترقب نہیں ہو اور مال جوة او سکے عوض کا مکمل رکھنا ہو اور مخالفت مذہب کے نزدیک
 مال جوة کا استحقاق حاصل نہیں ہوتا لہذا او سکے مذہب کے موافق او سکوں الزام با جائیداد
 سہم اشیائے مذکورہ کے علاوہ کسی مال کا متروکہ میت میں موجود ہونا پس اگر اشیاء مذکورہ
 کے علاوہ کوئی دوسرا مال ہوگا تو ولد اکبر کا اختصاص باطل ہوگا اور ثیابائے مذکورہ پر
 حکم میراث جاری کیا جائیگا اور اگر ولد اکبر انہی ہو تو او سکوں اشیائے مذکورہ کا استحقاق ہوگا
 بلکہ اولاد کا استحقاق اولاد ذکور میں سے ولد اکبر کو حاصل ہوگا چوتھا مسئلہ جد (دادا نانا)
 اور بچہ (دادی نانی) کو احد الابوین کے ساتھ میراث میں سے کسی شخص کا استحقاق نہیں ہوتا
 لکن ابوین (میت کے مان باپ) میں سے ہر ایک کو اپنے مان باپ کے لیے سدس اصل کا
 طعام کرنا مستحب ہو بشرطیکہ او سکا نصیب سدس سے زیادہ ہو پس اگر کسی میت کے ابوین
 کی معیشت میں او سکے دادا دادی اور نانا نانی موجود ہوں تو او سکوں کو ثلث متروکہ کا
 استحقاق ہوگا اور او میں سے اوپر نصف نصیب (سدس) کا اپنے مان باپ (میت)
 نانا نانی کے لیے بالتو یہ طعام کرنا مستحب ہوگا اور اگر اون دونوں (میت کے نانا نانی)
 میں سے فقط ایک شخص موجود ہوگا تو میت کی مان پر سدس مذکور کا او سکے لیے طعام کرنا
 مستحب ہوگا اور او سکے باپ کو ثلثین کا استحقاق ہوگا اور او میں سے اوپر اصل متروکہ
 کے سدس کا اپنے مان باپ (میت کے دادا دادی) کے لیے بالتو یہ طعام کرنا مستحب ہوگا
 اور اگر اون دونوں میں سے فقط ایک شخص موجود ہوگا تو میت کے باپ پر سدس مذکور کا
 اوسے کے لیے طعام کرنا مستحب ہوگا اور اگر میت کے ابوین میں سے ایک شخص کو فقط
 سدس متروکہ حاصل ہو اور دوسرے شخص کو سدس کے علاوہ کچھ زیادتی بھی حاصل ہو تو
 استجاب طعمہ فقط صاحب زیادتی سے مخصوص ہوگا اور صاحب سدس سے استجاب طعمہ

مترقب نہیں ہو اور مال جوة او سکے عوض کا مکمل رکھنا ہو اور مخالفت مذہب کے نزدیک
 مال جوة کا استحقاق حاصل نہیں ہوتا لہذا او سکے مذہب کے موافق او سکوں الزام با جائیداد
 سہم اشیائے مذکورہ کے علاوہ کسی مال کا متروکہ میت میں موجود ہونا پس اگر اشیاء مذکورہ
 کے علاوہ کوئی دوسرا مال ہوگا تو ولد اکبر کا اختصاص باطل ہوگا اور ثیابائے مذکورہ پر
 حکم میراث جاری کیا جائیگا اور اگر ولد اکبر انہی ہو تو او سکوں اشیائے مذکورہ کا استحقاق ہوگا
 بلکہ اولاد کا استحقاق اولاد ذکور میں سے ولد اکبر کو حاصل ہوگا چوتھا مسئلہ جد (دادا نانا)
 اور بچہ (دادی نانی) کو احد الابوین کے ساتھ میراث میں سے کسی شخص کا استحقاق نہیں ہوتا
 لکن ابوین (میت کے مان باپ) میں سے ہر ایک کو اپنے مان باپ کے لیے سدس اصل کا
 طعام کرنا مستحب ہو بشرطیکہ او سکا نصیب سدس سے زیادہ ہو پس اگر کسی میت کے ابوین
 کی معیشت میں او سکے دادا دادی اور نانا نانی موجود ہوں تو او سکوں کو ثلث متروکہ کا
 استحقاق ہوگا اور او میں سے اوپر نصف نصیب (سدس) کا اپنے مان باپ (میت)
 نانا نانی کے لیے بالتو یہ طعام کرنا مستحب ہوگا اور اگر اون دونوں (میت کے نانا نانی)
 میں سے فقط ایک شخص موجود ہوگا تو میت کی مان پر سدس مذکور کا او سکے لیے طعام کرنا
 مستحب ہوگا اور او سکے باپ کو ثلثین کا استحقاق ہوگا اور او میں سے اوپر اصل متروکہ
 کے سدس کا اپنے مان باپ (میت کے دادا دادی) کے لیے بالتو یہ طعام کرنا مستحب ہوگا
 اور اگر اون دونوں میں سے فقط ایک شخص موجود ہوگا تو میت کے باپ پر سدس مذکور کا
 اوسے کے لیے طعام کرنا مستحب ہوگا اور اگر میت کے ابوین میں سے ایک شخص کو فقط
 سدس متروکہ حاصل ہو اور دوسرے شخص کو سدس کے علاوہ کچھ زیادتی بھی حاصل ہو تو
 استجاب طعمہ فقط صاحب زیادتی سے مخصوص ہوگا اور صاحب سدس سے استجاب طعمہ

لا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام
 ولا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام
 ولا يلزم ان يكون الابن من جنس الام لان الجنين يتولد من جنس الام

الادب والعلوم

الشيخ

وكان واحداً أكثر
لكن لو كان
النصف التام
والباقى الورود
فلمّا اثنتان
فان اقبلت
الفرصة
فلمّا الفاضل

فصل في الجدة
والأخت
والأم والأخت
والأخت
والأخت
والأخت

[illegible]

الباقى من
له السلام
السلام

55

استحقاق حاصل ہوگا جس طرح کہ ختین کو حاصل ہوتا تھا جنکی وجہ سے انکو قرابت میت حاصل ہوئی ہے اور اگر کلالۃ الابون (اخوة یا اخوات اسمیانی) کی اولاد موجود نہ ہو تو کلالۃ الاب (اخوة یا اخوات علاتیہ) کی اولاد انکے قائم مقام ہوگی اور برادر اخیانی یا خواہر اخیانیہ کی اولاد کو فقط سدرن کا استحقاق حاصل ہوگا اگرچہ متعدد ہوں اسلئے کہ برادر اخیانی یا خواہر اخیانیہ کا یہی نصیب ہے اور اگر اخوة اخیانی میں سے دو شخصوں کی اولاد ہو تو انکو ثلث متروکہ کا استحقاق حاصل ہوگا اور اوہین سے ہر ایک فریق کو اوہ شخص کے نصیب کا استحقاق حاصل ہوگا جس سے کہ وہ قرابت رکھتا ہو اور وہ نصیب اس فریق پر بالتقسیم کیا جائیگا پس اگر برادر اخیانی کی اولاد کے ساتھ خواہر اخیانیہ کی اولاد مجتمع ہو تو اولاد برادر کو سدرن کا استحقاق حاصل ہوگا اگرچہ دو شخص ہیں اور اولاد خواہر کو بھی سدرن کا استحقاق حاصل ہوگا اگرچہ ایک ہی شخص ہو اور اگر کلالۃ ثلثہ (کلالۃ الابون اور کلالۃ الاب و کلالۃ الام) کی اولاد مجتمع ہو تو کلالۃ الام کی اولاد کو ثلث متروکہ کا استحقاق حاصل ہوگا اور کلالۃ الابون کی اولاد کو ثلثین کا استحقاق حاصل ہوگا اور کلالۃ الاب کی اولاد ساقط ہو جائیگی اور اگر انکے ساتھ زوج یا زوجہ بھی مجتمع ہو تو اسکو اپنے نصیب اعلیٰ (نصف اور ربع) کا استحقاق ہوگا اور متقرب بالام (کلالۃ الام کی اولاد) کو ثلث اعلیٰ کا استحقاق حاصل ہوگا اگر متعدد کی اولاد ہو اور اگر ایک ہی شخص کی اولاد ہوگی تو فقط سدرن کا استحقاق حاصل ہوگا اور باقی متروکہ کا استحقاق کلالۃ الابون کی اولاد کو حاصل ہوگا خواہ زائد ہو یا ناقص ہو اور اگر کلالۃ الابون کی اولاد موجود نہ ہو تو باقی متروکہ کا استحقاق فقط کلالۃ الاب کی اولاد کو حاصل ہوگا اور اگر اولاد اخوة کے سام سے فریضہ زائد ہو جائے مثلاً کلالۃ الام کی اولاد کے ساتھ ثلث متروکہ کی اولاد بھی مجتمع ہو تو آبادہ زیادتی فریقین پر رد کیا جائیگی یا اسکا استحقاق فقط کلالۃ الاب کی اولاد کو حاصل ہوگا امین تزدہد جیسا کہ میراث اخوة کے بیان میں گذر چکا ہو اور اگر اولاد

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و لو انهم لم يجمعوا في رجل واحد منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم

اخره کے ساتھ اجداد بھی مجتمع ہوں تو اولاد اخوة کو ان کے ساتھ میراث کا استحقاق حاصل ہوگا
 جسطرح کہ خود اخوة کو حاصل ہوتا تھا جسکی کیفیت کو ہم قبل ازین بیان کر چکے ہیں تیسرا مرتبہ
 اعمام (میت کے چچا اور بھوپیان) اور احوال (میت کے مامون اور فالائین) ہوں پس
 ہم واحد کو صورت افراد میں مجموع میراث کا استحقاق حاصل ہوگا اور سبط اگر دو یا کئی
 اعمام ایسے مجتمع ہوں جو باعتبار مرتبہ آپس میں مساوی ہوں تو مال میراث ان سب بالیسویہ
 تقسیم کیا جائیگا اور میت کے عمتہ اور عمتین اور عمت کا بھی یہی حکم ہو اور اگر اعمام و عمت مجتمع ہوں
 اور میت قرابت میں باہم مساوی ہوں تو مال میراث ان سب برابر لکڑ کر مثل حظ الانثیین
 تقسیم کیا جائیگا اور متفرق ہوں اور میت قرابت میں مختلف ہوں تو متقرب بالام (عم یا عمتہ) ہوں
 کو مطلقا رحم ہوئے عمہ ایک سدس کا استحقاق حاصل ہوگا بشرطیکہ واحد ہو اور اگر دو یا زائد
 ہوں تو ان کو مطلقا اعمام ہوں یا عمت (ایک ثلث کا استحقاق حاصل ہوگا جس میں ذکر
 اور انشی مساوی ہونگے اور متقرب بالام کے بعد جو مال باقی رہیگا اسکا استحقاق متقرب
 بالابوین (اعمام و عمت اعمیانی) کو حاصل ہوگا جو اوپر لکڑ کر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا جائیگا
 خواہ واحد ہو یا دو یا زائد ہوں اور متقرب بالابوین (وہ اعمام و عمت جو طرفین سے
 قرابت رکھتے ہیں) کی موجودگی میں متقرب بالاب (وہ اعمام و عمت جو فقط باپ کی طرف سے
 قرابت رکھتے ہیں) کو میراث کا استحقاق ہوگا اور جبکہ متقرب بالابوین موجود نہ ہوں تو استحقاق
 میراث میں متقرب بالاب (اعمام و عمت علاقائی) ان کے قائم مقام ہوتے ہیں پس ابن عم
 (چچا کا بیٹا) کو معیت عم میں میراث کا استحقاق ہوگا اور اسطرح
 کسی بعد کو اقرب کے ساتھ میراث کا استحقاق نہیں ہوتا لکن اس قاعدے سے
 فقط ایک مسئلہ بالاتفاق مستثنیٰ ہو اور وہ یہ ہے کہ جب متقرب بالاب (عم علاقائی)

و لو انهم لم يجمعوا في رجل واحد منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم

واحد منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم ولا في رجلين منكم

والا فكلاد مع
الاولاد الجوان
قوله مرض شهد
لمستغوا
امر ان كان الولد
لا يجلو ولو كان
ان كان للمتي
دون الاماك
لا يكون الولد
لكن النهاية

30/12/91

الدين

دوون

عاصم

5-2194

معنی اور

٢٢٢

۴۰



ادبیات

الحمد لله

نہایت

۱۰۰

مستحق

نقد

三

میں نے

1

چ

人

三

子

五



۱۶۹۱ء
 ۱۶۹۲ء
 ۱۶۹۳ء
 ۱۶۹۴ء
 ۱۶۹۵ء
 ۱۶۹۶ء
 ۱۶۹۷ء
 ۱۶۹۸ء
 ۱۶۹۹ء
 ۱۷۰۰ء
 ۱۷۰۱ء
 ۱۷۰۲ء
 ۱۷۰۳ء
 ۱۷۰۴ء
 ۱۷۰۵ء
 ۱۷۰۶ء
 ۱۷۰۷ء
 ۱۷۰۸ء
 ۱۷۰۹ء
 ۱۷۱۰ء
 ۱۷۱۱ء
 ۱۷۱۲ء
 ۱۷۱۳ء
 ۱۷۱۴ء
 ۱۷۱۵ء
 ۱۷۱۶ء
 ۱۷۱۷ء
 ۱۷۱۸ء
 ۱۷۱۹ء
 ۱۷۲۰ء
 ۱۷۲۱ء
 ۱۷۲۲ء
 ۱۷۲۳ء
 ۱۷۲۴ء
 ۱۷۲۵ء
 ۱۷۲۶ء
 ۱۷۲۷ء
 ۱۷۲۸ء
 ۱۷۲۹ء
 ۱۷۳۰ء
 ۱۷۳۱ء
 ۱۷۳۲ء
 ۱۷۳۳ء
 ۱۷۳۴ء
 ۱۷۳۵ء
 ۱۷۳۶ء
 ۱۷۳۷ء
 ۱۷۳۸ء
 ۱۷۳۹ء
 ۱۷۴۰ء
 ۱۷۴۱ء
 ۱۷۴۲ء
 ۱۷۴۳ء
 ۱۷۴۴ء
 ۱۷۴۵ء
 ۱۷۴۶ء
 ۱۷۴۷ء
 ۱۷۴۸ء
 ۱۷۴۹ء
 ۱۷۵۰ء
 ۱۷۵۱ء
 ۱۷۵۲ء
 ۱۷۵۳ء
 ۱۷۵۴ء
 ۱۷۵۵ء
 ۱۷۵۶ء
 ۱۷۵۷ء
 ۱۷۵۸ء
 ۱۷۵۹ء
 ۱۷۶۰ء
 ۱۷۶۱ء
 ۱۷۶۲ء
 ۱۷۶۳ء
 ۱۷۶۴ء
 ۱۷۶۵ء
 ۱۷۶۶ء
 ۱۷۶۷ء
 ۱۷۶۸ء
 ۱۷۶۹ء
 ۱۷۷۰ء
 ۱۷۷۱ء
 ۱۷۷۲ء
 ۱۷۷۳ء
 ۱۷۷۴ء
 ۱۷۷۵ء
 ۱۷۷۶ء
 ۱۷۷۷ء
 ۱۷۷۸ء
 ۱۷۷۹ء
 ۱۷۸۰ء
 ۱۷۸۱ء
 ۱۷۸۲ء
 ۱۷۸۳ء
 ۱۷۸۴ء
 ۱۷۸۵ء
 ۱۷۸۶ء
 ۱۷۸۷ء
 ۱۷۸۸ء
 ۱۷۸۹ء
 ۱۷۹۰ء
 ۱۷۹۱ء
 ۱۷۹۲ء
 ۱۷۹۳ء
 ۱۷۹۴ء
 ۱۷۹۵ء
 ۱۷۹۶ء
 ۱۷۹۷ء
 ۱۷۹۸ء
 ۱۷۹۹ء
 ۱۸۰۰ء
 ۱۸۰۱ء
 ۱۸۰۲ء
 ۱۸۰۳ء
 ۱۸۰۴ء
 ۱۸۰۵ء
 ۱۸۰۶ء
 ۱۸۰۷ء
 ۱۸۰۸ء
 ۱۸۰۹ء
 ۱۸۱۰ء
 ۱۸۱۱ء
 ۱۸۱۲ء
 ۱۸۱۳ء
 ۱۸۱۴ء
 ۱۸۱۵ء
 ۱۸۱۶ء
 ۱۸۱۷ء
 ۱۸۱۸ء
 ۱۸۱۹ء
 ۱۸۲۰ء
 ۱۸۲۱ء
 ۱۸۲۲ء
 ۱۸۲۳ء
 ۱۸۲۴ء
 ۱۸۲۵ء
 ۱۸۲۶ء
 ۱۸۲۷ء
 ۱۸۲۸ء
 ۱۸۲۹ء
 ۱۸۳۰ء
 ۱۸۳۱ء
 ۱۸۳۲ء
 ۱۸۳۳ء
 ۱۸۳۴ء
 ۱۸۳۵ء
 ۱۸۳۶ء
 ۱۸۳۷ء
 ۱۸۳۸ء
 ۱۸۳۹ء
 ۱۸۴۰ء
 ۱۸۴۱ء
 ۱۸۴۲ء
 ۱۸۴۳ء
 ۱۸۴۴ء
 ۱۸۴۵ء
 ۱۸۴۶ء
 ۱۸۴۷ء
 ۱۸۴۸ء
 ۱۸۴۹ء
 ۱۸۵۰ء
 ۱۸۵۱ء
 ۱۸۵۲ء
 ۱۸۵۳ء
 ۱۸۵۴ء
 ۱۸۵۵ء
 ۱۸۵۶ء
 ۱۸۵۷ء
 ۱۸۵۸ء
 ۱۸۵۹ء
 ۱۸۶۰ء
 ۱۸۶۱ء
 ۱۸۶۲ء
 ۱۸۶۳ء
 ۱۸۶۴ء
 ۱۸۶۵ء
 ۱۸۶۶ء
 ۱۸۶۷ء
 ۱۸۶۸ء
 ۱۸۶۹ء
 ۱۸۷۰ء
 ۱۸۷۱ء
 ۱۸۷۲ء
 ۱۸۷۳ء
 ۱۸۷۴ء
 ۱۸۷۵ء
 ۱۸۷۶ء
 ۱۸۷۷ء
 ۱۸۷۸ء
 ۱۸۷۹ء
 ۱۸۸۰ء
 ۱۸۸۱ء
 ۱۸۸۲ء
 ۱۸۸۳ء
 ۱۸۸۴ء
 ۱۸۸۵ء
 ۱۸۸۶ء
 ۱۸۸۷ء
 ۱۸۸۸ء
 ۱۸۸۹ء
 ۱۸۹۰ء
 ۱۸۹۱ء
 ۱۸۹۲ء
 ۱۸۹۳ء
 ۱۸۹۴ء
 ۱۸۹۵ء
 ۱۸۹۶ء
 ۱۸۹۷ء
 ۱۸۹۸ء
 ۱۸۹۹ء
 ۱۹۰۰ء
 ۱۹۰۱ء
 ۱۹۰۲ء
 ۱۹۰۳ء
 ۱۹۰۴ء
 ۱۹۰۵ء
 ۱۹۰۶ء
 ۱۹۰۷ء
 ۱۹۰۸ء
 ۱۹۰۹ء
 ۱۹۱۰ء
 ۱۹۱۱ء
 ۱۹۱۲ء
 ۱۹۱۳ء
 ۱۹۱۴ء
 ۱۹۱۵ء
 ۱۹۱۶ء
 ۱۹۱۷ء
 ۱۹۱۸ء
 ۱۹۱۹ء
 ۱۹۲۰ء
 ۱۹۲۱ء
 ۱۹۲۲ء
 ۱۹۲۳ء
 ۱۹۲۴ء
 ۱۹۲۵ء
 ۱۹۲۶ء
 ۱۹۲۷ء
 ۱۹۲۸ء
 ۱۹۲۹ء
 ۱۹۳۰ء
 ۱۹۳۱ء
 ۱۹۳۲ء
 ۱۹۳۳ء
 ۱۹۳۴ء
 ۱۹۳۵ء
 ۱۹۳۶ء
 ۱۹۳۷ء
 ۱۹۳۸ء
 ۱۹۳۹ء
 ۱۹۴۰ء
 ۱۹۴۱ء
 ۱۹۴۲ء
 ۱۹۴۳ء
 ۱۹۴۴ء
 ۱۹۴۵ء
 ۱۹۴۶ء
 ۱۹۴۷ء
 ۱۹۴۸ء
 ۱۹۴۹ء
 ۱۹۵۰ء
 ۱۹۵۱ء
 ۱۹۵۲ء
 ۱۹۵۳ء
 ۱۹۵۴ء
 ۱۹۵۵ء
 ۱۹۵۶ء
 ۱۹۵۷ء
 ۱۹۵۸ء
 ۱۹۵۹ء
 ۱۹۶۰ء
 ۱۹۶۱ء
 ۱۹۶۲ء
 ۱۹۶۳ء
 ۱۹۶۴ء
 ۱۹۶۵ء
 ۱۹۶۶ء
 ۱۹۶۷ء
 ۱۹۶۸ء
 ۱۹۶۹ء
 ۱۹۷۰ء
 ۱۹۷۱ء
 ۱۹۷۲ء
 ۱۹۷۳ء
 ۱۹۷۴ء
 ۱۹۷۵ء
 ۱۹۷۶ء
 ۱۹۷۷ء
 ۱۹۷۸ء
 ۱۹۷۹ء
 ۱۹۸۰ء
 ۱۹۸۱ء
 ۱۹۸۲ء
 ۱

۱۰۰

الکسک

کوشش کی ہو کہ
مع ایہ ملک
فاغفہ و فغان
امان تو مات
المنق کالین
اشترایہ و عادیہ
فاغفہ و فغان
ولایہ و عادیہ
المنق
از قولہ و عادیہ
من مستحقہ ایہ
نکاح و عادیہ
اشترایہ و عادیہ
فاغفہ و فغان
لغفہ و فغان
عبد فغان
فاغفہ و فغان
اشترایہ و عادیہ
المنق
افترایہ و عادیہ
مولی الاموال
مولی الاموال
کان کل واحد
منہما

مجمع بنین ہو سکتا ہے چونکہ معتق پر اس مقام پر خود لڑکی ہو چکی وراثت نسبی حاصل ہو لہذا اوسکی وارث
نسبی ہوگی اور وارث بولا معتق ہوگی بناؤ علیہ میراث کا استحقاق اوسکی مان کے اقا کو حاصل
ہوگا سا توان مسئلہ اگر کسی شخص زید کے دو لڑکے حامد و محمود ہوں اور اون دو لون بن
سے ایک لڑکا (حامد) اپنے باپ (زید) کی میت میں کسی ملک (عمرو) کو خرید کرے بعد از ان
وہ دو لون (زید و حامد) اوس ملک (عمرو) کو آزاد کر دین توح ولا اون دو لون (زید و حامد)
بہ حاصل ہوگا پس اگر باپ (زید) وفات پائے اور اوسکے بعد معتق مذکور (عمرو) بھی
مر جائے تو اوسکی میراث کے تین ربع اوس لڑکے (حامد) کو دیئے جائینگے جسے کہ اوسکو اپنے
باپ (زید) کی میت میں خرید کیا تھا جس میں سے اوسکو نصف متروکہ کا استحقاق ولا رعیت کی
وجہ سے اور ایک ربع کا استحقاق ارث ولا رکیہ جسے حاصل ہوگا اور اوسکی میراث کا ایک
ربع دوسرے لڑکے (محمود) کو دیا جائیگا جس کا استحقاق اوسکو ارث ولا رکیہ جسے حاصل ہوگا
آنحضران مسئلہ جیکے صلب غلام (زید) سے زن معتقہ (ہندہ) کے کوئی مولود (عمرو)
پیدا ہو تو آزاد ہوگا اور اوسکا حق ولا اوس شخص (بکر) کے لیے حاصل ہوگا جسے کہ اوسکی مان
(ہندہ) کو آزاد کیا ہو اسلیے کہ وہ اوسکی مان کا منعم ہو چکیو منعم علیہ اور اوسکی اولاد پر حق ولا ثابت
ہو! پس اگر مولود مذکور (عمرو) بھی کسی ملک (خالد) کو خرید کر کے آزاد کر دے تو ملک (خالد)
کا حق ولا اوس مولود (عمرو) کو حاصل ہوگا اسلیے کہ مولود (عمرو) اوسکا منعم ہے
جسے اوسکو بدون واسطہ آزاد کیا ہو اور اوسکا حق ولا اوسکی مان کے منعم (بکر) کو حاصل
ہوگا اسلیے کہ اوسنے آزاد بنین کیا پس اگر مولود مذکور (عمرو) کا ملک معتق (خالد) اپنے
منعم (عمرو) کے باپ (زید) کو خرید کر کے آزاد کر دے تو ولا مولود (عمرو) اوسکی مان کے
منعم (بکر) سے باپ (زید) کے منعم (خالد) کی طرف منتقل ہوگی اور اون دو لون (عمرو و خالد)

[illegible]

الحوال و
مع عدم
الانذار
ان علون
الجماد
على الترتيب
الاموال
الاولى
مع عدم
الاولى
مقتل
لانه الذي
والا الامام

اور باقی متروکہ (دو ٹلٹ) کا استحقاق امام علیہ السلام کو حاصل ہوگا ایسے کہ اوسکی میت کا ادا کرنا بھی اہم ہے ہی سے متعلق ہو اور قول اہل شہر ہو اور اگر اوسکی ان اور اولاد میں سے کوئی شخص بھی موجود نہ ہو تو میراث کا استحقاق اوسکے ہمداران و خواہران اخبانی اور اونکی اولاد اور اجداد و جدات ماوری (اگرچہ بلند تر ہوں) کو برعایت اقارب فالاقرب حاصل ہوگا اور اگر ورنہ مذکورین میں سے بھی کوئی شخص موجود نہ ہو تو اوسکی میراث کا استحقاق اوسکے احوال و حالات اور اونکی اولاد میں سے اقرب فالاقرب کو حاصل ہوگا جیسا کہ میراث میں مذکور ہوا اور علیہ قربت مذکورہ میں ذکر و انہی کا سہم مساوی ہوگا ایسے کہ متقرب بالام میں مابین مذکور و اناث تفرقہ نہیں ہوتا جسکی تفصیل مذکور ہو چکی ہو اور اگر قربت ماوری میں سے کوئی وارث بھی باقی نہ رہے (اگرچہ بعید ہو) تو اوسکی میراث کا استحقاق اوسکے معق (آزاد کنندہ) کو حاصل ہوگا اور اگر معق بھی موجود نہ ہو تو اوسکی میراث کا استحقاق ضامن جریرہ کو حاصل ہوگا اور اگر ضامن جریرہ بھی موجود نہ ہو تو اوسکی میراث کا بھی استحقاق امام علیہ السلام کو حاصل ہوگا اور زوج و زوجہ کو درجات مذکورہ میں سے ہر درجہ کے ساتھ اپنے نصیب کا استحقاق ہوگا پس عدم ولد (فلا ولد) کے لڑکے یا لڑکی کا موجود ہونا کی صورت میں زوج کو نصف متروکہ اور زوجہ کو ربع متروکہ دیا جائیگا اور جو دو ولد (ولد لاعنہ) کے لڑکے یا لڑکی کا موجود ہونا کی صورت میں زوج کو ربع متروکہ اور زوجہ کو ثمن متروکہ دیا جائیگا اور جو دو ولد لاعنہ کو اپنی اولاد اور مان کی میراث کا استحقاق قطعاً حاصل ہوگا اور آیا اوسکو قربت ماوری (جیسے برادر و خواہر اخبانی اور خال و خالہ اور جد و جدہ ماوری وغیرہ) کی میراث کا بھی استحقاق ہوگا یا نہیں یہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ماصل ہوگا ایسے کہ مان کی طرف سے اوسکا نسب ثابت ہو اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اوسوقت تک ماصل نہ ہوگا جب تک کہ اوسکا باپ اوسکی ولدیت کا اقرار نہ کرے اور

و تقبيلهم على
 وفعل هذه
 المراتب برة
 الذكوة لا تقى
 سواها ان غدا
 قربة الامم
 حتى لا يتي لها
 وارث من بعد
 نبي من الانبياء
 والزوج و
 الزوجية بجان
 نصيبها مع
 كل شيء فمن
 هذا الدخا
 النصف
 للزوج وان
 للزوجة مع
 غدا والولد
 ونصف
 الثلث منه

وَمِنْهُمْ قَوْمٌ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُقَالُونَ الْغُلَامَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

میراث کے ساتھ وارث چھوڑے تو مال میراث اوپر اثاثہ تقسیم کیا جائیگا جس میں سے ایک ثلث

جد یا جدہ ماوری کو اور دو ثلث برادر اور خواہر اعیانی کو دیا جائیگا جو اوپر بالسویہ تقسیم کیا جائیگا
 اور باپ کے نسب کا اعتبار ساقط ہوگا دوسرا مسئلہ اگر ولد لعان کی مان وفات پائے
 اور اس کے سوا کوئی وارث چھوڑے تو مجموع میراث کا استحقاق اس کی واصل ہوگا
 اگر کوئی ولد لعان کے ساتھ اس کی مان کے ابویں (مان باپ) مجتمع ہوں تو ان دونوں کو متروکہ کے
 دوسرے دیئے جائینگے اور باقی مال ولد لعان کے حوالہ کیا جائیگا بشرطیکہ ذکر ہو اور اگر انشی ہو
 تو ان دونوں کو باعتبار فرضیہ متروکہ کے دوسرے کا اور ولد لعان کو باعتبار فرضیہ نصف
 متروکہ کا استحقاق ہوگا اور باقی مال (ایک سدس) اون تینوں (ولد لعان اور اس کی مان کے ابویں)
 پر انحصار تقسیم کیا جائیگا اور اگر ولد لعان کے ساتھ اس کی مان کا احد الابویں (مان باپ میں سے
 ایک شخص) مجتمع ہو تو اس کو متروکہ کا ایک سدس دیا جائیگا اور باقی مال ولد لعان کے حوالہ کیا جائیگا
 بشرطیکہ ذکر ہو اور اگر انشی ہو تو احد الابویں کو باعتبار فرضیہ متروکہ کے ایک سدس کا اور ولد لعان
 کو باعتبار فرضیہ نصف متروکہ کا استحقاق ہوگا اور باقی مال (دو سدس) اون دونوں (ولد
 اور اس کی مان کا احد الابویں) پر بار باعتبار تقسیم کیا جائیگا تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کے
 محل کی ولایت کا انکار کرے اور ماہین زن و شوہر لعان واقع ہو بعد از ان زن مذکورہ سے
 دو مولود توام پیدا ہوں تو ان دونوں میں سے ہر ایک مولود کو دوسرے مولود کی میراث
 کا استحقاق من جہا لام (مان کی طرف سے) حاصل ہوگا اور من جہہ الاب (باپ کی طرف سے)
 ان کو اس لیے کہ باپ کی طرف سے ان دونوں کا نسب بوجہ لعان منقطع ہو گیا پس اگر ان
 دونوں میں سے ایک مولود وفات پائے تو دوسرے کو باعتبار فرضیہ اس کی میراث کے
 سدس کا استحقاق ہوگا چوتھا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی سلطان کے سامنے اپنے مولود کی جنابت اور

ابوان او
 احدہما فلما
 السنان او
 احدہما
 السدس و
 الباقی لہ
 ان کان
 ذکرا
 او انشی
 فالنصف
 لکما والباقی
 لکما
 السدس و
 الباقی لکما
 ان کان
 انکرا کرے
 او ماہین
 زن و شوہر
 لعان واقع
 ہو بعد از
 ان زن
 مذکورہ
 سے دو
 مولود
 توام
 پیدا
 ہوں تو
 ان
 دونوں
 میں
 سے
 ہر
 ایک
 مولود
 کو
 دوسرے
 مولود
 کی
 میراث
 کا
 استحقاق
 من
 جہا
 لام
 (مان
 کی
 طرف
 سے)
 حاصل
 ہوگا
 اور
 من
 جہہ
 الاب
 (باپ
 کی
 طرف
 سے)
 ان
 کو
 اس
 لیے
 کہ
 باپ
 کی
 طرف
 سے
 ان
 دونوں
 کا
 نسب
 بوجہ
 لعان
 منقطع
 ہو
 گیا
 پس
 اگر
 ان
 دونوں
 میں
 سے
 ایک
 مولود
 وفات
 پائے
 تو
 دوسرے
 کو
 باعتبار
 فرضیہ
 اس
 کی
 میراث
 کے
 سدس
 کا
 استحقاق
 ہوگا
 چوتھا
 مسئلہ
 اگر
 کوئی
 شخص
 کسی
 سلطان
 کے
 سامنے
 اپنے
 مولود
 کی
 جنابت
 اور

ادون لا یؤتی عذابا من سلطان

والتجارب والاعمال
 الفصل في ميراث الرجال والنساء
 فان كان سواهما ميراث ميراث الرجال والنساء (اگر دونوں علامتیں سبق و تاخر میں
 مساوی ہوں تو او سکومیراث رجال اور میراث نساء کا استحقاق حاصل ہوگا) اور چونکہ حدیث مذکور
 مجموع میراث رجال و نساء کا ارادہ کرنا صحیح نہیں ہے لہذا ہر ایک کے نصف کا مراد لینا معین ہوگا
 اور خباب شیخ مفید اور خباب سید مرتضیٰ علیہما الرحمہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صورت مذکور ہونی سکی
 پسلیان شمار کیا جائیگی پس اگر دونوں پہلو مساوی ہوں تو او سپر احکام زن جاری کیے جائیں گے
 اور اگر دونوں پہلو مختلف ہوں تو او سپر احکام مرد جاری کیے جائیں گے جیسا کہ شرح قاضی کی
 روایت میں فعل حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی حکایت کی گئی ہے اور اون دونوں بزرگواروں
 (شیخ مفید و سید مرتضیٰ) نے روایت مذکور کے علاوہ اجماع سے بھی استدلال فرمایا ہے بلکہ روایت
 نصیحت ہے اور اجماع مدعی ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہوا اور جبکہ یہ معلوم ہو چکا ہے اگر کوئی شخص
 فقط ایک غنئی کو وارث چھوڑے تو مجموع مال کے اخذ کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر خثائی متعد
 (کئی غنئی) کو وارث چھوڑے تو قول بالفرض کی بنا پر قرعہ ڈالا جائیگا پس اگر جملہ خثائی کا ذکر ہونا
 یا جملہ اناث کا ہونا ثابت ہو تو مجموع مال و سپر بالتقسیم کیا جائیگا اور اگر اونہیں سے بعض کا ذکر
 ہوا تو بعض آخر اناث ہونا ثابت ہو تو مجموع مال و سپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا جائیگا
 اور سطح اگر عدا ضلع (پسلیوں کا شمار کرنا) کے قائل ہوں تب بھی وہی حکم ہوگا جو قرعہ میں
 مذکور ہوا اور مختار (میراث مرد و زن میں سے نصف مال کے استحقاق کا حاصل ہونا) کی بنا پر
 مال میراث میں جملہ خثائی شریک مساوی قرار دیے جائیں گے اگرچہ اونکی مقدار سو نفر ہو اسلئے کہ
 استحقاق میراث میں وہ سب مساوی ہیں اولہ اگر غنئی کے ساتھ ذکر (جسکی ذکوریت کا یقین حاصل ہو)
 مجتمع ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ذکر کو چار سہوں کا استحقاق اور غنئی کو تین سہوں کا استحقاق
 حاصل ہوگا اسلئے کہ نصیب ذکر چار سہم ہو جبکہ نصف دو سہم ہوا اور نصیب انثی دو سہم ہی

ضعیفہ و
 الاجماع
 لم یحققہ
 اذا عرف
 ذلك فان
 انظر دامن
 المال وان
 كانوا اكثر
 فملى القول
 بالقرع
 فان كان
 بعضہم اناثا
 فملى القول
 بالذکر
 فان كان
 بعضہم ذکرا
 فملى القول
 بالانثیین
 فان كان
 بعضہم ذکرا
 فملى القول
 بالانثیین
 فان كان
 بعضہم ذکرا
 فملى القول
 بالانثیین

فان كان سواهما ميراث ميراث الرجال والنساء (اگر دونوں علامتیں سبق و تاخر میں
 مساوی ہوں تو او سکومیراث رجال اور میراث نساء کا استحقاق حاصل ہوگا) اور چونکہ حدیث مذکور
 مجموع میراث رجال و نساء کا ارادہ کرنا صحیح نہیں ہے لہذا ہر ایک کے نصف کا مراد لینا معین ہوگا
 اور خباب شیخ مفید اور خباب سید مرتضیٰ علیہما الرحمہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صورت مذکور ہونی سکی
 پسلیان شمار کیا جائیگی پس اگر دونوں پہلو مساوی ہوں تو او سپر احکام زن جاری کیے جائیں گے
 اور اگر دونوں پہلو مختلف ہوں تو او سپر احکام مرد جاری کیے جائیں گے جیسا کہ شرح قاضی کی
 روایت میں فعل حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی حکایت کی گئی ہے اور اون دونوں بزرگواروں
 (شیخ مفید و سید مرتضیٰ) نے روایت مذکور کے علاوہ اجماع سے بھی استدلال فرمایا ہے بلکہ روایت
 نصیحت ہے اور اجماع مدعی ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہوا اور جبکہ یہ معلوم ہو چکا ہے اگر کوئی شخص
 فقط ایک غنئی کو وارث چھوڑے تو مجموع مال کے اخذ کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر خثائی متعد
 (کئی غنئی) کو وارث چھوڑے تو قول بالفرض کی بنا پر قرعہ ڈالا جائیگا پس اگر جملہ خثائی کا ذکر ہونا
 یا جملہ اناث کا ہونا ثابت ہو تو مجموع مال و سپر بالتقسیم کیا جائیگا اور اگر اونہیں سے بعض کا ذکر
 ہوا تو بعض آخر اناث ہونا ثابت ہو تو مجموع مال و سپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا جائیگا
 اور سطح اگر عدا ضلع (پسلیوں کا شمار کرنا) کے قائل ہوں تب بھی وہی حکم ہوگا جو قرعہ میں
 مذکور ہوا اور مختار (میراث مرد و زن میں سے نصف مال کے استحقاق کا حاصل ہونا) کی بنا پر
 مال میراث میں جملہ خثائی شریک مساوی قرار دیے جائیں گے اگرچہ اونکی مقدار سو نفر ہو اسلئے کہ
 استحقاق میراث میں وہ سب مساوی ہیں اولہ اگر غنئی کے ساتھ ذکر (جسکی ذکوریت کا یقین حاصل ہو)
 مجتمع ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ذکر کو چار سہوں کا استحقاق اور غنئی کو تین سہوں کا استحقاق
 حاصل ہوگا اسلئے کہ نصیب ذکر چار سہم ہو جبکہ نصف دو سہم ہوا اور نصیب انثی دو سہم ہی

اس صورت میں اصل فرضیہ (چھ) کے نصف (تین) کا استحقاق بنت کو اور اصل فرضیہ کے دوسرے (دو) کا استحقاق ابوبن کو حاصل ہوگا جسکا مجموعہ پانچ ہوتا ہے اور ایک سہم جو باقی رہا وہ اپنے خاٹھارہ کیا جائیگا پس دس کے مخرج یعنی پانچ کو دوسرے کے مخرج یعنی چھ میں ضرب کیا تیس سہم حاصل ہوئے جن میں سے ابوبن کو ایک تقدیر (خفیہ) کا ذکر فرض کرنا) پر دس سہمون کا استحقاق اور دوسری تقدیر (ظنی) کا اتنی فرض کرنا) پر باعتبار فرض دو دواڑہ سہمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور دونوں تقدیروں کے حاصل کا مجموعہ بائیس سہم ہوگا پس ابوبن کو اس کے نصف یعنی گیارہ سہم دیئے جائینگے اور خفیہ کو ایک تقدیر (اوسکا ذکر فرض کرنا) پر تیس سہمون کا استحقاق اور دوسری تقدیر (اوسکا اتنی فرض کرنا) پر اٹھارہ سہمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور دونوں تقدیروں کے حاصل کا مجموعہ اڑتیس سہم ہوگا پس خفیہ کو اس کے نصف یعنی انیس سہم دیئے جائینگے اور اگر ابوبن کے ساتھ دوا کی خفیہ مجموعہ ہوں تو ابوبن اصل مشرکہ کے دوسرے دیئے جائینگے اور باقی مال خشیہ (دو خفیہ) کے حوالے کیے جائیں گے پس اس صورت میں اصل فرضیہ چھ سہم قرار پائیگا جس میں سے ابوبن کو دس سہمون کا استحقاق اور ہر ایک خفیہ کو ہر تقدیر دس سہمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور ہر مقام پر دونوں کا ایسے کہ اگر دونوں خفیہ اتنی ہوں تو ان کو باعتبار فرض تیس کا استحقاق سنا اور ثلث باقی ابوبن کو دیا جائیگا اور اگر دونوں خفیہ ذکر ہوئے تو ابوبن کو باعتبار فرض دس کا استحقاق اور دونوں خفیہ کو باعتبار قرابت باقی مال (چار سہم) کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر ایک خفیہ اتنی ہو اور دوسرا ذکر نہ اتے ابوبن کو دوسرے کا استحقاق ہوگا اور باقی مال دونوں خفیہ کے حوالہ کیا جائیگا اور اگر دو خفیہ کے ساتھ احد الابوبن (میت) کے مان باپ میں سے ایک شخص متبع ہو تو احد الابوبن کو ایک تقدیر (دونوں خفیہ) کا ذکر ہونا با ایک کا ذکر اور دوسرے کا اتنی ہونا ہر ایک کے

ملک کی سب سے اونگھنے والی لڑکی

وینفخ صلا الزمان
ناتجیح علیہ
الشیافہ فی مسئلہ
رسان اور زبان علی
خود و احدی دونوں
احدہا فان انتہا
نہما واحد و جانبہ
احدہما انما انسان
الثالث تقلیل برکت
اد و تسبیح کرنا
بوسطہ حق و حق
بجانب حق و حق
وینفخ صلا الزمان
ناتجیح علیہ
الشیافہ فی مسئلہ
رسان اور زبان علی
خود و احدی دونوں
احدہا فان انتہا
نہما واحد و جانبہ
احدہما انما انسان
الثالث تقلیل برکت
اد و تسبیح کرنا
بوسطہ حق و حق
بجانب حق و حق

تحریر کیا جائے اور دونوں رقعہ باہم مخلوط کر دیے جائیں اور یہ دعا پڑھی جائے اللھم
انت اللہ لا الہ الا انت عالم الغیب والشہادۃ انت غلکم بین عبادک فیما کان فی
فیہ یختلفون بین لنا امر ہذا المولود کیف یودث ما فرضت لہ فی الکتاب
بعد ازان ایک رقعہ کا استخراج کرے پس اگر عبد اللہ خارج ہو تو شخص مذکور کو مر کی میراث
دی جائے اور اگر امۃ اللہ خارج ہو تو اسکو عورت کی میراث دی جائے دوسرے مسئلہ
اگر کسی شخص کی حقود احد (ایک کمر) پر دوسرا دوسرا بدن موجود ہوں تو اون دونوں میں
ایک شخص بیدار کیا جائے پس اگر دونوں بیدار ہو جائیں نو وہ دونوں درہل ایک شخص
قرار دیا جائیگا اور اگر ایک ہی شخص بیدار ہو اور دوسرا سوتا ہے تو وہ دونوں شخص
شمار کیے جائینگے تیسرا مسئلہ اگر کوئی حل زندہ پیدا ہو تو اسکو میراث کا استحقاق ہوگا اور
اسطرح اگر کوئی حل ساقط ہو جائے اور بعد سقوط ایسی حرکت کرے جو احیاء میں ہوتی ہو
تب بھی اسکو میراث کا استحقاق ہوگا خواہ کسی خیات (ضرب لگانا) سے ساقط ہوا ہو
یا بدن خیات اور اگر نصف حل زندہ خارج ہو اور نصف باقی مردہ خارج ہو تو اسکو
میراث کا استحقاق ہوگا اور اسطرح اگر کوئی حل خارج ہونے کے بعد ایسی حرکت کرے جہاں قرار
حیات پر دلالت نہ کرتی ہو جیسے حرکت مذبح تب بھی اسکو میراث کا استحقاق ہوگا اور
روایت ربیع بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہوا ہے کہ جب محل میں خارج
ہونے کے بعد حرکت مینہ موجود ہو تو وہ وارث اور مورث قرار دیا جائیگا اور
اسطرح روایت ابو بصیر بن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہوا ہے اور
محل کا موت مورث کے وقت زندہ ہونا شرط نہیں ہے پس اگر کوئی حل موت و اطمحی جاع کر نبوالا
سے چھ مینے کے بعد پیدا ہو تو اسکو میراث و اطمحی کا استحقاق حاصل ہوگا اور اسطرح اگر کوئی حل

وینفخ صلا الزمان
ناتجیح علیہ
الشیافہ فی مسئلہ
رسان اور زبان علی
خود و احدی دونوں
احدہا فان انتہا
نہما واحد و جانبہ
احدہما انما انسان
الثالث تقلیل برکت
اد و تسبیح کرنا
بوسطہ حق و حق
بجانب حق و حق
وینفخ صلا الزمان
ناتجیح علیہ
الشیافہ فی مسئلہ
رسان اور زبان علی
خود و احدی دونوں
احدہا فان انتہا
نہما واحد و جانبہ
احدہما انما انسان
الثالث تقلیل برکت
اد و تسبیح کرنا
بوسطہ حق و حق
بجانب حق و حق

الوالموت
اشھد ان لا
الوالموت

موت و اہلی سے نو مینے کے بعد پیدا ہوتا ہے بھلی و سکو میراث کا استحقاق حاصل ہوگا بشرطیکہ
اوسکی ان کے کسی دوسرے شہر سے عقد نکاح ہو و الا اوس محل کے مولود و اہلی ہونے کا یقین ہوگا
چوتھا مسئلہ جبکہ کوئی میت ابوبن (مان باپ) یا احد ہا (دونوں میں سے ایک شخص) اور
زوج یا زوجہ کے ساتھ کسی محل کو بھی ارث چھوڑے تو صاحبان فروض میں سے ہر شخص اوسکا
وہ نصیب لے لیا جائیگا جسکا استحقاق اوسکو ہر حال (خواہ محل ذکر ہو یا اثنی ہوتا ہو یا متعدد)
میں حاصل ہو اور باقی مال کا محفوظ رکھنا لازم ہوگا پس اگر محل مذکور مردہ پیدا ہو تو ہر وارث
کا نصیب کامل کر دیا جائیگا اور اگر زندہ پیدا ہو تو اسقدر مال مولود کے حوالہ کیا جائیگا
جسقدرکہ وہ مستحق ہو پس اگر مال محفوظ میں سے حصہ مولود کے بعد کچھ مال باقی رہا تو صاحبان
فروض پر حصہ تقسیم کیا جائیگا پانچواں مسئلہ شیخ الطائفہ رحمہ نے فرمایا کہ اگر کوئی میت
محل کے ساتھ ابن موجود کو وارث چھوڑے تو ابن موجود کو ثلث متروکہ دیا جائیگا اور دو ثلث
محل کے واسطے احتیاطاً محفوظ رکھنا لازم ہوگا اسلئے کہ محل مذکور کا دو ابن ہونا محتمل ہے جسکا
و ثلث ہوتا ہے اور دو ثلث سے زائد کا محفوظ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ جانب کثرت میں اعتبار
غالب دو ہی مولود پیدا ہوتے ہیں اور دوسے زائد کے پیدا ہونیکا احتمال نادر ہو لہذا
اوسکے لیے حصہ کا احتیاطاً باقی رکھنا لازم ہوگا اور اگر کوئی میت بنت موجودہ کے ساتھ
محل کی ارث چھوڑے تو بنت موجودہ کو خمس متروکہ دیا جائیگا اور چار خمس کا محل کیواسطے محفوظ رکھنا
لازم ہوگا اور یہ قول خوب ہے چھپٹا مسئلہ اگر کوئی جنین اپنی مان کے شکم میں کسی شخص کی جہت
سے ہلاک ہو جائے تو اوسکی میت کا استحقاق اوسکے مان باپ کو حاصل ہوگا اور اگر مان باپ
موجود نہ ہو تو اوسکا استحقاق متقرب بالابوبن (جو طرفین سے قرابت رکھتا ہو) کو حاصل ہوگا
اور اگر متقرب بالابوبن بھی موجود نہ ہو تو اوسکا استحقاق متقرب بالاب (جو باپ کے طرف سے قرابت رکھتا ہو)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والله اعلم
الاعلى
وما
الحق

فوائد جبارية

وَأَمَّا أَنْتُمْ فَيُحِبُّكُمْ

الادنى والحدىث

١٠٠

قال الشيخ جعفر بن محمد

کتابخانه

الحمل المنشاق


فانما هو

الموجود في

الحمد لله

دیده بعین زلف

جميعا الوفاة



من له
والصالحين
والسبب
الحاكمين
بن عبد الوهم
وتابعيه
من يوشه
والسبب
وفاسد والسبب
الصالحين
هو
فصل في شأن
من القدماء
من تابعوه
هو مذهب
شيخنا الميرزا
وهو حسن
والشيخ أبو جعفر
هو
فاسد هما
ما

جسے شریعت اسلام میں نکاح کرنا حرام ہے اور کبھی اون عورتوں سے نکاح کر لیتا ہے جسے شریعت اسلام میں نکاح کرنا حلال ہے جسکی وجہ سے اسکے لیے نسب صحیح اور فاسد اور سبب صحیح اور فاسد مجتمع ہو جاتا ہے اور فاسد سے وہ سبب یا نسب مراد ہو جو ہمارے نزدیک بوجہ نکاح محرم حاصل ہوا ہو اور وہ نسب یا سبب مراد انہیں ہو جو مجوس کے نزدیک بوجہ نکاح محرم حاصل ہوا ہو مثلاً اگر کوئی مجوسی اپنی ماں سے نکاح کرے اور اسکے مولود پیدا ہو تو مولود کا نسب اور ماں کی زوجیت کا سبب فاسد ہوگا اور ہمارے جملہ علماء نے نسب صحیح اور سبب صحیح کے ساتھ مجوسی کے وارث قرار دینے پر اتفاق کیا ہے اور آیا فاسد کے ساتھ بھی اسکا وارث قرار دینا صحیح ہوگا یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ مجوسی کا فقط نسب صحیح اور سبب صحیح کے ساتھ وارث قرار دینا صحیح ہوگا اور فاسد کے ساتھ وارث قرار دینا مطلقاً (نسب ہو سبب) صحیح ہوگا اور یہی قول یونس بن عبد الرحمن اور ان کے متابعین سے منقول ہوا ہے اور بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ مجوسی کا نسب میں صحیح اور فاسد دونوں کے ساتھ اور سبب میں فقط صحیح کے ساتھ وارث قرار دینا صحیح ہوگا اور سبب فاسد کے ساتھ وارث قرار دینا صحیح ہوگا اور اسی قول کو فضل بن شاذان نیشاپوری (جو غلبہ قدر ہیں) اور ان کے متابعین نے اختیار فرمایا ہے اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ قول خوب ہے اور جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ مجوسی کا ہر ایک نسب و سبب کے ساتھ وارث قرار دینا صحیح ہوگا خواہ صحیح ہو یا فاسد ہو اور اس قول کی بنا پر اگر کسی مجوسی میں دو سبب فاسد مجتمع ہو جائیں تو اسکو دونوں کی وجہ سے میراث دیا جائیگا مثلاً اگر کوئی مجوسی وفات پائے اور اپنی ماں کو جو اسکی زوجہ ہو وارث چھوڑے اور کوئی مولود موجود نہ ہو تو اسکا نصیب علاقہ زوجیت کی وجہ سے ربع متروکہ اور علاقہ اموال کی وجہ سے اہل متروکہ کا ثلث

من أصل
تعبير الاسومة
الولد النض
وهو الرشح مع عذر
طافيه بالرجعية
فما مثل الرشح
لو احدث رشح
لو ابيض الامان
على هذا القول

فرض کیا کہ ایک عدد کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا اور صورت ثانیہ میں فقط اس
 فریق کا جزو دفعی کی طرف رو کر تامعین ہوگا جبکہ عدد اور سهام میں توافق ہے اور
 دوسرے فریق کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا بعد ازان یا اعداد متماثل ہونگے یا متماثل
 یا متوافق یا متباين اگر تباين ہوں تو دونوں میں سے ایک فریق پر اقتصار کرنا
 معین ہوگا مثلاً دو برابر اعبانی کے ساتھ دو برابر اخیا فی تمیج ہوں تو اصل فرضیہ میں عدد
 ہوگا جو ہر دوں کے مشترک منہیں ہو سکتا پس اس صورت میں احد العدین یعنی دو کا اصل فرضیہ
 یعنی تین میں ضرب دینا معین ہوگا جس کا حاصل چھ ہوتا ہے جس میں سے برابران اخیا فی کو
 دو سمون کا استحقاق اور برابران اعبانی کو چار سمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر
 دو نون عدد دونوں میں داخل ہو تو اقل کا سا قطر کرنا اور عدد اکثر کا اصل فرضیہ میں ضرب
 دینا معین ہوگا جس سے نتیجہ ہو جائیگا مثلاً تین برابر اور داری اور چھ برابر داری نتیجہ
 ہوں تو اصل فرضیہ میں ہوگا جو فریقین پر تنکسر ہو اور ایک فریق دوسرے فریق کا
 نصف ہو اور دونوں عدد متداخل ہوں پس عدد اکثر یعنی چھ کا اصل فرضیہ یعنی تین میں ضرب
 کرنا لازم ہوگا جس کا حاصل اربعہ حاصل ہوتے ہیں جن میں سے برابران اعبانی داری کوئی کس
 دو کے حساب سے چھ سمون دے جائیگے اور برابران اعبانی کوئی کس دو کے حساب سے
 چار سمون دے جائیگے اور اگر دونوں عدد میں توافق ہو تو ایک عدد کے وفق کا دوسرے
 عدد میں ضرب دینا اور حاصل ضرب کا اصل فرضیہ میں ضرب دینا معین ہوگا مثلاً چار
 اور اربعہ کے ساتھ چھ بجائیوں کا اجتماع فرض کیا جائیگا تو اصل فرضیہ چار ہوگا جو بدین
 تقسیم منہیں ہو سکتا اور فریقین کے عدد یعنی چار اور چھ میں توافق بالنصف ہو پس ایک عدد
 کے نصف کا دوسرے عدد میں ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل بارہ سمون ہوتا ہے جو اصل فرضیہ

فرض کیا کہ ایک عدد کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا اور صورت ثانیہ میں فقط اس
 فریق کا جزو دفعی کی طرف رو کر تامعین ہوگا جبکہ عدد اور سهام میں توافق ہے اور
 دوسرے فریق کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا بعد ازان یا اعداد متماثل ہونگے یا متماثل
 یا متوافق یا متباين اگر تباين ہوں تو دونوں میں سے ایک فریق پر اقتصار کرنا
 معین ہوگا مثلاً دو برابر اعبانی کے ساتھ دو برابر اخیا فی تمیج ہوں تو اصل فرضیہ میں عدد
 ہوگا جو ہر دوں کے مشترک منہیں ہو سکتا پس اس صورت میں احد العدین یعنی دو کا اصل فرضیہ
 یعنی تین میں ضرب دینا معین ہوگا جس کا حاصل چھ ہوتا ہے جس میں سے برابران اخیا فی کو
 دو سمون کا استحقاق اور برابران اعبانی کو چار سمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر
 دو نون عدد دونوں میں داخل ہو تو اقل کا سا قطر کرنا اور عدد اکثر کا اصل فرضیہ میں ضرب
 دینا معین ہوگا جس سے نتیجہ ہو جائیگا مثلاً تین برابر اور داری اور چھ برابر داری نتیجہ
 ہوں تو اصل فرضیہ میں ہوگا جو فریقین پر تنکسر ہو اور ایک فریق دوسرے فریق کا
 نصف ہو اور دونوں عدد متداخل ہوں پس عدد اکثر یعنی چھ کا اصل فرضیہ یعنی تین میں ضرب
 کرنا لازم ہوگا جس کا حاصل اربعہ حاصل ہوتے ہیں جن میں سے برابران اعبانی داری کوئی کس
 دو کے حساب سے چھ سمون دے جائیگے اور برابران اعبانی کوئی کس دو کے حساب سے
 چار سمون دے جائیگے اور اگر دونوں عدد میں توافق ہو تو ایک عدد کے وفق کا دوسرے
 عدد میں ضرب دینا اور حاصل ضرب کا اصل فرضیہ میں ضرب دینا معین ہوگا مثلاً چار
 اور اربعہ کے ساتھ چھ بجائیوں کا اجتماع فرض کیا جائیگا تو اصل فرضیہ چار ہوگا جو بدین
 تقسیم منہیں ہو سکتا اور فریقین کے عدد یعنی چار اور چھ میں توافق بالنصف ہو پس ایک عدد
 کے نصف کا دوسرے عدد میں ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل بارہ سمون ہوتا ہے جو اصل فرضیہ

فرض کیا کہ ایک عدد کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا اور صورت ثانیہ میں فقط اس
 فریق کا جزو دفعی کی طرف رو کر تامعین ہوگا جبکہ عدد اور سهام میں توافق ہے اور
 دوسرے فریق کا بمالہ باقی رکھنا لازم ہوگا بعد ازان یا اعداد متماثل ہونگے یا متماثل
 یا متوافق یا متباين اگر تباين ہوں تو دونوں میں سے ایک فریق پر اقتصار کرنا
 معین ہوگا مثلاً دو برابر اعبانی کے ساتھ دو برابر اخیا فی تمیج ہوں تو اصل فرضیہ میں عدد
 ہوگا جو ہر دوں کے مشترک منہیں ہو سکتا پس اس صورت میں احد العدین یعنی دو کا اصل فرضیہ
 یعنی تین میں ضرب دینا معین ہوگا جس کا حاصل چھ ہوتا ہے جس میں سے برابران اخیا فی کو
 دو سمون کا استحقاق اور برابران اعبانی کو چار سمون کا استحقاق حاصل ہوگا اور اگر
 دو نون عدد دونوں میں داخل ہو تو اقل کا سا قطر کرنا اور عدد اکثر کا اصل فرضیہ میں ضرب
 دینا معین ہوگا جس سے نتیجہ ہو جائیگا مثلاً تین برابر اور داری اور چھ برابر داری نتیجہ
 ہوں تو اصل فرضیہ میں ہوگا جو فریقین پر تنکسر ہو اور ایک فریق دوسرے فریق کا
 نصف ہو اور دونوں عدد متداخل ہوں پس عدد اکثر یعنی چھ کا اصل فرضیہ یعنی تین میں ضرب
 کرنا لازم ہوگا جس کا حاصل اربعہ حاصل ہوتے ہیں جن میں سے برابران اعبانی داری کوئی کس
 دو کے حساب سے چھ سمون دے جائیگے اور برابران اعبانی کوئی کس دو کے حساب سے
 چار سمون دے جائیگے اور اگر دونوں عدد میں توافق ہو تو ایک عدد کے وفق کا دوسرے
 عدد میں ضرب دینا اور حاصل ضرب کا اصل فرضیہ میں ضرب دینا معین ہوگا مثلاً چار
 اور اربعہ کے ساتھ چھ بجائیوں کا اجتماع فرض کیا جائیگا تو اصل فرضیہ چار ہوگا جو بدین
 تقسیم منہیں ہو سکتا اور فریقین کے عدد یعنی چار اور چھ میں توافق بالنصف ہو پس ایک عدد
 کے نصف کا دوسرے عدد میں ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل بارہ سمون ہوتا ہے جو اصل فرضیہ

فربسنت مثل ابون اخی باله فظالسیدین واحمد ممبر مع من له سیدان مع من له

فائدہ الیٰ بنی اخوة
 فائدہ اخوة
 فائدہ اخوة
 تضرب غریب
 سهام الرد
 فی اصل الوضیة
 و مشکل احد
 الابون و بنین
 فاضل و الفضل
 بد و اخماس
 تضرب غریب
 فائدہ الیٰ بنی اخوة
 فائدہ اخوة
 فائدہ اخوة
 تضرب غریب
 سهام الرد
 فی اصل الوضیة
 و مشکل احد
 الابون و بنین
 فاضل و الفضل
 بد و اخماس
 تضرب غریب
 فائدہ الیٰ بنی اخوة
 فائدہ اخوة
 فائدہ اخوة
 تضرب غریب
 سهام الرد
 فی اصل الوضیة
 و مشکل احد
 الابون و بنین
 فاضل و الفضل
 بد و اخماس
 تضرب غریب

ابون کو دوسدس یعنی دو کا استحقاق ہوگا اور بنت کو نصف یعنی تین کا استحقاق اور ایک سہم
 حاصل ہے گاہے اگر اخوة میت (جو حاجب ام ہوں) موجود ہوں تو باقی (ایک سہم) کا
 مجموعہ ورفہ پر خاٹاں رو کر نامعین ہوگا لہذا روکے پانچ سہم کا اصل فرضہ یعنی چھ میں
 ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل تیس سہم ہوتا ہو او سہم سے ابون کو دوسدس یعنی دس
 سہم کا استحقاق اور بنت کو نصف یعنی پندرہ سہم کا استحقاق حاصل ہوگا اور
 باقی پانچ سہم سے تین سہم کا بنت کے حوالہ کرنا اور دوسہم کا ابون کے حوالہ کرنا لازم ہوگا
 اور اگر اخوة میت موجود ہوں تو باقی کا ارباعاً رو کر نامعین ہوگا لہذا روکے چار سہم کا
 اصل فرضہ یعنی چھ میں ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل چوبیس سہم ہوتا ہو او سہم سے
 ابون کو دوسدس یعنی آٹھ سہم کا استحقاق اور بنت کو نصف یعنی بارہ سہم کا
 استحقاق حاصل ہوگا اور باقی چار سہم میں سے تین سہم کا بنت کے حوالہ کرنا اور ایک سہم کا
 اب کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور مسئلہ دین ضابطہ یہ ہو کہ اصل فرضہ میں سهام رد ضرب
 کیے جائیں اور حاصل ضرب سے فرضہ کی تصحیح کی جائے اور یہ طرہ اگر احد الابون اور
 بنین یا بنات مجتمع ہوں تو فاضل او پراخاٹاں رو کیا جائیگا پس سهام رد یعنی پانچ کا اصل فرضہ
 یعنی چھ میں ضرب دینا معین ہوگا اور حاصل ضرب یعنی تیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی پس احد الابون
 کو پانچ کا استحقاق اور بنین یا بنات کو تین کا استحقاق حاصل ہوگا اور باقی پانچ میں سے
 چار کا بنین پر رو کرنا اور ایک کا احد الابون پر رو کرنا لازم ہوگا اور یہ طرہ اگر ایک
 کلالہ الام اور ایک خواہر عیانی یا علاتی مجتمع ہوں تو علی الام و دونوں پر ارباعاً رو
 کیا جائیگا اور فقط خواہر عیانی یا علاتی سے رو کا اختصاص ہوگا اور یہ طرہ اگر دو کلالہ الام
 کے ساتھ ایک اخت عیانی یا علاتی مجتمع ہو تو خاٹاں رو کیا جائیگا پس سهام رد یعنی چار یا پانچ کا اصل فرضہ

خیر

یعنی چھ مین ضرب وینا معین ہوگا اور محل ضرب یعنی چھ مین بائیں سے مسئلہ صحیح ہوگا
 و و ر مقصد مناسبات کے بیان میں مناسخہ بروزن مفاعله نسخ سے اخذ ہو
 جو باعتبار لغت نقل و ابطال میں متعلیٰ ہے اور نسخ سے اس مقام پر ہماری یہ مراد ہو کہ کوئی انسان
 مرجائے اور اسکا مشرکہ تقسیم کیا جائے بعد ازان اس کے بعض ورثہ بھی وفات پائیں اور
 باقی ورثہ کو کیسہ سے فریضتین (دو فریضے) کا اصل واحد کے ساتھ بدون تقسیم کرنا مقصود
 اور اس کے استخراج کا طریقہ یہ ہو کہ میت اول کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور اس کے مشرکہ میں
 میت دوم کے لیے ایسا حصہ مقرر کیا جائے جو اس کے وارثوں پر بدون کسر تقسیم ہو پس اگر
 میت دوم کے ورثہ دو یا خاص ہوں جو میت دوم کے وارث تھے اور قیمت میں اختلاف نہ
 تو اوپر فریضہ واحد کا حکم جاری کیا جائیگا اور میت دوم کا بن لحدیکن قرار دیا جائیگا اور
 باقی ورثہ پر مجموع ترکہ تقسیم کر دیا جائیگا مثلاً کوئی شخص تین بھائی اور تین بیٹوں کو وارث چھوڑ کر
 وفات پائے اور حبلہ بھائی بہنیں جنت قرابت میں متحد ہوں جیسے اون سب کا اعیان فی مطلق
 یا خجانی ہونا اور اگر ایک بھائی وفات پائے بعد ازان دوسرا بھائی مرجائے اس کے بعد ایک بہن
 وفات پائے بعد ازان دوسری بہن مرجائے اور فقط ایک بھائی اور ایک بہن باقی ہے پس
 اس صورت میں جملہ موتی (مردے) کا مجموع مال اون دونوں پر اٹھانا تقسیم کیا جائیگا بشرطیکہ وہ
 دونوں اعیان یا علاتی ہوں اور اگر خجانی ہوں تو مجموع مال اون دونوں پر بالتسوی تقسیم
 کیا جائیگا اور اختلاف کی گئی صورتیں میں پہلی صورت فقط جنت استحقاق کا مختلف ہونا
 مثلاً کوئی شخص اپنے تین اولوں کو وارث چھوڑ کر وفات پائے بعد ازان ایک لڑکا مرجائے
 اور فقط دونوں بھائیوں کو وارث چھوڑے پس اس صورت میں اگرچہ دونوں میتوں کے
 ورثہ متحد ہیں لیکن جنت استحقاق مختلف ہو اس لیے کہ جنت استحقاق فریضہ اولیٰ میں بتوں (ولایت)

بوت بعضی امور
 و تعلق ان امور
 بقصر الفرضیہ
 من اصل واحد
 مطلق ذلک
 ان صحیح مسئلہ
 ہوا و یعمل
 لثانی ذلک
 نصیب از اقسام
 علی من شہد
 من غیر شہد
 و ان کان ورثہ
 و ورثہ الاموال
 اختلاف فی القسمۃ
 کات کا الفریضۃ
 الواحدۃ مثل
 اخوات ثلثہ و احوال
 ثلث من جہتہ
 واحدۃ قمارت
 احد الاخوة
 قمارت الاخ
 قمارت احد
 الاخوات

الاستحقاق مختلف و لہ الاموالیۃ اختلاف الاموالیۃ مختلف

معین ہوگا) اور میت دوم کا وفق ضرب نہ دیا جائیگا) اور حاصل ضرب سے دونوں فریقے صحیح ہو جائیں گے مثلاً کوئی شخص زوج کے ساتھ دو برادر اخوانی اور دو برادر اعیانی کو وارث چھوڑے بعد ازان زوج بھی وفات پائے اور ایک ابن اور دو بنت کو وارث چھوڑے پس اس صورت میں فرضیہ اولیٰ چھ قرار پائیگا اس لیے کہ نصف (حصہ زوج) کا خارج دو ہوا و ثلث (حصہ برادران اخوانی و اعیانی) کا خارج تین ہو گا جس کا حاصل ضرب چھ ہوتا ہو جس کے یعنی تین سهموں کا استحقاق زوج کو اور اس کے ثلث یعنی دو کا استحقاق برادران اخوانی کو حاصل ہوگا اور باقی ایک سهم برادران اعیانی کو دیا جائیگا جو اوپر منکر ہوندا ان کے عدد یعنی دو کا اصل فرضیہ یعنی چھ میں ضرب کرنا معین ہوگا جس کا حاصل بارہ سهم ہوتے ہیں جس کے نصف یعنی چھ کا استحقاق زوج کو اور اس کے ثلث یعنی چار کا استحقاق برادران اخوانی کو حاصل ہوگا اور باقی دو سهم فی کس ایک سهم کے حساب سے برادران اعیانی پر تقسیم کیے جائیں گے اور زوج کا حصہ یعنی چھ اس کے ورثہ (ولد اور بنتین) پر منکر ہوتا ہو کیونکہ اس کے ورثہ کے چار سهم (دو سهم بنتین کے اور دو سهم ابن کے) ہیں جن پر چھ کا بطور صحیح منقسم ہوتا واضح ہوا اور چار اور چھ میں توافق بالتصف ہو پس فرضیہ ثانیہ (چار) کے نصف یعنی دو کا فرضیہ اولیٰ یعنی بارہ میں ضرب دینا لازم ہوگا جس کا حاصل چوبیس سهم ہوتا ہو جس سے دونوں فرضیہ صحیح ہو جائیں گے پس فرضیہ اولیٰ میں ہر ایک وارث کو جو حصہ ہم پہنچا تھا اس کو دو میں ضرب دیکر اخذ کریگا بناؤ اعلیٰ چونکہ برادران اخوانی کو فرضیہ اولیٰ سے چار سهم حاصل ہوئے تھے لہذا ان کو آٹھ سهم (ثلث فرضیہ کا استحقاق حاصل ہوگا جو چار اور دو کے ضرب دینے کے بعد حاصل ہوئے ہیں اور برادران اعیانی کو فرضیہ اولیٰ سے دو سهم حاصل ہوئے تھے لہذا ان کو چار سهم کا استحقاق حاصل ہوگا جو دو میں ضرب دینے کے بعد حاصل ہوئے ہیں اور

مجتبىٰ
نشان

الشيخ
الحسين

شک و شک

سیدنا و سیدتی

مجلس
مجلس

خلف ابنہ

وہابی

فانظر

34

...

الحق

نصیب

سنة ١٢٨٠

تفتتاح

اربعه وکذا

ووافق الخليفة

كتاب النفس

دفعہ پنجم

الوفيق من

الخليفة

ملا من

100

واحد فضا
في سهام كل
مخرج بالقصة

وارث کا حصہ قرار پائیگا مثلاً کوئی شخص ابوبن وزوج کو وارث چھوڑے اور مقدار متروکہ
دس دینار فرض کیے جائیں پس اصل فرضیہ چھ قرار پائیگا اسلئے کہ اس صورت میں زوج کو
نصف متروکہ دیا جائیگا جسکا مخرج دو ہو اور ماوریت کو ثلث متروکہ دیا جائیگا جس کا
مخرج تین ہو اور دونوں کا حاصل ضرب چھ ہوتا ہو پس متروکہ کے دس دیناروں
کو چھ پر تقسیم کیا جسکا خارج قسمت ایک دینار اور دو ثلث دینار (۱/۳) ہوتا ہو
بعد ازاں زوج کے حصہ یعنی تین سہوں کو اوسمین ضرب دیا تو حاصل ضرب پانچ دینار
ہوا جو نصیب زوج ہوا اور سطح ماوریت کے حصہ یعنی دو سہوں کو اوسمین ضرب دیا
حاصل ضرب تین دینار اور ثلث دینار (۲/۳) ہوا جو ماوریت کا نصیب ہوا اور
سطح پر ریت کے حصہ ایک سہم کو اوسمین ضرب یا حاصل ضرب ایک دینار اور ثلث دینار
ہوا جو پر ریت کا نصیب ہو تیسرا طریقہ جو ترکہ صحیح العدد کے ساتھ اختصاص
رکھتا ہو یہ کہ جب ریت کا متروکہ عدد صحیح رکھتا ہو اور کوئی کسر اوسمین ہو جیسے دس
اور بارہ تو اس عدد کا استخراج کرنا چاہیے جس سے اصل فرضیہ صحیح ہو بعد ازاں ہر ایک
وارث کے حصہ کو عدد ترکہ میں ضرب دین اور حاصل ضرب کو اس عدد پر تقسیم کریں
جس سے کہ فرضیہ صحیح ہوا ہو پس جو عدد خارج قسمت قرار پائیگا وہ اوسی وارث کا حصہ
ہوگا مثلاً کوئی شخص زوج اور ابوبن اور بنت کو وارث چھوڑ کر وفات پائے اور
مقدار متروکہ دس دینار فرض کیجائے پس اصل فرضیہ بارہ سہم ہوگا اسلئے کہ
اس صورت میں زوج کو ربع متروکہ کا استحقاق جسکا مخرج چار ہو اور ابوبن متروکہ کے
دو سدس کا جسکا مخرج چھ ہو حاصل ہوگا اور بنت کو باقی متروکہ دیا جائیگا اور چھو
چار میں توافق بالنصف ہو لہذا ایک کے وفق دوسرے میں ضرب دیا جسکا حاصل

بنہ نصیب
لاک طرف
انفرادی
الترکات
الحاصل
بغیر
العدد
الکے منہ
تخصیص
بالتقسیم
وارث
وشرعی
الترکات
مصل
واقفہ علی
العدۃ
محت منہ
الفرضیہ
فاخرج
فمن نصیب
ذات الارث

بارہ سہم

وان كان فنيا

نصف الكسوف فان كان
على ذلك فخرجت
عنه فخرجت على
الوجهين فخرجت
على وجهيهما فخرجت
على وجهيهما فخرجت

بارہ ہوتا ہو جسکے بیع یعنی تین سہمون کا استحقاق زوج کو حاصل ہوگا اور سکو عدد متروکہ یعنی دس میں ضرب دیا اور حاصل ضرب یعنی تین کو بارہ پر (جو اصل فرضیہ ہے) تقسیم کیا اور خارج قسمت دو دینار اور نصف دینار ($\frac{1}{2}$) ہوا پس زوج کو متروکہ کے دس دیناروں میں سے ($\frac{1}{2}$) دینار کا استحقاق ہوگا جو اس کا ربع ہے اور اس طرح بارہ کے دس دس یعنی چار سہمون کا استحقاق ابوبن کو حاصل ہوگا اور سکو بھی عدد متروکہ یعنی دس میں ضرب دیا اور حاصل ضرب یعنی چالیس کو بارہ پر (جو اصل فرضیہ ہے) تقسیم کیا اور خارج قسمت تین اور ایک ثلث دینار ($\frac{1}{3}$) ہوا پس ابوبن کو متروکہ کے دس دیناروں میں سے $\frac{1}{3}$ دینار کا استحقاق ہوگا جو اسکے دس دس میں اور اس طرح بارہ میں سے باقی پانچ سہمون کا استحقاق بنت کو حاصل ہوگا اور سکو بھی عدد متروکہ یعنی دس میں ضرب دیا اور حاصل ضرب یعنی پچاس کو بارہ پر (جو اصل فرضیہ ہے) تقسیم کیا اور خارج قسمت چار دینار اور دس دس دینار ($\frac{1}{4}$) ہوا پس بنت کو متروکہ کے دس دیناروں میں سے $\frac{1}{4}$ دینار کا استحقاق ہوگا جو حق طریقیہ جو ترکہ منکسر العدد کے ساتھ اختصاص رکھتا ہو یہ ہے کہ جب میت کے متروکہ میں کسر ہو جیسے ساڑھے دو اور ساڑھے بارہ پس اس صورت میں مجموع متروکہ کو اس کسر کی جنس سے کر لینا چاہیے باین معنی کہ اس کسر کے مخارج کو ترکہ میں ضرب دین اور جو کچھ حاصل ہو وہ اسی کے ہمجنس کی کسرین شمار کی جائیں بعد ازاں او میں دیہی عمل کیا جائے جو عدد صحیح میں کیا جاتا تھا اور ہر وارث کے لیے جو حصہ مجتمع ہوا سکو کسر مذکور کے مخارج پر تقسیم کرین پس اگر کسر مذکور نصف ہو تو اسکو

۷۸

میں

دینار

فایض

و

تقسیم

فان

بجای

میں

قیراط

فایض

حیات

و

تقسیم

فان

بجای

میں

قیراط

فایض

حیات

و

تقسیم

فان

بجای

میں

قیراط

پورا دینار فاضل ہے تو اس کا عدد فریضہ کی طرف منسوب کرنا کافی ہوگا
مثلاً چار لڑکے اور تین لڑکیاں مجتمع ہوں تو اصل فریضہ گیارہ ہوگا اب اگر
مقدار ترکہ بارہ دینار فرض کیے جائیں تو ہر ایک لڑکے کو دو دینار اور
ہر ایک لڑکی کو ایک دینار صحیح دیا جائیگا اور دینار باقی کے گیارہ جزوین میں سے
ہر ایک لڑکے کو دو جزو اور لڑکی کو ایک جزو دیا جائیگا جو گیارہ کی طرف منسوب
ہوگا پس صورت مرقومہ میں کہا جائیگا کہ ہر ایک مین کو دو دینار اور ایک
دینار کے گیارہ جزوین میں سے دو جزو کا استحقاق اور ہر ایک بنت کو
ایک دینار اور ایک دینار کے گیارہ جزوین میں سے ایک جزو کا استحقاق
حاصل ہوا اگر قسمت ترکہ کے بعد پورا دینار فاضل نہ رہے تو کسر دینار کا
قیراط پر بٹ کر نا اور قیراط کا حوالہ ورثہ کرنا معین ہوگا پس اگر تقسیم کے بعد
پورا قیراط فاضل نہ رہے تو کسر قیراط کا حبات پر بٹ کر نا اور حبات کا حوالہ
ورثہ کرنا لازم ہوگا اور اگر تقسیم کے بعد پورا حبیہ فاضل نہ رہے تو کسر حبیہ کا
ارزات پر بٹ کر نا اور اونکا ورثہ کے حوالہ کرنا واجب ہوگا اور اگر تقسیم
کے بعد پورا ارزہ بھی فاضل نہ رہے تو اسکی کسر کا ارزہ کی طرف منسوب کرنا معین
ہوگا اسلئے کہ ارزہ کے بعد کوئی اسم خاص نہیں ہو پس اگر صورت مذکورہ میں
بارہ دینار کے مقام پر ترکہ کی مقدار گیارہ دینار اور تین ربع دینا فرض کیجائے
تو کسر دینار یعنی تین ربع کے قیراط بنائے جائیں گے جنکی مقدار پندرہ قیراط ہوتی ہو
اسلئے کہ ایک دینار کے میں قیراط ہوتے ہیں پس جبکہ پندرہ قیراط کو گیارہ پر
تقسیم کیا تو چار قیراط باقی رہے اور کو حبات پر بٹ کیا جنکی مقدار بارہ جزو ہوتی ہو

پہلے کہ ایک قیراط کے تین جتہ ہوتے ہیں پس جبکہ بارہ جتہ کو گیارہ پر
 تقسیم کیا تو ایک جتہ باقی رہا اور سوارزات (چانول) پر بٹ کیا جنکی مقدار
 چار ارزہ ہوتی ہو جسکا اعتبار جزر کے ساتھ کیا جائے گا پس صورت
 مرقومہ میں ہر ایک لڑکے کو دو دینار اور دو قیراط اور دو جتہ
 اور ارزہ کے آٹھ جزوؤں کا استحقاق اور ہر ایک لڑکی
 کو ایک دینار اور ایک قیراط اور ایک جتہ اور ارزہ
 کے چار جزوؤں کا استحقاق حاصل ہوگا اور کبھی حساب فراغ
 میں غلطی واقع ہو جاتی ہو لہذا اسکی معرفت کے لیے
 ورثہ کے جسملہ سهام کو مجتمع کرے پس اگر
 مجموعہ سهام کی مقدار مقدار ترکہ کے
 مساوی ہو تو تقسیم صحیح ہوگی ورنہ
 غلط تصور کی جائے گی

توقف
بيني وبينكم
هذا الطرح
عالم في الخلاف
فيكم بدو
نفاقة ولو كان
الظاهر
تبيين فيكم
وقت الحكم
تفضل حكمكم
لا يجوز النفاقة
في الشهادة
على حسن

افلا يرى ان يكون
 السؤال عن
 الترتيب من
 فانه ابعد
 من التهمة
 وتقبل اعداء
 مطلقة و
 يقتدر الى
 العمد قد
 الى الحنة الظاهر
 في كثير من
 للافضل من
 في تمام الجور
 القواعد المرد
 في العلم الجور
 الجور ولا خلاف
 التعمير في الجور
 والتعدي من
 في جميع الامور
 شانه في الامور
 في الامور

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته
على ما يشاء من العبادات
والعبادات والعبادات

الرابع على المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس
المطالبة بالحق في التماس

هوتا ہو اس طرح دعوائے مجملہ بھی سموع ہونا چاہیے تیسرا مسئلہ جبکہ دعوائی مدعی تمام ہجگا
تو آیا قاضی کو مدعی علیہ سے مطالبہ کرنا بدون التماس صحیح ہوگا یا التماس مدعی پر موقوف ہوگا
اسمیں تردد ہے لیکن اسکا التماس مدعی پر موقوف ہونا بے وجہ نہیں ہو اسلیئے کہ وہ حق مدعی
لہذا قاضی کا مطالبہ کرنا مطالبہ مدعی پر موقوف ہوگا چوتھا مسئلہ جبکہ رعیت میں سے کوئی
شخص قاضی پر دعویٰ کرے اور اس مقام پر امام موجود ہوں تو انکی طرف مراجعہ کرنا
معین ہوگا اور اگر امام موجود نہ ہوں اور قاضی مذکور اپنی ولایت کے علاوہ کسی دوسرے
مقام پر موجود ہو تو اسی مقام کے قاضی کی طرف مراجعہ کرنا معین ہوگا اور اگر قاضی مذکور
اپنی ولایت میں موجود ہو تو اس کے خلیفہ (نائب) کی طرف مراجعہ کرنا معین ہوگا پانچواں
مسئلہ خصمین کے لئے حاکم کے سامنے نشست کرنا مستحب ہو اور ادون دونوں کو قاضی کے سامنے
قائم رہنا بھی جائز ہے تیسرا مقصد جواب مدعی علیہ کے بیان میں جواب مدعی علیہ میں
حال سے خالی نہیں ہوا اول قرار کرنا پس اس صورت میں قاضی کو مدعی علیہ کا اسکے
اقرار کے موافق الزام دینا معین ہوگا بشرطیکہ جائز التصرّف ہو اور آیا حاکم کو مدعی علیہ کا
بدون استدعا مدعی اسکے اقرار کے موافق حکم کرنا صحیح ہوگا یا نہیں پس بعض علما نے فرمایا ہے
کہ صحیح ہوگا اسلیئے کہ وہ مدعی کا حق ہے لہذا قاضی کو بدون اسکی سکت کے اسکے حق کا
استیفا کرنا جائز نہ ہوگا اور صورت حکم یہ ہے کہ قاضی کہے الزم تک (یعنی تجھے لازم کیا)
یا قضیت علیک (میں نے تجھے حکم کیا) یا ادفع الیہ مالہ (اوسکا مال اسکے حوالہ کر)
اور اگر قاضی سے مدعی اپنی مدعی علیہ کے اقرار کی تھوڑ (کھٹا) کا التماس کرے تو قاضی پر اسکا
تھوڑ کرنا واجب نہ ہوگا تا وقتیکہ اس کے اسم نسب کو معلوم نہ کرے یا اسکے اسم و نسب پر وہ
عادون کی شہادت نہ ہو اور اگر وہ عادل اس پر علیہ وصفت شخصہ (جو متناکذ و بیروالی)

على القاضي فان
كان هذا لا مانا
ما فيه اليه من
لوبيك وكان في
غيره فليجوز له
الالتماس على كل
الولاية وان كان
في ذلك فليجوز له
التماس على
بعض الخصمين
ان جلسا بين
يدى القاضى
ولو قاما بين يديه
كان جائزا
المقصد
الثالث
جواب المدعي عليه
فصل ما اذا ادعى
العدا له سكت
ام لا يجوز له
ان كان من الخصم
وهو لا يجوز له

من دون سكت
فان قيل لا يجوز
للمدعي ان يقول
للعادل ان ادفع
اليك مالك
فان قيل لا يجوز
للمدعي ان يقول
للعادل ان ادفع
اليك مالك
فان قيل لا يجوز
للمدعي ان يقول
للعادل ان ادفع
اليك مالك

ما كنت في الدنيا في الصلوة والذكر والعبادة والقيام والصلوة والذكر والعبادة والقيام

دعویٰ کیا جائے پس اگر ادا کے علم کا دعویٰ کیا جائیگا (۱) بسکوا اپنے علم کی نفی چلف کرنا کافی ہوگا مثلاً کہ لا اعلم (میں اسکو نہیں جانتا) اور اسطرح اگر دکیل مدعی کے قبضہ کر لینے اور مدعی کے عالم ہونیکا مدعا علیہ دعویٰ کرے مثلاً کہ قد قبض ما علی وکیلک وانت تعلمہ (تیرے وکیل نے اس حق پر قبضہ کر لیا ہے جو مجھ پر ثابت تھا جسکو تو بھی جانتا ہے) تو مدعی کو بھی اپنے علم کی نفی پر حلف کرنا کافی ہوگا مثلاً کہ لا اعلم (دکیل کے قبضہ کر لینے کو میں نہیں جانتا) لکن جس مدعی کے پاس کتنا دہرہ موجود نہ ہو تو اس پر یہی متوجہ ہوگی البتہ قسم کے رد کرنے یا ایک قول کی بنا پر نکول کرنے میں مدعی پر بھی عین متوجہ ہوتی ہے پس اگر عین کو منکر رد کرے لگا تو مدعی کو بطریق جزم حلف کرنا معین ہوگا اور اگر مدعی نکول کرے گا تو اسکا دعویٰ ایماعاً ساقط ہو جائیگا اور اگر مدعی پر قسم کو منکر رد کرے بعد ازاں قبل احوالات مدعی سے قسم لینے کے پہلے) اسکو بدل کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ منکر اس صورت رد قسم میں بدل ہیں کا اسوقت تک اختیار نہوگا جب تک کہ مدعی راضی نہ ہو دے اسلئے کہ رد قسم کے بعد اسکا استحقاق ساقط ہو جاتا ہے اور اسین رد نہ ہوا اسلئے کہ رد میں سے اسکا قنولین کر دینا مراد ہوتا ہے اور حق میں کا ساقط کر دینا مراد نہیں ہوتا اور صورت انکار میں مدعی علیہ کو استحقاق مدعی کی نفی پر حلف کرنا کافی ہوگا اور خصوص دعویٰ کی نفی پر حلف کرنا لازم نہوگا اسلئے کہ نفی استحقاق سے جملہ جہات کی نفی ہو جاتی ہے جو عین جہت دعویٰ بھی داخل ہے اور اگر کسی شخص کی متاع وغیرہ کے غصب کرنے یا یا جا رہ (دیکر ایہ لینا) لینے کا دعویٰ کیا جائے اور وہ اسکی نفی کرنے کے ساتھ جواب دے مثلاً کہ انی لہم اغبب بنی غصب نہیں کیا، یا کہ انی لہم استأجر (میں نے بکرایہ نہیں لیا) تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ اسکو جواب

مع النور
مع الفلكل
على قولان
ردها التكو
توحيته خليفه
على الجيزم
ولو نكل
سقطت مواه
اجاماه ولو
ورد المنكر
الشيخ قال
لا خلاف في
الشيخ ليس
للذكر فيه
أنه دفتاه
إن ذالك
نقص يعرف
اسف ظرو
مع
الحاكم الخلف

على رضى الحلفا قيل يلزم اولا ان لا يكون الاغنيى شرا لا فاجبا او اجارة عليه غيب فلو ادعى على الدخول ان لا يكون الاغنيى على رضى الحلفا

الحلفانہ لہذا ثبت الحلف والوفاء
وہو ما لا یجوز علیہ من غیر
الحلفانہ لہذا ثبت الحلف والوفاء
وہو ما لا یجوز علیہ من غیر

کافی ہوگا اور اگر مدعی مذکور اپنے حق اور وفات مورث کو ثابت کر دے اور قبضہ وارثین
مال مورث کے موجود ہونیکا مدعی ہو تو وارث کو نفی مال پر بطریق جزم حلف کرنا لازم ہوگا
اور نفی علم پر حلف کرنا کافی نہ ہوگا و دوسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی غلام پر ایسے مال کا
دعوی کرے جو اس کے آقا کی طرف سے ہو تو احکام مدعی علیہ بھی اس کے آقا سے متعلق ہونگے
اور یہیں دعوائے مال اور دعوائے جنایت دونوں مساوی ہیں پس اگر کوئی شخص اس مال پر
دعوی کرے جو قبضہ غلام میں موجود ہو اور آقا سے غلام اس کا اقرار کرے تو مال کا حوالہ مدعی
کرنا لازم ہوگا اگرچہ غلام اس کا انکار کرتا ہو اور اگر آقا سے غلام اس کا انکار کرے تو آقا پر
یہیں متوجہ ہوگی اگرچہ غلام اس کا اقرار کرتا ہو تیسرا مسئلہ اجرائی حدود میں وہ دعوائے
مسموع نہ ہوگا جو ہمیشہ سے مجرد (خالی) ہو اور منکر پر یہیں متوجہ نہ ہوگی بان اگر کسی شخص کا قذف
دینا کی نسبت دینا کیا جائے اور قاذف (دنا کی نسبت دینوالا) کے پاس مینہ موجود نہ ہو لہذا
شخص مقذوف (جس کو دنا کی نسبت دی گئی ہو) اس (قاذف) پر دعوی کرے مثلاً کہ
قد فنی فلان (فلان شخص نے مجھ کو دنا کی نسبت دی ہے) اور قاذف یکن کو مقذوف پر رد کر
تو فیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مقذوف کا یہیں مردودہ کے ساتھ حلف کرنا جائز ہوگا تاکہ
فدہ قاذف پر حد قذف ثابت ہو اور یہیں اشکال ہوا سئلے کہ اگرچہ حدین میں تو نہیں ہوتے
چوتھا مسئلہ منکر سر قہر اسقاط غرامت (تاوان) کے لیے یہیں متوجہ ہوتی ہے اور اگر نکول
دعوت سے انکار کرنا (کے تو اس پر مال کا اوکرنا لازم ہوگا لکن اس کے نکول سے ہاتھ کا قطع کرنا
جائز نہ ہوگا اور یہ حکم قضا بالنگول پر مبنی ہے اور یہی اظہر ہو اور اگر قضا بالنگول کے قائل ہوں
تو یہیں کا مدعی پر برہنہ معین ہوگا پس اگر اس نے حلف کیا تو سارق کو او مال الزام
دیا جائیگا اور اگر مدعی نے حلف سے انکار کیا تو اس کا دعویٰ ساقط ہو جائیگا لکن دونوں

یستوی
فی ذلک
وہو ما لا یجوز
علیہ من غیر
الحلفانہ لہذا
ثبت الحلف والوفاء
وہو ما لا یجوز
علیہ من غیر

الحلفانہ لہذا ثبت الحلف والوفاء
وہو ما لا یجوز علیہ من غیر
الحلفانہ لہذا ثبت الحلف والوفاء
وہو ما لا یجوز علیہ من غیر

حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا طرف مشہود (میت) میں رد کرنا متقدر ہوں اور اس طرح
اگر وارث پر کوئی دمی اصل مرکادعوی کرے کہ میت نے فقرا کے لئے وصیت کی ہے اور ایک شاہد بھی
اوسکے موافق گواہی دے اور وارث اسکا انکار کرے تو وارث مذکور کا اسوقت تک مجبوس کرنا
بائز ہوگا جب تک کہ حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا مشہود (میت) میرے رد کرنا متقدر ہے اور
دونوں مقاموں میں اشکال ہو اسلئے کہ مجبوس کرنا عقوبت ہے جس کا موجب ثابت نہیں ہوا کھوٹا
مسئلہ اگر کوئی شخص انتقال کرے اور دین نے اوسکے ترکہ کا احاطہ کیا ہو تو وارث کی طرف سے
ترکہ منتقل نہوگا اور اوپر مال میت کا حکم جاری کیا جائیگا اور اگر دین نے ترکہ کا احاطہ نہ کیا ہو تو
ترکہ کی وہ مقدار وارث کی طرف منتقل ہوگی جو مقدار دین سے فاضل رہے اور دونوں
حالتوں میں وارث کے لئے اپنے مورث کے اوس مال پر محاکمہ کرنا صحیح ہوگا جو کسی شخص کے ذمہ
ثابت ہے اسلئے کہ وہ حلف وغیرہ میں اپنے مورث کا قائم مقام ہے تیسری بحث شاہد واحد
اور یمین کے بیان میں پس شاہد واحد اور یمین کے ساتھ فی الجملہ حکم کرنا جائز ہے اسلئے کہ رسول خدا
اور انکے بعد خبابہ المومنین نے شاہد و یمین کی بنا پر حکم فرمایا ہے اور شاہد کا ثابت الحدالہ
ہونا اور شہادت کا اولاً قائم کرنا بعد از ان مدعی کا حلف کرنا شرط ہے اور اگر حلف کے ساتھ
ابتدائی جائیگی تو لغو قرار پائیگا اور مدعی کو اقامت شاہد کے بعد اپنے حلف کا اعادہ کرنا لازم
ہوگا اور شاہد و یمین کے ساتھ اموال میں حکم ثابت ہوتا ہے جیسے دین - قرض غصب اور
اسی طرح معاوضات میں بھی ثابت ہوتا ہے جیسے بیع - حرن - صلح - اجارہ - مضاربت - ہبہ - وصیت
جو اوسکے لئے کی گئی ہو - وہ جنایت جو جبیت ہو جیسے قتل - خطا - قتل خطا جو شبیہ بعد ہو باپکا
اپنے بیٹے کو قتل کرنا یا بعد کو قتل کرنا یا غلام یا بھائی کا توڑ ڈالنا یا بھائی کے زخم جو بدن کے اندر
پہنچ جائے - مامونہ (وہ زخم جو کاتم الارس تک پہنچ جائے) اور جو دعوی سے کہ شاہد اور یمین کے ساتھ

حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا طرف مشہود (میت) میں رد کرنا متقدر ہوں اور اس طرح
اگر وارث پر کوئی دمی اصل مرکادعوی کرے کہ میت نے فقرا کے لئے وصیت کی ہے اور ایک شاہد بھی
اوسکے موافق گواہی دے اور وارث اسکا انکار کرے تو وارث مذکور کا اسوقت تک مجبوس کرنا
بائز ہوگا جب تک کہ حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا مشہود (میت) میرے رد کرنا متقدر ہے اور
دونوں مقاموں میں اشکال ہو اسلئے کہ مجبوس کرنا عقوبت ہے جس کا موجب ثابت نہیں ہوا کھوٹا
مسئلہ اگر کوئی شخص انتقال کرے اور دین نے اوسکے ترکہ کا احاطہ کیا ہو تو وارث کی طرف سے
ترکہ منتقل نہوگا اور اوپر مال میت کا حکم جاری کیا جائیگا اور اگر دین نے ترکہ کا احاطہ نہ کیا ہو تو
ترکہ کی وہ مقدار وارث کی طرف منتقل ہوگی جو مقدار دین سے فاضل رہے اور دونوں
حالتوں میں وارث کے لئے اپنے مورث کے اوس مال پر محاکمہ کرنا صحیح ہوگا جو کسی شخص کے ذمہ
ثابت ہے اسلئے کہ وہ حلف وغیرہ میں اپنے مورث کا قائم مقام ہے تیسری بحث شاہد واحد
اور یمین کے بیان میں پس شاہد واحد اور یمین کے ساتھ فی الجملہ حکم کرنا جائز ہے اسلئے کہ رسول خدا
اور انکے بعد خبابہ المومنین نے شاہد و یمین کی بنا پر حکم فرمایا ہے اور شاہد کا ثابت الحدالہ
ہونا اور شہادت کا اولاً قائم کرنا بعد از ان مدعی کا حلف کرنا شرط ہے اور اگر حلف کے ساتھ
ابتدائی جائیگی تو لغو قرار پائیگا اور مدعی کو اقامت شاہد کے بعد اپنے حلف کا اعادہ کرنا لازم
ہوگا اور شاہد و یمین کے ساتھ اموال میں حکم ثابت ہوتا ہے جیسے دین - قرض غصب اور
اسی طرح معاوضات میں بھی ثابت ہوتا ہے جیسے بیع - حرن - صلح - اجارہ - مضاربت - ہبہ - وصیت
جو اوسکے لئے کی گئی ہو - وہ جنایت جو جبیت ہو جیسے قتل - خطا - قتل خطا جو شبیہ بعد ہو باپکا
اپنے بیٹے کو قتل کرنا یا بعد کو قتل کرنا یا غلام یا بھائی کا توڑ ڈالنا یا بھائی کے زخم جو بدن کے اندر
پہنچ جائے - مامونہ (وہ زخم جو کاتم الارس تک پہنچ جائے) اور جو دعوی سے کہ شاہد اور یمین کے ساتھ

حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا طرف مشہود (میت) میں رد کرنا متقدر ہوں اور اس طرح
اگر وارث پر کوئی دمی اصل مرکادعوی کرے کہ میت نے فقرا کے لئے وصیت کی ہے اور ایک شاہد بھی
اوسکے موافق گواہی دے اور وارث اسکا انکار کرے تو وارث مذکور کا اسوقت تک مجبوس کرنا
بائز ہوگا جب تک کہ حلف یا اقرار کرے اسلئے کہ میں کا مشہود (میت) میرے رد کرنا متقدر ہے اور
دونوں مقاموں میں اشکال ہو اسلئے کہ مجبوس کرنا عقوبت ہے جس کا موجب ثابت نہیں ہوا کھوٹا
مسئلہ اگر کوئی شخص انتقال کرے اور دین نے اوسکے ترکہ کا احاطہ کیا ہو تو وارث کی طرف سے
ترکہ منتقل نہوگا اور اوپر مال میت کا حکم جاری کیا جائیگا اور اگر دین نے ترکہ کا احاطہ نہ کیا ہو تو
ترکہ کی وہ مقدار وارث کی طرف منتقل ہوگی جو مقدار دین سے فاضل رہے اور دونوں
حالتوں میں وارث کے لئے اپنے مورث کے اوس مال پر محاکمہ کرنا صحیح ہوگا جو کسی شخص کے ذمہ
ثابت ہے اسلئے کہ وہ حلف وغیرہ میں اپنے مورث کا قائم مقام ہے تیسری بحث شاہد واحد
اور یمین کے بیان میں پس شاہد واحد اور یمین کے ساتھ فی الجملہ حکم کرنا جائز ہے اسلئے کہ رسول خدا
اور انکے بعد خبابہ المومنین نے شاہد و یمین کی بنا پر حکم فرمایا ہے اور شاہد کا ثابت الحدالہ
ہونا اور شہادت کا اولاً قائم کرنا بعد از ان مدعی کا حلف کرنا شرط ہے اور اگر حلف کے ساتھ
ابتدائی جائیگی تو لغو قرار پائیگا اور مدعی کو اقامت شاہد کے بعد اپنے حلف کا اعادہ کرنا لازم
ہوگا اور شاہد و یمین کے ساتھ اموال میں حکم ثابت ہوتا ہے جیسے دین - قرض غصب اور
اسی طرح معاوضات میں بھی ثابت ہوتا ہے جیسے بیع - حرن - صلح - اجارہ - مضاربت - ہبہ - وصیت
جو اوسکے لئے کی گئی ہو - وہ جنایت جو جبیت ہو جیسے قتل - خطا - قتل خطا جو شبیہ بعد ہو باپکا
اپنے بیٹے کو قتل کرنا یا بعد کو قتل کرنا یا غلام یا بھائی کا توڑ ڈالنا یا بھائی کے زخم جو بدن کے اندر
پہنچ جائے - مامونہ (وہ زخم جو کاتم الارس تک پہنچ جائے) اور جو دعوی سے کہ شاہد اور یمین کے ساتھ

وكان البلاء
بعض من وقف
وقد انزل
نصيب المدعي
طبيعاً وان كان
اشترى حكم
مع شاهد
حلف المدعي
منهم فان

اؤنکے نسل پر وقف کر دیا ہو بلکہ ورثہ مدین نے اپنے شاہد کے ساتھ حلف کر لیا تو انکی
موافق حکم کیا جائیگا اور اگر حلف سے انکار کیا تو مکان مذکور پر احکام میراث جاری کئے
جائینگے اور نصیب مدین سے اؤنکے اقرار کی موافق احکام وقف متعلق ہونگے اور اگر
مدین میں بعض اشخاص حلف کریں تو نصیب حالف پر احکام وقف اور باقی بر
احکام طلاق (جو وقف نہ ہو) جاری ہونگے جس سے دیون و وصایا کا ادا کرنا معین
ہوگا اور ادائے دین و وصیت کے بعد جو مال فاضل ہوگا اُس سے احکام میراث
متعلق ہونگے اور مال فاضل میں سے جو حصہ کہ مدین کی طرف منتقل ہوگا اُس پر احکام
وقف جاری کئے جائینگے اور اگر شخص تمنع (جس نے کہ حلف کرنے سے انکار کیا ہو)
منقرض ہو جائے تو انکی اولاد کو شاہد کے ساتھ حلف کرنے اور بعد حلف اپنے حق کے
اخذ کرنے کا استحقاق باقی رہیگا اور امتناع اول کی وجہ سے اُن کا حق باطل نہ ہوگا
تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص مدعی ہو کہ میت نے مجھ پر اور میرے بعد میرے اولاد پر
فلان مکان کو وقف کیا ہو اور شاہد واحد کو قائم کرے اور بجائے شاہد دوم حلف کے
قواسم کا دعویٰ ثابت ہو جائیگا اور اُسکی وفات کے بعد اُسکی اولاد پر بین مستأنف
مستوجہ ہوگی اسلئے کہ ثبوت اول کافی ہو اور تجدید ثبوت کی حاجت نہیں ہو اور یہ طرح
اگر کل بطون کا منقرض ہو جانا اور وقف کا فقرا و مساکین کی طرف منتقل ہونا فرض
کیا جائے تب بھی یہی حکم ہوگا لکن اگر کوئی شخص مدعی ہو کہ میت نے وقف میں میرے
اولاد کو میرا شریک کیا ہو تو بطن دوم کو بین کی طرف احتیاج ہوگی اسلئے بطن دوم
موجود ہونے کے بعد اؤن لوگوں کا حکم جاری کیا جائیگا جو وقف دعویٰ موجود تھے
پس اگر تین بھائی مدعی ہوں کہ میت نے فلان مکان کو ہم پر اور ہماری اولاد پر مشترک

المدین من وقف
منه الحصاب
وما فضل يرد
ميراثا من عصب
من الفاضل
للمدعي من بين
وقفه ولو فرض
كان للبين ان
يأخذ بعد ما
مع الشاهد
ببطلان حلفه
بمقتضى النقص
الاشك في ثبوت
اذا ادعى المدعي
عليه على اوك
بعد حلف
مع شاهد
ثبوت المدعي
ولا بين ولا
بعد تقاضيه
ببين مستأنف
لان ثبوت
الاول عن

بجاءه وكنان
اذا انقضت لبطن
والمدعي اما لو
ادعى ان له فيه
البين الثاني
بين المدعي
بطلان حلفه
فلا بد من حلف
وعلى الاولاد
مشتركا

كان خطأوا
شاهد فان
اقتل
لواذ على
ما لا
لانه لا يدعي
وهو يبر
يستغفر
شاهد مع
قال الشيخ
فانكر الشبهة
لان له واعفة
ونكر

دعویٰ کرے جو کہ دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود ہو اور بیان کرے کہ یہ غلام میرا
مملوک تھا اور میں نے اُسکو آزاد کیا ہے اور شخص قابلِ بعض انکار کرے تو شیخ علیہ الرحمہ نے
فرمایا ہے کہ اُسکو ایک شاہد کے ہمراہ حلف کر کے غلام مذکور کا استغناء کرنا صحیح ہوگا اور یہ
قول بعید ہے اسلیئے کہ مدعی مذکور کسی مال کا دعویٰ نہیں کرتا ہی بلکہ حریت غلام کا دعویٰ
کرتا ہے جسکا از قبیل مال نہونا وضع ہے لہذا اُسکے ثبوت میں شاہد واحد اور عین کافی نہوگی۔
پانچواں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر قتل کا دعویٰ کرے اور شاہد واحد کو پیش
کرے پس اگر اُس نے قتل خطا یا عمد خطا کا دعویٰ کیا ہے تو حلف مدعی کے بعد اُسکے موافق
حکم کیا جائیگا اسلئے کہ یہ دعویٰ اس صورت میں مال سے متعلق ہے جسکے ثبوت میں شاہد عین
کافی ہے اور اگر اُس نے قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے جو موجب قصاص موتا ہے تو اُسکے ثبوت میں
شاہد دو عین کافی نہوگی اور سب اوث شاہد از قبیل کوٹ ہوگی اور مدعی کو
اپنے دعویٰ کا قسامت (کثرتِ حلف) کے ساتھ ثابت کرنا جائز ہوگا خاتمہ اور وہ
دو فصلوں پر مشتمل ہے فصل اول کتاب قاضی الی القاضی (حاکم کا کسی دوسرے
حاکم سے کتابت کرنا) کے بیان میں پس حاکم کو اپنے حکم پر کسی دوسرے حاکم کی مطلع کرنی
کئی صورتیں ہیں صورت اولی کتابت (لکھنا) کرنا اور کتابت کا کوئی اعتبار نہیں ہے
اسلئے کہ خط و مہر کا ملبس کر دینا یا حقیقت معنی کا قصد نہ کرنا ممکن ہے صورت ثانیہ
بالمشافہہ کہ دینا جیسے ایک حاکم کسی دوسرے حاکم سے کسی حکمت بکذا (میں نے فلان
نزع میں اسطرح حکم کیا ہے یا کہے انفذت کذا) (میں نے فلان خصوصت میں یہ حکم نافذ
کیا ہے) یا کہے امضیت کذا (میں نے فلان واقعہ میں اس حکم کو جاری کیا ہے) اور
آیا حاکم دوم کو اُس حکم کا جاری کرنا جسکو حاکم اول نے بالمشافہہ بیان کیا ہے صحیح ہوگا

كان خطاوا
عمر الفضل
وكم كملون
كان عمدا
للقصاص لم يثبت
باليقين للوردة
وكانت شهادة
الشاهد لوفا
وجازله اثنان
دعوا بالحق
فانقضا
تسليم على مضيق
الفصل
الاول
في كتابي
الى قاضي
مكة الحاكم
الى آخر
اما بالكتاب
او القبول
او الشهادة
اما الكتابة
فلا عبرة
بها لا شك
الشيخ

التشبيه واما القول
فمهران يقول لا يمكن
افضل او اصغيت
ففي القضاء

کتاب من اجل
 عوفیہ فی المناہل
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ

پس کتاب من حیث ہو کتاب بلغی ہوگی اور قاضی کے اُس حکم پر عمل کرنے کو ہم
 تجویز کرتے ہیں جسکی انشا پر عادلین نے شہادت دی ہو اگرچہ وہی حکم اُسکی کتاب میں
 بھی مسطور ہو اور جبکہ یہ معلوم ہو چکا تو اب جاننا چاہیے کہ عمل بالتبنیہ کا جواز فقط
 حقوق الناس پر مقصور ہو اور حدود وغیرہ میں جو حقوق اللہ کی تعمیل سے ہیں اُسپر
 عمل کرنا صحیح نہیں ہے پس جس چیز کا کہ حاکم کو اعلام کیا جائیگا وہ دوا میں اول وہ
 حکم ہے جو حکم اول نے متخاصمین میں واقع کیا ہو دوم وہ حکم ہے جو حکم اول نے کسی
 قائب پر ثابت کیا ہو پس دھورت اولی (حاکم اول کے حکم کا بین متخاصمین واقع ہونا)
 اگر خصوصیت خصمین کے وقت دو شاہد حاضر ہوں اور اُس حکم کی سماعت کریں جسکو حاکم نے
 صادر کیا ہو اور حاکم نے اُن دونوں کو اپنے حکم پر شاہد کر دیا ہو بعد ازاں حاکم دوم کے
 پاؤں دونوں اُس حکم کی شہادت دیں تو اوہکی شہادت سے حاکم دوم کی نزدیک
 حاکم اول کا حکم ثابت ہو جائیگا اور حاکم دوم اُس حکم کو نافذ کریگا اور حاکم دوم پر
 اُس حکم کے فی نفس الامر صحیح ہونے کا حکم کرنا واجب نہوگا اسلئے کہ حاکم دوم کو اُسکی صحت
 نفس الامر یہ کا علم حاصل نہیں ہو بلکہ اُسکے نافذ کر دینے کا فائدہ قطع خصوصیت ہی تاکہ
 متخاصمین اُس واقعہ میں دو باغراض نکرین اور اگر خصوصیت متخاصمین کے وقت وہ
 دونوں حاضر نہوں اور حاکم نے اُن دونوں سے واقعہ کی حکایت کی ہو اور صورت کو
 کو بیان کیا ہو اور متخاصمین کو اُنکے نام یا نسب وغیرہ کے ساتھ معین کیا ہو اور اُن
 دونوں کو اپنے حکم پر شاہد کر دیا ہو بعد ازاں وہ دونوں صورت حال کو بخمسہ حاکم دوم
 کے سامنے بیان کریں تو آیا حاکم دوم کو اُسکا قبول کرنا صحیح ہوگا یا نہیں اس میں تردد ہو
 لکن اُسکا قبول کر لینا اولیٰ ہو اسلئے کہ جسطرح اوسکا حکم نافذ تھا اسی طرح اُسکا حکم سے

کتاب من اجل
 عوفیہ فی المناہل
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ

مفسر کتاب من اجل
 عوفیہ فی المناہل
 علی حق الناس
 فی الحدود
 غیرہ

ويعتبر على السواء في كل من السورتين

فتوحہ کا سهام پر خارج کرنا صحیح نہ ہوگا بلکہ اذن کا اسما و شرکا پر خارج کرنا معین ہوگا اسلئے
کہ تفریق سهام کی طرف اُسکے موڈ می ہو جانے سے امن حاصل نہیں ہو اور وہ ضرر بھی
مثلاً اس صورت میں سہم دوم کا صاحب سدس کے نام پر خارج ہونے کا بھی احتمال
ہو جو صاحب ثلث یا صاحب نصف کی ملک کی متفرق ہو جانے کو مقتضی ہو جو زمین
انہما ضرر واضح ہو اور اگر سهام شرکا، اور قسمت مال دونوں مختلف ہوں تو ہما
کے باعتبار قسمت تعدیل کیجا میگی اور کل سهام کا تسویہ اُس شریک کے سہم پر
کیا جائے جبکہ انصیب اقل ہو اور اسما و شرکا پر قرعہ ڈالا جائیگا جسکی صورت مذکور
ہو چکی لیکن اگر قسمت مال سے از قبیل قسمت رو ہو جسکو بنا یا دخت یا کمون وغیرہ
کے مقابلہ میں کسی مال کے رد کر نیکی حاجت ہوتی ہو تو قسمت مذکورہ اسوقت تک
صحیح نہوگی جب تک کہ دونوں شریک معارضی نہوں اسلئے کہ یہ قسمت ایسے ضمیمہ کو
متضمن ہو جو بدون تراضی مستقر نہیں ہو سکتا اور جبکہ وہ دونوں قسمت رد و تلقاق
کریں اور سهام کی تعدیل کر لیجائے تو آیا رد کرنا بنفس قرعہ لازم ہو جائیگا یا نہیں
پس بعض علمائے فرمایا ہو کہ بنفس قرعہ لازم نہوگا اسلئے کہ وہ متضمن معاوضہ
ہو اور ان دونوں میں سے کسی شریک کو اپنے لئے عوض کے حاصل ہونے کا علم
نہیں ہو لہذا اخراج قرعہ کے بعد رضا و استیفاء کی حاجت ہوگی اور اس مقام پر
تین مسئلے مذکور ہوتے ہیں پہلا مسئلہ اگر کسی مکان کیلئے علو طبقہ بالا اور سفلی (طبقہ
پائین) موجود ہو اور احد الشریکین اُسکے اسطرچ تقسیم ہونیکی درخواست کرے کہ
ہر ایک شریک کو تعدیل کے موافق اُسکے علو و سفلی میں سے ایک حصہ حاصل
ہو تو اُسکا تقسیم کرنا جائز ہوگا اور شریک ممتنع و جواسکی قسمت سے انکار کرنا بھی کا

فبما افرغ
 عليها ما سوت
 اما لو كانت
 فتمردوا
 للفتنة الدرد
 في عاتقنا
 فبما افرغ
 عليها ما سوت
 اما لو كانت
 فتمردوا
 للفتنة الدرد
 في عاتقنا

[illegible]

[illegible]

عليها قضي
في واحد لها
ولو كانت
منها جسد
كل واحد
يرى كل
يتمتع بغير
قصد بها
لولا ما بين
فمنه كل

بجاء از آن دو نفرین من سے ہر ایک شخص مینہ قائم کرے تو تعارض متحقق ہوگا بشرطیکہ دو

ایک تاریخ پر اتفاق ہو اور اگر دونوں کی تاریخ میں تفاوت ہو تو اس مینہ کے موافق حکم کیا جائیگا جسکی تاریخ مقدم ہو لیکن اگر مینہ جرحہ کی تاریخ مقدم ہوگی تو اجارہ مجموعہ کی اجرت معینہ کا حکم کیا جائیگا اور بقیہ مکان کیلئے اس اجرت کا حکم کیا جائیگا جو اجرت جرحہ کی نسبت ملاحظہ کرنے سے شخص ہوگی پس اگر مقدار اجرت کے دس دینار ہونے پر دونوں کا اتفاق ہو اور بقیہ مکان کی اجرت کو اجرت جرحہ سے نصف کی نسبت حاصل ہو تو مینہ جرحہ کے مقدم ہونے صورت میں مستاجر پر پندرہ دینار کا حوالہ موجب کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ مینہ موجود سے دس دینار کا فقط اجرت جرحہ ہونا ثابت ہوا لہذا بقیہ مکان کی اجرت اسکا نصف (پانچ دینار) قرار پائیگا اور مستاجر کو مجموعہ اجرتین (پندرہ دینار) کا حوالہ موجب کرنا معین ہوگا اور اگر دو شخصوں میں کسی ہر ایک شخص کسی شخص معین سے کسی مکان معین کے خرید کرنے اور اسکی قیمت کے حوالہ بائع کر دینے کا مدعی ہو اور بائع مکان اسپر قایض ہو اور ہر ایک شخص اپنے دعویٰ پر مینہ قائم کرے تو ان دونوں میں بواسطہ قرعہ حکم کرنا لازم ہوگا بشرطیکہ عدالت وعدہ تلخیص میں دونوں بیٹے مساوی ہوں اور مکان مذکور کا اس شخص کیلئے اسکی قسم کے بعد حکم کیا جائیگا جبکہ قائم خارج ہو اور اگر بائع مکان ان دونوں میں سے ایک شخص کی تصدیق اور دوسرے شخص کی کذب کرے تو اسکا قول مقبول نہ ہوگا اسلئے کہ اسکا قول مخالف مینہ ہے اور بائع کو قیمت مکان کا دوسرے شخص پر پس کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ بائع کا دونوں متعین قرضہ لینا ممکن ہے پس دونوں مینہ اس میں مجتمع ہونگے اور اگر وہ دونوں نکل کرین تو مکان مذکور ان دونوں تقسیم کر دیا جائیگا اور ان میں سے ہر ایک کو بائع سے نصف قیمت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور کیا ان دونوں کو تسخیر کا بھی اختیار ہوگا یا نہیں پس اقرب یہ کہ اختیار ہوگا اسلئے کہ سب قرضہ کر کے قبل اس میں حصص ہو گئی ہو کر یہ کہ ہر ایک نے سب کا غرض کیا

بجاء از آن دو نفرین من سے ہر ایک شخص مینہ قائم کرے تو تعارض متحقق ہوگا بشرطیکہ دو ایک تاریخ پر اتفاق ہو اور اگر دونوں کی تاریخ میں تفاوت ہو تو اس مینہ کے موافق حکم کیا جائیگا جسکی تاریخ مقدم ہو لیکن اگر مینہ جرحہ کی تاریخ مقدم ہوگی تو اجارہ مجموعہ کی اجرت معینہ کا حکم کیا جائیگا اور بقیہ مکان کیلئے اس اجرت کا حکم کیا جائیگا جو اجرت جرحہ کی نسبت ملاحظہ کرنے سے شخص ہوگی پس اگر مقدار اجرت کے دس دینار ہونے پر دونوں کا اتفاق ہو اور بقیہ مکان کی اجرت کو اجرت جرحہ سے نصف کی نسبت حاصل ہو تو مینہ جرحہ کے مقدم ہونے صورت میں مستاجر پر پندرہ دینار کا حوالہ موجب کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ مینہ موجود سے دس دینار کا فقط اجرت جرحہ ہونا ثابت ہوا لہذا بقیہ مکان کی اجرت اسکا نصف (پانچ دینار) قرار پائیگا اور مستاجر کو مجموعہ اجرتین (پندرہ دینار) کا حوالہ موجب کرنا معین ہوگا اور اگر دو شخصوں میں کسی ہر ایک شخص کسی شخص معین سے کسی مکان معین کے خرید کرنے اور اسکی قیمت کے حوالہ بائع کر دینے کا مدعی ہو اور بائع مکان اسپر قایض ہو اور ہر ایک شخص اپنے دعویٰ پر مینہ قائم کرے تو ان دونوں میں بواسطہ قرعہ حکم کرنا لازم ہوگا بشرطیکہ عدالت وعدہ تلخیص میں دونوں بیٹے مساوی ہوں اور مکان مذکور کا اس شخص کیلئے اسکی قسم کے بعد حکم کیا جائیگا جبکہ قائم خارج ہو اور اگر بائع مکان ان دونوں میں سے ایک شخص کی تصدیق اور دوسرے شخص کی کذب کرے تو اسکا قول مقبول نہ ہوگا اسلئے کہ اسکا قول مخالف مینہ ہے اور بائع کو قیمت مکان کا دوسرے شخص پر پس کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ بائع کا دونوں متعین قرضہ لینا ممکن ہے پس دونوں مینہ اس میں مجتمع ہونگے اور اگر وہ دونوں نکل کرین تو مکان مذکور ان دونوں تقسیم کر دیا جائیگا اور ان میں سے ہر ایک کو بائع سے نصف قیمت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور کیا ان دونوں کو تسخیر کا بھی اختیار ہوگا یا نہیں پس اقرب یہ کہ اختیار ہوگا اسلئے کہ سب قرضہ کر کے قبل اس میں حصص ہو گئی ہو کر یہ کہ ہر ایک نے سب کا غرض کیا

بجاء از آن دو نفرین من سے ہر ایک شخص مینہ قائم کرے تو تعارض متحقق ہوگا بشرطیکہ دو ایک تاریخ پر اتفاق ہو اور اگر دونوں کی تاریخ میں تفاوت ہو تو اس مینہ کے موافق حکم کیا جائیگا جسکی تاریخ مقدم ہو لیکن اگر مینہ جرحہ کی تاریخ مقدم ہوگی تو اجارہ مجموعہ کی اجرت معینہ کا حکم کیا جائیگا اور بقیہ مکان کیلئے اس اجرت کا حکم کیا جائیگا جو اجرت جرحہ کی نسبت ملاحظہ کرنے سے شخص ہوگی پس اگر مقدار اجرت کے دس دینار ہونے پر دونوں کا اتفاق ہو اور بقیہ مکان کی اجرت کو اجرت جرحہ سے نصف کی نسبت حاصل ہو تو مینہ جرحہ کے مقدم ہونے صورت میں مستاجر پر پندرہ دینار کا حوالہ موجب کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ مینہ موجود سے دس دینار کا فقط اجرت جرحہ ہونا ثابت ہوا لہذا بقیہ مکان کی اجرت اسکا نصف (پانچ دینار) قرار پائیگا اور مستاجر کو مجموعہ اجرتین (پندرہ دینار) کا حوالہ موجب کرنا معین ہوگا اور اگر دو شخصوں میں کسی ہر ایک شخص کسی شخص معین سے کسی مکان معین کے خرید کرنے اور اسکی قیمت کے حوالہ بائع کر دینے کا مدعی ہو اور بائع مکان اسپر قایض ہو اور ہر ایک شخص اپنے دعویٰ پر مینہ قائم کرے تو ان دونوں میں بواسطہ قرعہ حکم کرنا لازم ہوگا بشرطیکہ عدالت وعدہ تلخیص میں دونوں بیٹے مساوی ہوں اور مکان مذکور کا اس شخص کیلئے اسکی قسم کے بعد حکم کیا جائیگا جبکہ قائم خارج ہو اور اگر بائع مکان ان دونوں میں سے ایک شخص کی تصدیق اور دوسرے شخص کی کذب کرے تو اسکا قول مقبول نہ ہوگا اسلئے کہ اسکا قول مخالف مینہ ہے اور بائع کو قیمت مکان کا دوسرے شخص پر پس کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ بائع کا دونوں متعین قرضہ لینا ممکن ہے پس دونوں مینہ اس میں مجتمع ہونگے اور اگر وہ دونوں نکل کرین تو مکان مذکور ان دونوں تقسیم کر دیا جائیگا اور ان میں سے ہر ایک کو بائع سے نصف قیمت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور کیا ان دونوں کو تسخیر کا بھی اختیار ہوگا یا نہیں پس اقرب یہ کہ اختیار ہوگا اسلئے کہ سب قرضہ کر کے قبل اس میں حصص ہو گئی ہو کر یہ کہ ہر ایک نے سب کا غرض کیا

لو نیت مکان
احد من مکان
لغز و دانتج
الاندر و لک
اشی من کل
السیع و اقام
الحج من مکان
فان عتق

اور نصف مکان کا خرید کرنا مطلوب تھا اور اگر ان دونوں میں سے ایک شخص اسکو
فتح کرے تو دوسرے شخص کو مجموع مکان کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اسلئے کہ اسکا کوئی مزاج
نہیں ہے اور آیا اسکو مجموع مکان کا اخذ کرنا لازم ہوگا یا نہیں اس میں تردید ہو لکن اسکا
لازم ہونا اقرب ہے اور اگر دو شخص مدعی ہوں کہ کسی تیسرے شخص نے ان سے مکان
مال معین کو خرید کیا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک شخص اپنے دعوے پر
بینہ قائم کرے پس اگر صاحب ید ان دونوں میں سے ایک شخص کے لئے اقرار
کرے تو اسپر قسمت کا حکم کیا جائیگا اور اسی طرح اگر ان دونوں کے لئے اقرار کرے تو
اسپر دونوں قسموں کا حکم کیا جائیگا اور اگر صاحب ید انکار کرے اور دونوں بیوقوفی
تاریخ مختلف ہوں یا ایک بینہ نے مطلقا شہادت دی ہو اور کوئی تاریخ معین مکی ہو
تو اسپر دونوں قسمیں ان کا حکم کیا جائیگا اسلئے کہ باختلاف تاریخ اسکا دونوں سے
خرید کرنا بھی ممکن ہے اور اگر دونوں بیوقوف کی تاریخ ایک ہو تو تعارض متحقق ہوگا
اسلئے کہ وقت واحد میں ملک واحد کا دو شخصوں کے لئے حاصل ہونا صحیح نہیں
ہو اور زمانہ واحد میں دو عقدوں کا واقع کرنا ممکن نہیں ہے اور ان
دونوں میں قرعہ ڈالاجائے گا پس جس شخص کا نام خارج ہوگا بعد
اسکے لئے حکم کیا جائے گا اور اگر حلف کرنے سے وہ دونوں انکار کریں
تو قیمت کا ان دونوں میں تقسیم کرنا لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص زید
سے کسی مبیع کے خرید کرنے اور قیمت پر قبضہ دلا دینے کا مدعی ہو اور
دوسرا شخص عمرو سے اسی مبیع کے خرید کرنے اور
قسمت پر قبضہ دلا دینے کا مدعی ہو اور دونوں شخص ایسے دو بینے

لو نیت مکان
احد من مکان
لغز و دانتج
الاندر و لک
اشی من کل
السیع و اقام
الحج من مکان
فان عتق

انص حق النبی
عمر و عمر
دعوی آخر
الشمس بنما
دیند و حق
الجمیع من
کو مدعی
قیم التمس
امتنان من
و لفظی و لفظی

الشيخ والشيخ
علي بن محمد
ورجل كل منهما
فالمعروف
كلما عن ابن
اسم من ذلك
هل من عرف
مقتضى القه
والطريق
والحدود
والحدود
والحدود

قائم کریں جو عدالت و عدد و تاریخ میں سادہ و سادہ ہو تو اعتراض متحقق ہوگا پس اس صورت میں
بذریعہ قرعہ فیصلہ کرنا معین ہوگا اور جس شخص کا نام خارج ہوگا بعد حلف اُس کے کو حکم کیا جائیگا
اور اگر وہ دونوں شخص حلف سے نکل کرین تو مال بیع اُن دونوں میں تقسیم کر دیا جائیگا
اور اُن دونوں میں سے ہر ایک شخص کو اپنے بائع سے نصف قیمت کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا
اُن دونوں کو عقد کے فسخ کرنے اور دونوں قیمتوں کے مطالبہ کرنا بھی اختیار ہوگا اور اگر اُن
دونوں میں سے ایک شخص فسخ کرے تو جائز ہوگا اور دوسرے شخص کو مجموع بیع کا اخذ کرنا صحیح
ہوگا اس لئے کہ نصف آخوئے اُس کے بائع کی طرف رجوع نہیں کی اور اگر کوئی غلام مدعی ہو
کہ اُس کے آقا نے اُس کو آزاد کیا ہو اور دوسرا شخص مدعی ہو کہ اُس کے آقا نے میرے ہاتھ
اُس کو فروخت کیا ہو اور وہ دونوں بیتہ قائم کریں تو اُس شخص کے موافق حکم کیا جائیگا جس کا
بیتہ از روئے تاریخ سابق ہو اور اگر دونوں کے بیٹوں کی تاریخ متفق ہو تو قرعہ ڈالا
جائیگا اور اُس شخص کے موافق اُس کی قسم کے ساتھ حکم کرنا معین ہوگا جس کا حکم ہم
خارج ہوا ہو اور اگر وہ دونوں قسم سے متعلق کریں تو بعض علما نے فرمایا ہو کہ غلام مذکور
کا نصف پر احکام حریت جاری کئے جائینگے اور نصف آخر پر مدعی متعلق خریدنی کا
دعویٰ کرے (والا) کے رفیق ہو نی کا حکم کیا جائیگا اور اُس کو نصف قیمت کا بائع سے واپس
لینا صحیح ہوگا اور اگر عقد بیع کو مدعی امتناع فسخ کوئی تو مجموع غلام پر احکام حریت جاری
کئے جائینگے اس لئے کہ اس صورت میں اُس بیتہ کا کوئی مزارع نہیں ہے جس نے کہ اُس کے آزاد
ہو نیکی شہادت دی ہو اور آیا غلام مذکور کے بائع پر اُس کی قیمت لازم ہوگی یا نہیں پس
اقرب یہ ہو کہ لازم ہوگی اس لئے کہ بیتہ نے اُس کے عتق کی مباشرت پر شہادت دی ہے
اور اس مقام پر کئی مسئلے مذکور ہوتے ہیں پہلا مسئلہ اگر بیتہ نے کسی مدت میں سے

[illegible]

الانسان والحيوان والنبات والجمادات

ملکہ مسنونہ بدعتہ فذل سہا علی اقل قلما
اولیٰ سئل عن قلما یحقق فیہ شیئ
فیہ یزید واما وہیبتہ انداشتہا فان
منہم من یزید

چہ پایہ کے ملک معی میں موجود ہونگی شہادت کے بعد ازان اُس چہ پایہ کے سن نے مدت معینہ سے کم یا زیادہ ہونے پر قطعاً دلالت کی ہو تو بینہ کا اعتبار ساقط ہو جائیگا اسلئے کہ صورت مذکورہ میں اُس کا کذب متحقق ہو دو مسئلہ جبکہ کوئی شخص اُس چہ پایہ کا دعویٰ کرے جو قبضہ زید میں موجود ہو اور اُس کے عمر سے خرید کرنے پر بینہ قائم کرے پس اگر بینہ نہ چہ پایہ مذکورہ کی ملک بائع ہونے اور مشتری کے ہاتھ فروخت کر دینے یا ملک مشتری ہونے اور بائع سے خرید لینے یا سپر و مشتری کو بیچنے کی شہادت دی ہو تو مدعی کے موافق حکم کرنا لازم ہوگا اور اگر بینہ نے مشتری کے لئے فقط خرید لینے کی شہادت دی ہو تو بعض علما نے فرمایا ہو کہ اُس کے موافق حکم کرنا صحیح نہ ہوگا اسلئے کہ خرید و فروخت کبھی کبھی میں بھی واقع ہو جاتی ہے پس قبضہ معلومہ کا مطلقون کی وجہ سے دفع کرنا جائز نہ ہوگا اور یہ قول قوی ہو اور بعض علما نے فرمایا کہ اُس کے موافق حکم کرنا لازم ہوگا اسلئے کہ خرید کرنا تصریح سابق کے متحقق ہونیکو مقتضی ہے جو ملکیت پر دلالت کرتا ہے تیسرے مسئلہ جبکہ منقیر مجہول النسب کسی شخص کے قبضہ میں موجود ہو اور شخص قابض اُسکی رقیّت کا مدعی ہو تو منقیر مذکور پر باعتبار نظام اُس (قابض) کے رفیق ہونیکا حکم کیا جائیگا اور اسی طرح اگر منقیر مذکور پر دو شخص قابض ہوں تب بھی یہی حکم ہوگا اور منقیر مذکور کے اقرار یا انکار کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور اگر مجہول النسب پر کوئی شخص قابض ہو اور اپنی رقیّت کے دعویٰ کا انکار کرے تو اُس کا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ اصل حریت ہی اور اگر دو شخص اُس (کبیر) کی رقیّت کا دعویٰ کو بن اور وہ اُن دو دونوں کے لئے اپنے رفیق ہونیکا اقرار کرے تو اسپر دو دونوں کی ملوک ہونیکا حکم کیا جائیگا اور اُن دو دونوں میں سے ایک شخص کیلئے اپنے رفیق ہونیکا اقرار کرے تو اُسی کی ملوک ہونیکا

[illegible]

منہ لعلہ از ان آج بھی بایر کھنے دیتے ہیں کہ جس نے قطعی لیا اگر کسی وزارت کو ہو۔

لهم رفقة فاعرفوا
وإذا عرّفوا
المراد من قوله
المراد من قوله
المراد من قوله
المراد من قوله
المراد من قوله
المراد من قوله
المراد من قوله

التركة بينهما
 بقا الميراث
 كان الميراث
 دخل رمضان
 مات لاجل جسد
 وقال الامام
 ثم رمضان
 لما لا قبل
 فقال للفقهاء
 غرة رمضان
 شعبان كان
 احد ما سلمه
 لو انقضت

نصفين
 الثالثة
 دار في بيد
 النكاح الادعي
 احوالها له
 ولا غيرة لها
 انما هو بين
 واقام البينة
 فان كان غيرة
 وشهدت ان
 لا بد من
 كان الميراث
 في يد من كان
 اذ ان في يد
 وفي الخراف
 جعل في يد
 راسين مستوي
 يبعد ولا يدين
 انما الميراث
 اقامة صهيبي
 قضى نصي

یہی حکم ہوگا دوسرا مسئلہ اگر ایک بھائی کے شعبان میں اسلام لانے اور دوسرے
 بھائی کے غرة رمضان میں اسلام لانے پر وہ دونوں متفق ہوں بعد ازاں شخص
 متقدم (جسکا اسلام شعبان میں متحقق ہوا ہے) اپنے باپ کے قبل رمضان وفات
 پانچواں مدعی ہوا اور شخص متاخر (جسکا اسلام رمضان میں متحقق ہوا ہے) دخول رمضان
 کے بعد اسکی وفات کے واقع ہو گیا مدعی ہو تو اسکی حیات کے باقی رہنے کا
 حکم کیا جائیگا اسلئے کہ اصل بقا حیات ہوا اور مال ترکہ اوں دونوں میں بالتوہ
 تقسیم کیا جائیگا تیسرا مسئلہ جبکہ کسی مکان پر کوئی شخص قابض ہو اور کوئی دوسرا
 شخص مدعی ہو کہ یہ مکان میری اور میری برادر خاں کے ملک میں ہمارے باپ
 کی میراث کے ذریعہ سے منتقل ہوا ہے اور شخص قابض انکار کرے اور شخص مدعی اپنے
 دعوی پر مبنیہ قائم کرے پس اگر وہ مبنیہ کامل ہو اور شہادت دے اس مکان کا
 ان دونوں کے سوا کوئی شخص وارث نہیں ہے تو نصف مکان اسکے حوالہ کیا جائیگا اور
 نصف باقی اس شخص کے قبضہ میں باقی رکھا جائیگا جو اس مکان پر قابض تھا اور
 شخص غائب عود کرے اور شیخ علیہ الرحمہ نے خلاف میں فرمایا ہے کہ نصف باقی اس وقت
 تک کسی امین کے پاس باقی رکھا جائیگا جب تک کہ غائب عود کرے اور قابض نصف
 (وہ وارث جسے نصف مکان پر قبضہ کیا ہے) کو اپنے مقبوض پر ضامن کا قائم کرنا لازم
 نہ ہوگا اور مبنیہ کامل سے وہ مبنیہ مراد ہے جو احوال میت پر معرفت سابقہ اور خبرت باطنہ
 رکھتا ہو اور اگر وہ مبنیہ کامل نہ ہو اور ان دونوں کے سوا کسی شخص کے وارث ہونے
 سے اپنی لاعلمی کی شہادت دے تو سپرد مدعی کرنے میں اس وقت تک تاخیر کرنا لازم
 ہوگا جب تک کہ حاکم شرع اسکے وارث کا اسطرح تفحص کامل نہ کرے کہ اگر کوئی وارث

بالکامل فان
 المعنى والقبح الباطنة
 ولو لم تكن البينة
 كاملة وضدت
 انما لا تملك
 وارثا فبها
 رضى خالصا
 عن الدارث
 مستصفا
 حيث لمكان
 وارث

الانفاق قد یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا

واقع ہو جائے تو بعض علمائے فرمایا ہوں کہ وہ قاض عدالت ہو گا اس لئے کہ غالباً کلمہ
 صغیرہ مذکورہ (تادالوقوع) سے اجتناب کرنا متعسر ہو پس اس کے شرط کرنے میں عسر
 وجہ و مشقت شدید لازم آتی ہو جو کتاباً اور سنہ منہنی ہو اور بعض علمائے فرمایا کہ صغیرہ
 تادالوقوع بھی قاض عدالت ہو اور عسر وجہ لازم نہ آئے گا اس لئے کہ استغفار کی وجہ سے
 اس کی تلافی ممکن ہو لیکن قول اولیٰ شہبہ ہو اور ہمارے اصحاب میں سے بعض علمائے
 تو ہم کیا ہو کہ صغائر کا اطلاق ان گنا ہوں پر اسی وقت صحیح ہوتا ہو جبکہ
 احباب اعمال صاحبہ میں مقابلہ کرنا کے قائل ہوں پس اس صورت میں جو گناہ کہ
 بوجہ طاعت ساقط ہو جاتا ہو اسپر صغیرہ کا اطلاق اور جو گناہ کہ طاعت کو ساقط کرتا ہو
 اسپر کبیرہ کا اطلاق کیا جاتا ہو اور اس قول سے اعراض کرنا ضرور ہو اس لئے کہ احباب
 کا قول باطل ہو اور صغائر کا اطلاق فقہائے نزدیک اصنافی ہو اور ہر ایک گناہ پر
 بہ نسبت بعض معاصی کے صغیرہ کا اور بہ نسبت بعض آخر کے کبیرہ کا اطلاق کیا جاتا ہو
 خواہ جملہ معاصی کے کبار ہوئے کو اختیار کریں یا معاصی مخصوصہ کے کبیرہ ہو نیکو اختیار
 کریں ہاں ان لوگوں کی اصطلاح میں مناقشہ نہیں ہو سکتا جو احباب طاقائل ہیں کیونکہ
 ہر فریق کو دوسرے فریق کے مقابلہ میں اپنی اصطلاح کے قائم کرنے کا اختیار ہو اور اس
 مسئلہ وہ کہ کا ترک کرنا بھی عدالت میں قاض نہیں ہو اگرچہ جمیع سند و بات کے احادیث
 بشرطیکہ ان کا ترک کرنا سنن ہونہ کے تھا و استخفاف کی طرف سودی ہو جائے اور
 اس مقام پر کئی مسئلے قابل ذکر ہیں پہلا مسئلہ اس شخص کی شہادت کا ذکرنا لازم ہو گا
 جو جملہ اصول عقائد کسی عقیدہ میں مخالف ہو خواہ اس کی مخالفت کا مستند تقلید ہو یا
 اجتہاد اور معتقدین حق میں سے اس شخص کی شہادت کا ادا کرنا صحیح ہو گا جو فروغ میں

لا یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا

تکلیف و لا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا ولا یمنع من ان یتزوج من غیرہا

وہاں پہلے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی یا بھائی کی بیوی سے زنا کرے وہ اپنے بھائی کی بیوی سے زنا کرنے والے کی مانند ہے۔

اسکے دو حصہ کم ہو جائیں تو حلال ہو جائیگا ابھی شیرہ انگور کے سوا باقی شیر وں پر حکم حلت جاری کیا جائیگا اسلئے کہ اصل حلت ہی تا وقتیکہ مسکر نہ والا اسپر حکم حرمت جاری کیا جائیگا جیسے شیرہ منقہ یا شیرہ خرما اور سرکہ بنانے کی غرض سے شراب کے جمع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے پانچواں مسئلہ فاعل غنا کے فسق کا حکم کرنا اور اسکی شہادت کا ذکر کرنا لازم ہے اور مستمع غنا (غنا کا بقصد سننے والا) کا بھی ایسی حکم اور غنا سے اسی آواز کا دراز کرنا مراد ہو جو ترجیح مطرب پر مل ہو خواہ شعر میں سک استعمال کیا جائے یا قرآن یا دعا یا تعزیرہ میں اور حداء شتر وہ غنا جو اونٹ کی سرعت کیلئے استعمال کی جاتی ہے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور غنا کے لیے شراب کا پڑھنا حرام ہے جو دروغ یا بجا ہو مومن یا اس رن معروفہ کی نسبت پر متل ہو جو اسکے حلال نہیں ہے اور اسکے علاوہ باقی اشعار کا پڑھنا مباح ہے البتہ اسکا انتشار مکروہ ہے چھٹا مسئلہ نے اور عروہ اور جنگ اور دیگر آلات لہو کے ساتھ بازی کرنا حرام ہے اور اُنکے فاعل اور مستمع پر حکم فسق کا جاری کرنا اور اُنکی شہادت کا رد کرنا جائز ہے اور وف کا خصوص الماک (عروسی) اور ختمہ میں استعمال کرنا مکروہ ہے سوا ان مسئلہ حسد لغت مومن کے زوال کی آرزو کرنا) معصیت ہے اور اسی طرح بغض مومن بھی معصیت ہے اور اُن دونوں کی ساتھ ظہار (اعلان) کرنا عدالت میں قادیح ہے اسلئے اُن مسئلہ رجال کو غیر حرب میں اپنے اختیار سے حریم رض کا پہنا حرام ہے اور لایس حریم کی شہادت کا رد کرنا لازم ہے اور آید رجال کیلئے حریم پر تکیہ کرنا یا اسکا فرش بنانا بھی حرام ہے یا نہیں اس میں تردید ہو لیکن اسکا جائز ہونا مروی ہے اور اسی طرح رجال کو انگشت طلا کا پہنا اور اُسکے ساتھ زینت کرنا بھی حرام ہے لہذا ان مسئلہ

وہاں پہلے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی یا بھائی کی بیوی سے زنا کرے وہ اپنے بھائی کی بیوی سے زنا کرنے والے کی مانند ہے۔

وہاں پہلے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی یا بھائی کی بیوی سے زنا کرے وہ اپنے بھائی کی بیوی سے زنا کرنے والے کی مانند ہے۔

وقبل السور المذكورة

الحق في
 القول ما في
 حقوق اعداؤ
 الشبهات والخصم
 العامة فلا يمنع
 انكلامه في
 وفيه تردد
 الى ان
 المشي به بالنسبة
 اذ اناب تقبل
 كل ثمرة اثم
 لا تقبل
 حتى يتيان
 استمارة على
 الصالح من
 الشخير جوف
 ان يقول
 اقبل ما قال
 السلام
 انك لمكلام
 فقبلي في
 اعظم

نخل وغیرہ اور اسی طرح اگر کسی شخص کی غضب یا خیانت کرنے کا کوئی شخص شاہد کرے تو شاہد ہو جائیگا اور اسی طرح اگر غیبتین (متخاصمین) کسی شخص کو اپنے شہادت دینے کی ممانعت کر دیں بعد ازاں شخص مذکور اُن دونوں یا احد ہمارے اُس امر کی سماعت کرے تو موجب حکم ہو تب بھی شاہد ہو جائیگا اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مشہود علیہ کے کلام کو مخفی ہو کر سماعت کیا ہو تب بھی شاہد ہو جائیگا اسلئے کہ جملہ صورتوں میں شاہد کیلئے علم مشہود بہ کا حاصل ہونا مفروض ہے جو شہادت کے ادا کرنے اور اُسکے مقبول ہونے میں معتبر ہے جو چھٹا مسئلہ کسی شخص کا اداۓ شہادت میں بدرون سوال تبرع کرنا اُسکے متم ہونے کا سبب ہوتا ہے جو قبول شہادت کا مانع ہوتا ہے لیکن حقوق اللہ یا مصالح عامہ کیلئے اولے شہادت میں تبرع کرنا قبول شہادت کا مانع نہیں ہوتا اسلئے کہ اُنکے لئے کوئی مدعی نہیں ہے اور دسیمین تردید پر پانچواں مسئلہ جبکہ کوئی شخص مشہور فی حق ہو اور شہادت کے مقبول ہونے پر غرض سے توبہ کرے تو اُسکی شہادت کا مقبول ہونا بلے وجہ نہیں ہے تا وقتیکہ اصلاح اُسکا استمرار ثابت نہ ہو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ حاکم کو شخص مذکور کا قبول شہادت کیلئے توبہ پر مامور کرنا اور بعد توبہ اُسکی شہادت کا قبول کرنا جائز ہو مگر حاکم کو تب اقبال شہادت تک (تو توبہ کرنے تاکہ تیری شہادت کو قبول کروں) چھٹا مسئلہ جبکہ شہودین حکم حاکم کے بعد ایسے امر کا موجود ہونا معلوم ہو جائے قبول ہو بلکہ حکم حاکم کے اُس امر کا رد ہو ہو اے تو حکم سابق میں کوئی قباحت لازم نہ آسکتی اور اگر اقامت شہادت کے قبل اُس امر کا موجود ہونا معلوم ہو اور حاکم پر وقت حکم مخفی ہو گیا ہو تو حکم سابق کا نفوذ ہوگا و صفت ششم اُسکا ظاہر المولد ہونا پس ولد الزنا کی شہادت مطلقاً مقبول

الشهيد
القبطي
الحاكم
وإن كان قد خرج
قبل الأمانة
فمنع عن الحاكم
العصف
طاعة المولى
فلا تقبل
شهادته ولا
الزنا السلا

وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ

نہوگی اور بعض علمائے فرمایا ہر کہ مال قلیل میں اُسکی شہادت مقبول ہوگی بشرط
تمسک بصلح ہو اور اس قول کا مستند روایت ناوہم ہر اور اگر کوئی شخص
جہول الحال ہو تو اُسکی شہادت مقبول ہوگی اگرچہ بعض مردم اُسکو والد لڑکا کہتے
ہوں اور مردم اُن امور کے بیان میں جسکی وجہ سے انسان کو شاہد ہو نیکی لیت
حاصل ہوتی ہر اور اُسکا ضابطہ حصول یقین ہر اسلئے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہر
وَلَا تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ اور حضرت رسول خدا نے حال شہادت سے سوال
کر نیکی جواب میں ارشاد فرمایا ہر اہل قری الشمس علی مثلھا فاشھد اودع اور مستند
شہادت کی تین قسمیں ہیں قسم اول مشاہدہ ہر پس جو امور کہ محتاج مشاہدہ ہیں
وہ افعال ہیں اسلئے کہ آہ سماع اُنکا ادراک نہیں کر سکتا جیسے غضب - سرقہ -
قتل - رضاع - ولادت - زنا - لو ا واپس امور مذکورہ میں سے کسی شے کا کوئی
شخص اسوقت شاہد نہ ہوگا جب تک کہ اُسکا مشاہدہ نہ کرے اور اُس میں شہادت
احصا (بہرہ کی گواہی) بھی مقبول ہر اور ایک روایت میں وارد ہوا ہر کہ اُسکے
قتل اول کاخذ کرنا معین ہو چکا اور قول دوم کا اخذ ناجیح ہوگا اور یہ روایت مذکورہ
قسم دوم سماع ہر پس جن امور میں کہ سماع کافی ہر وہ نسب اور موت اور ایک
مطلق ہر اسلئے کہ امور مذکورہ ہر غالباً بواسطہ مشاہدہ مطلع ہونا مستعد ہر اور
امور مذکورہ میں سے ہر ایک کے متحقق ہونیکے دو طریقے ہیں اول خبر متواتر
جس سے اُس جماعت کثیرہ کا خبر دینا مراد ہر جن کی مفید قطع و یقین ہوا اور انکو
قید موافقت نے فراہم نکلیا ہو دوم خبر مستفیض جس سے اُس جماعت کا خبر
دینا مراد ہر جن کی خبر ایسے ظن کا افادہ کرے جو متاخر (قریب) بعلم ہوا اور اس میں سے

وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ

وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ
وَقَدْ تَقَفَّ مَالِيسَ لَكَ بِهَذَا عِلْمُكَ

الأشهاد بن وهو الطلاق والنكاح
والنفس والعتق والأشهاد بن وهو
الطلاق والنكاح والأشهاد بن وهو
الطلاق والنكاح والأشهاد بن وهو

مین جنگے ثبوت میں شاہدین کی شہادت کافی ہے اور عورتوں کی شہادت مطلقاً گالی نہیں ہے اور ان سے طلاق اور خلع اور وکالت اور وصایت (وصی ہونا) اور روریت بلال مراد ہیں اور عتیق اور رقضا ص اور نکاح کے بار میں تردد ہی لکن اُنکے ثبوت میں ایک شاہداوردو عورتوں پر اتکا کرنا اظہر من الشمس دوم وہ حقوق ہیں جو دو شاہدون یا ایک شاہداوردو عورتوں یا ایک شاہداور تسم کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں اور ان سے دیون واموال مراد ہیں جیسے قرض۔ قراض غصب اور عقود معاوضات۔ بیع۔ صلح۔ اجارہ۔ مساقات۔ رہن اُنکے لئے وصیت۔ وہ بنا بر بھوک دیت ہو کسی قتل بق مسلم خطائید وغیرہ وغیرہ وقف مین تردد ہی لکن اگر کا ایک شاہداوردو عورتوں یا ایک شاہداور تسم کے ساتھ ثابت ہوتا اظہر من الشمس سوم وہ امور ہیں جو رجال اور رسا خواہ تنہا شہادت دین یا رجال کے ساتھ دونوں سند ثابت ہوتے ہیں اور اُن سے وہ امور مراد ہیں جو باکیئے مطلق ہو غالباً سیر ہوتا جیسے ولادت۔ استئصال مردود کا وقت وادت۔ برزخ عورتوں کے حجاب۔ اٹھ بیٹھنے۔ راق۔ قرن وغیرہ اور آراضل مین تنہا عورتوں کی شہادت کا قبول کرنا صحیح ہو گا یا نہیں اس مین احکام اختلاف ہے لکن جواز قبول اقرب ہے اور دیون واموال مین ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی شہادت کا قبول کرنا بھی جائز ہے اور اس طرح اموال ودیون کے ثبوت میں دو عورتوں کی شہادت اور تسم مدعی بھی کافی ہے اور اموال وہ لوگے ثبوت میں تنہا عورتوں کی شہادت مقبول نہوی اگرچہ کثیر ہوں اور میراث مستعمل (وہ مولود جو وقت ولادت گریہ کرے) کے رابع مین ایک عورت کی شہادت مقبول ہوگی اور یہ رابع حبس مین بھی ایک عورت کی

[illegible]

قارن بين الوصية والمستعمل في ميراث المرأة الواحدة قبل شهادته ولو كانت في النساء منفردا فيه شهادته مع امرأتين مع الاموال والنفقة في الديور

عیشہ کہ انہوں نے شہد عدلہ خبر انہوں نے خود کو ہوا یا گواہ حاکم کو اس کے موافق حکم کرنا چاہیے

مدعی نے حلف بھی کیا ہو تو مشہود بہ ثابت ہو جائیگا اور حاکم کو اس کے موافق حکم کرنا چاہیے
 دوسرے مسئلہ اگر ایک شاہد نے زید کا نصاب قطع (جس مقدار کے سرقہ کرنے میں ہاتھ کا
 قطع کرنا صحیح ہو) کی مقدار ربع دینار ہی کو وقت صبح سرقہ کرنا اور دوسرے شاہد نے
 زید کا نصاب قطع کو وقت شام سرقہ کرنا بیان کیا ہو تو ان کی قول کی بنا پر قطع یہ حکم کرنا
 صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ ان دونوں نے دو فعلوں پر شہادت دی ہے کیونکہ فرض مذکور میں
 نصاب قطع متعین نہیں ہے اور ثبوت فعل میں ایک شاہد کا قول کافی نہیں ہے اور
 اسی طرح اگر دوسرے شاہد نے زید کا اسی نصاب متعین کو وقت شام سرقہ کرنا بیان کیا ہو بھی
 اُن کے قول کی بنا پر قطع یہ حکم کرنا صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں ان دونوں کی
 شہادتوں کا متعارض ہونا لازم آئے گا اگر ان دونوں نے اتحاد فعل پر اتفاق کیا ہو
 والا اگر اتحاد فعل پر اتفاق کیا ہو دونوں فعلوں کا متعارض ہونا لازم آئے گا یہ مسئلہ
 اگر ایک شاہد بیان کرے کہ فلان شخص نے دینار کا سرقہ کیا ہے اور دوسرا شاہد بیان کرے
 کہ اُس نے دسہم کا سرقہ کیا ہے یا ایک شخص شہادت دے کہ اُس نے پارچہ سفید کا سرقہ کیا ہے
 اور دوسرا شخص شہادت دے کہ اُس نے پارچہ سیاہ کا سرقہ کیا ہے تو حاکم کو ہر ایک شہادت
 میں قسم مدعی کے ساتھ حکم کرنا صحیح ہوگا لیکن سارق پر تاوان ثابت ہوگا اور قطع یہ ثابت
 نہ ہوگا اس لئے کہ قسم مدعی اور ایک شاہد سے حد سرقہ ثابت نہیں ہو سکتی اور فرض مذکور
 میں ہمیں واحدہ پر دو بیٹے متعارض ہوں مثلاً ایک شخص نے کسی وقت میں شی معین کے
 سرقہ کی شہادت دی ہو اور دوسرے معین نے کسی اور وقت میں اُسی شی کے سرقہ
 کی شہادت دی ہو اور اُس شی کا دوسرے وقت تک اپنے مالک کی طرف منتقل
 ہو کر دوبارہ مسروق ہونا ممکن نہ ہو تو قطع یہ کی حد سا قہ ہو جائیگا اس لئے کہ صورت

عیشہ کہ انہوں نے شہد عدلہ خبر انہوں نے خود کو ہوا یا گواہ حاکم کو اس کے موافق حکم کرنا چاہیے
 دوسرے مسئلہ اگر ایک شاہد نے زید کا نصاب قطع (جس مقدار کے سرقہ کرنے میں ہاتھ کا
 قطع کرنا صحیح ہو) کی مقدار ربع دینار ہی کو وقت صبح سرقہ کرنا اور دوسرے شاہد نے
 زید کا نصاب قطع کو وقت شام سرقہ کرنا بیان کیا ہو تو ان کی قول کی بنا پر قطع یہ حکم کرنا
 صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ ان دونوں نے دو فعلوں پر شہادت دی ہے کیونکہ فرض مذکور میں
 نصاب قطع متعین نہیں ہے اور ثبوت فعل میں ایک شاہد کا قول کافی نہیں ہے اور
 اسی طرح اگر دوسرے شاہد نے زید کا اسی نصاب متعین کو وقت شام سرقہ کرنا بیان کیا ہو بھی
 اُن کے قول کی بنا پر قطع یہ حکم کرنا صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں ان دونوں کی
 شہادتوں کا متعارض ہونا لازم آئے گا اگر ان دونوں نے اتحاد فعل پر اتفاق کیا ہو
 والا اگر اتحاد فعل پر اتفاق کیا ہو دونوں فعلوں کا متعارض ہونا لازم آئے گا یہ مسئلہ
 اگر ایک شاہد بیان کرے کہ فلان شخص نے دینار کا سرقہ کیا ہے اور دوسرا شاہد بیان کرے
 کہ اُس نے دسہم کا سرقہ کیا ہے یا ایک شخص شہادت دے کہ اُس نے پارچہ سفید کا سرقہ کیا ہے
 اور دوسرا شخص شہادت دے کہ اُس نے پارچہ سیاہ کا سرقہ کیا ہے تو حاکم کو ہر ایک شہادت
 میں قسم مدعی کے ساتھ حکم کرنا صحیح ہوگا لیکن سارق پر تاوان ثابت ہوگا اور قطع یہ ثابت
 نہ ہوگا اس لئے کہ قسم مدعی اور ایک شاہد سے حد سرقہ ثابت نہیں ہو سکتی اور فرض مذکور
 میں ہمیں واحدہ پر دو بیٹے متعارض ہوں مثلاً ایک شخص نے کسی وقت میں شی معین کے
 سرقہ کی شہادت دی ہو اور دوسرے معین نے کسی اور وقت میں اُسی شی کے سرقہ
 کی شہادت دی ہو اور اُس شی کا دوسرے وقت تک اپنے مالک کی طرف منتقل
 ہو کر دوبارہ مسروق ہونا ممکن نہ ہو تو قطع یہ کی حد سا قہ ہو جائیگا اس لئے کہ صورت

لہذا فی ذلک لا یثبت القطع ولایبایں علی واحدہ قطعاً ولا یثبت

رہنما صحت و جان و مال و عین و جہ سے شہدہ موجود ہو جو مسقط حد ہو لکن سارق

مذکورہ میں اختلاف یقین کی وجہ سے شبہ موجود ہو جو مسقط حد ہو لکن سارق سے تاوان ساقط نہ ہوگا اسلئے کہ اُس کا عین مال کو سرقت کرنا باتفاق بیشین ثابت ہے اور اگر دو میتون کا عین واحد پر توار ہو نامفروض نہو جیسے ایک بینہ کا پارچہ سفید پر اور دوسرے بینہ کا پارچہ سیاہ پر شہادت دینا یا ایک بینہ کا ایک درہم پر اور دوسری بینہ کا دوسرے درہم پر شہادت دینا تو سارق پر دو پارچی اور دو درہم ثابت ہونگے بشرطیکہ دونوں بینوں کا اتحاد فعل پر اتفاق نہو جو تمہا مسئلہ اگر ایک شاہد نے رید کا پارچہ معین کو وقت صبح کسی شخص کے ہاتھ ایک دینار کے عوض فروخت کرنا اور دوسرے شاہد نے رید کا اسی پارچہ کو وقت مذکور میں شخص مذکور کے ہاتھ دو دیناروں کے عوض فروخت کرنا بیان کیا ہو تو مشہود بہ ثابت نہوگا اسلئے کہ دونوں شاہدوں کی شہادتیں قابل تحقیق ہو کیونکہ وقت واحد میں دو میتون کے عوض فروخت کرنا ممکن نہیں ہے اور مدعی کو قسم کھانیکے بعد جملہ اُن دونوں کے ایک شاہد کی وجہ سے مطالبہ کرنا جائز ہوگا اور اگر مدعی کیلئے ہر ایک شاہد کے ساتھ کوئی دوسرا شاہد بھی شہادت دے تو اُسکے لئے دو دینار ثابت ہونگے بشرطیکہ اُسے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہو اور دوسرا بیٹہ لغو قرار پائے گا اور اگر ایک شاہد نے ہزار درہم کے ساتھ اقرار کر لیا اور دوسرے شاہد نے دو ہزار درہم کے ساتھ اقرار کر لیا تو یہی شہادت دی ہو تو حکم مذکور جاری نہوگا بلکہ اس صورت میں ایک الف کا اقرار کرنا اور دونوں شاہدوں کی شہادت سے ثابت ہو جائیگا اور دوسرے الف کا اقرار کرنا انضمام قسم کے بعد ثابت ہوگا اور اگر الف اور الفین میں سے ہر ایک پر دو شاہدوں نے شہادت دے ہو تو ایک الف کا اقرار اُن سب کی شہادت سے ثابت ہوگا اور دوسرے الف کا اقرار دو شاہدوں کے شہادت سے ثابت ہوگا اور اسی طرح اگر ایک شاہد بیان کرے

مذکورہ میں اختلاف یقین کی وجہ سے شبہ موجود ہو جو مسقط حد ہو لکن سارق سے تاوان ساقط نہ ہوگا اسلئے کہ اُس کا عین مال کو سرقت کرنا باتفاق بیشین ثابت ہے اور اگر دو میتون کا عین واحد پر توار ہو نامفروض نہو جیسے ایک بینہ کا پارچہ سفید پر اور دوسرے بینہ کا پارچہ سیاہ پر شہادت دینا یا ایک بینہ کا ایک درہم پر اور دوسری بینہ کا دوسرے درہم پر شہادت دینا تو سارق پر دو پارچی اور دو درہم ثابت ہونگے بشرطیکہ دونوں بینوں کا اتحاد فعل پر اتفاق نہو جو تمہا مسئلہ اگر ایک شاہد نے رید کا پارچہ معین کو وقت صبح کسی شخص کے ہاتھ ایک دینار کے عوض فروخت کرنا اور دوسرے شاہد نے رید کا اسی پارچہ کو وقت مذکور میں شخص مذکور کے ہاتھ دو دیناروں کے عوض فروخت کرنا بیان کیا ہو تو مشہود بہ ثابت نہوگا اسلئے کہ دونوں شاہدوں کی شہادتیں قابل تحقیق ہو کیونکہ وقت واحد میں دو میتون کے عوض فروخت کرنا ممکن نہیں ہے اور مدعی کو قسم کھانیکے بعد جملہ اُن دونوں کے ایک شاہد کی وجہ سے مطالبہ کرنا جائز ہوگا اور اگر مدعی کیلئے ہر ایک شاہد کے ساتھ کوئی دوسرا شاہد بھی شہادت دے تو اُسکے لئے دو دینار ثابت ہونگے بشرطیکہ اُسے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہو اور دوسرا بیٹہ لغو قرار پائے گا اور اگر ایک شاہد نے ہزار درہم کے ساتھ اقرار کر لیا اور دوسرے شاہد نے دو ہزار درہم کے ساتھ اقرار کر لیا تو یہی شہادت دی ہو تو حکم مذکور جاری نہوگا بلکہ اس صورت میں ایک الف کا اقرار کرنا اور دونوں شاہدوں کی شہادت سے ثابت ہو جائیگا اور دوسرے الف کا اقرار کرنا انضمام قسم کے بعد ثابت ہوگا اور اگر الف اور الفین میں سے ہر ایک پر دو شاہدوں نے شہادت دے ہو تو ایک الف کا اقرار اُن سب کی شہادت سے ثابت ہوگا اور دوسرے الف کا اقرار دو شاہدوں کے شہادت سے ثابت ہوگا اور اسی طرح اگر ایک شاہد بیان کرے

دیکھا اس میں شہادہ دینا اور اگر ایک شاہد بیان کرے

وَأَن قَالُواْ أَخْطَاْنَا
تَقْدِرْنَا أَتَقْصِرُ مِنَّا

بعضی

مجلس المفتين

المقنن والخط

دولت اسلامیہ

المفتي بالدين احمد

عبدالمجید صاحب

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْيَاقُونَ

وین
قد خیا بنه
الاحد

لوقال
مخووالا زنا بعد

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

فان صلي الله عليه وسلم

فصل في الجبر

المحققون شافوا

تعمد کذب کا اقرار کیا ہو تو اُدن سے قصاص لیا جائیگا اور اگر اپنے خطا کا اقرار کیا ہو تو اُن پر دیت ملازم کی اور اگر اُلٹ میں شہود نے اپنے تعمد کا اور بعض آخر نے اپنے خطا کا اقرار کیا ہو تو جس شخص نے کہ تعمد کا اقرار کیا ہو اُس سے قصاص لیا جائیگا اور جس شخص نے کہ خطا کا اقرار کیا ہو اُسے دیت کہ وہ مقدار لی جائیگی جو اُسکی جنایت کے مقابل مندرجہ بالا کی اور ولی دم ارشہ مقتول کو اُن سب لوگوں کے قتل کرنا اختیار حاصل ہوگا جنہوں نے کہ اپنے تعمد کا اقرار کیا ہو اور فاضل دیت کا اُن لوگوں کے ورثہ پر ادا کرنا لازم ہوگا اور اُس ولی دم کو اُنہیں سے بعض کے قتل کرنا بھی اختیار ہو اور باقی لوگوں کو دیت کی اُس مقدار کا ادا کرنا واجب ہوگا جو اُنکی جنایت کے مقابل قرار پائیگی اس لئے کہ ایک نفس کے عوض میں ایک شہداء کا قتل کرنا جائز نہیں ہوا مگر شہود زنا میں سے ایک شخص نے اپنے قتل مرحوم کے بعد تعمد کذب کا اقرار کیا ہو اور باقی شہود نے اسکی تصدیق (اپنے تعمد کا اقرار) کی ہو تو اولیاء دم (ورثہ مرحوم) کو جملہ شہود کے قتل کو اختیار حاصل ہوگا اور اُن پر اُس مقدار کا ورثہ مشہود کے حوالہ کرنا لازم ہوگا جو دیت مرحوم سے فاضل رہے اور اُن (اولیاء دم) کو منجملہ شہود ایک شخص کے قتل کرنا بھی اختیار ہوگا اور باقی شہود پر دیت مرحوم کے ٹیکل (جس مقدار سے اُسکے دیت پوری ہو جائے) کا حصہ مقتول کے منہائی کے بعد اولیاء دم (ورثہ مرحوم) کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور اسی طرح اُن (اولیاء دم) کو منجملہ شہود ایک شخص سے زائد کے قتل کرنا بھی اختیار ہوگا اور اس صورت میں اُن (اولیاء دم) کو اُس مقدار کا شہود مقتولین کے ورثہ پر رد کرنا لازم ہوگا جو دیت مرحوم سے فاضل رہے اور باقی شہود چھتہ مقتولین کی خصائی کے بعد اُس مقدار کا اولیاء دم کے حوالہ کرنا لازم ہوگا جس سے دیت مرحوم کامل

المحققان تارا
ملاوا لصلوات
الباقيين تكلمت
بالبعض
نصيب المصطفى

شان از خاتون و در آنجا که من حاضر بودم و در آنجا که من حاضر بودم و در آنجا که من حاضر بودم

ہو جسے پس اگر اولیاء دم بخلم شہود و شخصوں کو قتل کریں تو ان کو اولیاء دم کو نصف
 دیتے کافی کس ربع دیتے کے حساب سے ان دو شخصوں کو ورثہ پرورد کرنا لازم ہوگا اور
 باقی دو شاہدوں پر نصف دیتے کافی کس ربع کے حساب سے اولیاء دم کے حوالہ کرنا لازم
 ہوگا اور اگر باقی شہود نے اُسکی تصدیق نہ کی ہو تو اُسکا اعتراف فقط اُسی کے حق میں نہیں ہوگا
 اور شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب نہایہ میں فرمایا ہے کہ شاہد مذکور قتل کیا جائے گا اور باقی شخصان
 پر دیر سے کے تین بیج کا ورثہ مقتول کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور یہ قول ہے وجہ ہوا سئلے کہ
 ضرر عزیز اقرار عقمان نافذ نہیں ہوتا اور اگر دو شاہدوں نے کسی شخص کی آزادی پر شہادت
 دی ہو اور حاکم نے اُسکی موافق حکم کیا ہو بعد ازاں وہ دونوں اپنی شہادت سے رجوع
 کریں تو اُسکے ضامن قرار دی جائیں گی چنانچہ ازیراہ تہمت شہادت دی ہو یا ازراہ خطا
 اسئلے کہ ان دونوں نے اپنی شہادت کے وجہ سے اُسکو تلافی کیا ہو چھٹا مسئلہ
 جبکہ حاکم کے نزدیک مشہور کا مرتکب کذب ہو ثابت ہو جسے تو اُسپر حکم کا منقوض کرنا
 لازم اور مال کا مسترد کرنا مدعی سے واپس لینا واجب ہوگا بعد اگر مال کا مسترد کرنا متعذر
 ہو تو شہود سے اُسکی غرامت (تاوان) متعلق ہوگی اور اگر مشہور پر قتل ہوگا تو شہود سے
 قصاص لینا صحیح ہوگا اور یہ مذکورہ بیان شہود کا حکم جاری کیا جائے گا جنہوں نے کہ اپنی گناہ
 کے دروغ ہونے کا اقرار کیا ہو اور اگر ولی دم و وارث مقتول نے قصاص لینے میں ہمت
 اور شہادت کے دروغ ہونے کا اقرار کیا ہو تو شہود سے اُسکی ضمانت متعلق نہوگی اور اس
 (دوہم دم) سے قصاص لیا جائے گا یا تو ان سے سزا دیکر دو شاہدوں نے طلاق کی شہادت
 دی ہو اور حاکم نے سزا دیکر موافق حکم کیا ہو بعد ازاں اپنے شہاد سے رجوع کریں تو حاکم کو
 اپنے حکم کا منقوض ہونا لازم نہوگا پس اگر ان دونوں نے بعد و عول شہادت دی ہو تو

اگر اولیاء دم بخلم شہود و شخصوں کو قتل کریں تو ان کو اولیاء دم کو نصف دیتے کافی کس ربع دیتے کے حساب سے ان دو شخصوں کو ورثہ پرورد کرنا لازم ہوگا اور باقی دو شاہدوں پر نصف دیتے کافی کس ربع کے حساب سے اولیاء دم کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور اگر باقی شہود نے اُسکی تصدیق نہ کی ہو تو اُسکا اعتراف فقط اُسی کے حق میں نہیں ہوگا اور شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب نہایہ میں فرمایا ہے کہ شاہد مذکور قتل کیا جائے گا اور باقی شخصان پر دیر سے کے تین بیج کا ورثہ مقتول کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور یہ قول ہے وجہ ہوا سئلے کہ ضرر عزیز اقرار عقمان نافذ نہیں ہوتا اور اگر دو شاہدوں نے کسی شخص کی آزادی پر شہادت دی ہو اور حاکم نے اُسکی موافق حکم کیا ہو بعد ازاں وہ دونوں اپنی شہادت سے رجوع کریں تو اُسکے ضامن قرار دی جائیں گی چنانچہ ازیراہ تہمت شہادت دی ہو یا ازراہ خطا اسئلے کہ ان دونوں نے اپنی شہادت کے وجہ سے اُسکو تلافی کیا ہو چھٹا مسئلہ جبکہ حاکم کے نزدیک مشہور کا مرتکب کذب ہو ثابت ہو جسے تو اُسپر حکم کا منقوض کرنا لازم اور مال کا مسترد کرنا مدعی سے واپس لینا واجب ہوگا بعد اگر مال کا مسترد کرنا متعذر ہو تو شہود سے اُسکی غرامت (تاوان) متعلق ہوگی اور اگر مشہور پر قتل ہوگا تو شہود سے قصاص لینا صحیح ہوگا اور یہ مذکورہ بیان شہود کا حکم جاری کیا جائے گا جنہوں نے کہ اپنی گناہ کے دروغ ہونے کا اقرار کیا ہو اور اگر ولی دم و وارث مقتول نے قصاص لینے میں ہمت اور شہادت کے دروغ ہونے کا اقرار کیا ہو تو شہود سے اُسکی ضمانت متعلق نہوگی اور اس (دوہم دم) سے قصاص لیا جائے گا یا تو ان سے سزا دیکر دو شاہدوں نے طلاق کی شہادت دی ہو اور حاکم نے سزا دیکر موافق حکم کیا ہو بعد ازاں اپنے شہاد سے رجوع کریں تو حاکم کو اپنے حکم کا منقوض ہونا لازم نہوگا پس اگر ان دونوں نے بعد و عول شہادت دی ہو تو

الغرض حسد فان کان قاتلہا بالطلاق

[illegible]

اور شہود اور ہر کی شہادت کا دو یا کئی مخصوص خبر قبل کرنا صحیح ہو اور اجتماع شہود کے بعد اذکار کا قیام شہادت کے وقت متفرق کر دینا اقرب باحتیاط ہو اگرچہ لازم نہیں ہو اور بقہ دقیق یا کمذیب مشہود علیہ کی وجہ سے شہادت ساقط نہ ہوگی اور اگر قیام بینۃ کے قبل کوئی شخص تو یہ کہے تو اس سے حد ساقط ہوگی اور اگر قیام بینۃ کے بعد تو یہ کہے تو حد ساقط نہ ہوگی خواہ جلد ہو یا رجیم ہو و دوسرا مطلب حد کے بیان میں اور اربعین دو مقام ہیں مقام اول اقسام حد کے بیان میں اور وہ قتل یا رجیم سنگسار کرنا یا جلد تازیانہ لگانا اور خبر (قطع کرنا اور ترشنا) اور غریب (شہر بدر کرنا) میں پہلی قسم قتل کے بیان میں پس اس شخص کا قتل کرنا واجب ہو جو بے حد و حد مذکور کسی ات محرم سے زنا کرے جیسے مان بیٹی وغیرہ اور اسی طرح اس کا فرزدی (بیوی) و نصرانی کا بھی قتل کرنا واجب ہو جو زن مسلمہ سے زنا کرے اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی عورت سے بیکراہ زنا کرے تو اس کا قتل کرنا بھی واجب ہو گا اور مواضع مذکورہ میں احسان کا اعتبار نہیں ہے پس ذاتی کا بہر حال قتل کرنا لازم ہو گا بڑھا ہو یا جوان اور اس حکم میں حرا و عباد و مسلم اور کافر مساوی ہیں اور بعض علما نے حکم مذکور میں باپ اور بیٹے کی زد و کوبھی عورات نسبتیہ سے طعن کیا ہے اور آیا مواضع مذکورہ میں ذاتی کے قتل بالسلیف و تلوار کے ساتھ مار ڈالنا) پر اقتضا کرنا لازم ہو گا یا نہیں پس بعض علما نے فرمایا ہے کہ لازم ہو گا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ اگر وہ (ذاتی) محسن ہو تو اولاً او سپر تازیانہ لگایا جائیگا بعد ازاں قتل کیا جائیگا اور اگر وہ ذاتی محسن ہو تو اولاً او سپر تازیانہ لگایا جائیگا بعد ازاں سنگسار کیا جائیگا تاکہ دونوں دلیلوں کے موافق عمل ہو جائے لیکن قول ذل اظہر ہے و دوسری قسم رجیم کے بیان میں پس جبکہ شخص محسن (مرد یا عورت) کسی ایسے شخص سے زنا کرے جو بالغ و عاقل (عورت یا مرد) ہو تو اس کا رجیم سنگسار کرنا واجب ہو گا پس اگر وہ

اتحاد

الحمد لله
والصلاة والسلام
على رسول الله

افسوس و
او بیجا و
رہا

۱۰۰

محمد علی قزوینی

وہاں سے

مكرر

الموافق لكان

بیتھیں علی کی
حال شیخا خان

في يوم الجمعة العظيمة

کتاب فی الفقه

تقریر علی

عاصمة فان
نقيب الفسة
على الحصن اذا
واما الزعيم
الديار الاول
عضو على
ويعد في
لهم عين
يعد في
قيل في
فلة بالسيف
وهل

وَقِيلَ يَا سَامُوعِيلُ انْزِلْ فَتُفَصِّلِ الْكَلِمَۃَ لِقَوْمِكَ ۚ وَهُوَ عَالِمُ الْغُیُّوۡبِ
 عَلَیْكَ رَاسُخٌ فِی السُّعُوۡدِ ۚ وَالتَّوَّابُ عَلِیۡمٌ
 وَیُحٰییُ الْمَوْتُۤیَّ وَیُنۡزِلُ الْمَیَۡٔۃَ ۚ وَهُوَ عَالِمُ الْغُیُّوۡبِ
 عَلَیْكَ رَاسُخٌ فِی السُّعُوۡدِ ۚ وَالتَّوَّابُ عَلِیۡمٌ

بعض علمائے فرمایا ہو کہ حد مذکور کے علاوہ اس (قواد) کا حلق راس کے بعد تشہیر کرنا بھی لازم ہو گا اور حکم مذکور میں حراور عباد اور مسلم اور کافر مساوی ہیں اور آیا مرتبہ اولی ہی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا یا نہیں پس شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب نہایہ میں ارشاد فرمایا ہو کہ لازم ہو گا اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ مرتبہ ثانی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا اور روایت عبد اللہ بن سنان میں قول دل منقول ہو اہو اور بن قوادہ پر بھی درون کا لگا نا لازم ہو لیکن اس کے سر کا مونڈ وانا یا اس کا تشہیر کرنا اس کا شہر بدر کرنا صحیح نہیں ہر باب سوم حد قذف کے بیان میں اور اس میں چار امر قابل نظر ہیں امر اول موجب حد کے بیان میں موجب حد سے کسی شخص کی طرف زنا یا لواط کا منسوب کرنا مراد ہر جیسے زینت (تو نے زنا کے ہو یا لطیت) تو نے لواط کا ہو یا لبط بک تیرے ساتھ لواط کیا گیا ہو یا انت زان (تو زانی ہو یا انت لائط) تو لواط کرنے والا ہو یا انت منکوح فی دیرہ (تو وہ شخص ہو جس کے ساتھ اندازہ درو ملی کی جاتی ہو یا الفاظ مذکورہ کے علاوہ کسی ایسی عبارت کے ساتھ تلفظ کرنا جو او کے معانی پر صراحتہ دلالت کرتی ہو مثلاً یہ قائل کو ہر نفرت میں اس لفظ کے معنی موضوع معلوم ہوں جس کے ساتھ کہ اس نے تلفظ کیا ہو اگرچہ یہ خطاب و سکوت و جانتا ہوا اور اگر کوئی شخص اس مولود کے جسکی نبوت کا کہ اس نے اقرار کیا ہو است و لدی (تو میرا فرزند نہیں ہے تو شخص مذکور پر حد قذف واجب ہو گی اور اس طرح اگر کوئی شخص سی دوسرے شخص سے کہے کہ انت لایک تو اپنے باپ کا فرزند نہیں ہے تو یہ بھی اس پر حد قذف واجب ہو گی اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ انت لایک (تو میری ماں نے تجھ کو بطور زنا ہم جو نچایا ہے تو یہ بھی لایک ہے یا بن الزانیہ راسی زانیہ کہ بیٹے) تو اس قول میں اور مخاطب کا قذف ہو گا اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ زنی بک ابوک (تو سے باپ نے تجھ کو بطن زنا ہم جو نچایا ہے) یا کہ یا بن الزانی (تو زانی کے بیٹے) تو اس قول میں پدر مخاطب کا قذف ہو

بعض علمائے فرمایا ہو کہ حد مذکور کے علاوہ اس (قواد) کا حلق راس کے بعد تشہیر کرنا بھی لازم ہو گا اور حکم مذکور میں حراور عباد اور مسلم اور کافر مساوی ہیں اور آیا مرتبہ اولی ہی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا یا نہیں پس شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب نہایہ میں ارشاد فرمایا ہو کہ لازم ہو گا اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ مرتبہ ثانی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا اور روایت عبد اللہ بن سنان میں قول دل منقول ہو اہو اور بن قوادہ پر بھی درون کا لگا نا لازم ہو لیکن اس کے سر کا مونڈ وانا یا اس کا تشہیر کرنا اس کا شہر بدر کرنا صحیح نہیں ہر باب سوم حد قذف کے بیان میں اور اس میں چار امر قابل نظر ہیں امر اول موجب حد کے بیان میں موجب حد سے کسی شخص کی طرف زنا یا لواط کا منسوب کرنا مراد ہر جیسے زینت (تو نے زنا کے ہو یا لطیت) تو نے لواط کا ہو یا لبط بک تیرے ساتھ لواط کیا گیا ہو یا انت زان (تو زانی ہو یا انت لائط) تو لواط کرنے والا ہو یا انت منکوح فی دیرہ (تو وہ شخص ہو جس کے ساتھ اندازہ درو ملی کی جاتی ہو یا الفاظ مذکورہ کے علاوہ کسی ایسی عبارت کے ساتھ تلفظ کرنا جو او کے معانی پر صراحتہ دلالت کرتی ہو مثلاً یہ قائل کو ہر نفرت میں اس لفظ کے معنی موضوع معلوم ہوں جس کے ساتھ کہ اس نے تلفظ کیا ہو اگرچہ یہ خطاب و سکوت و جانتا ہوا اور اگر کوئی شخص اس مولود کے جسکی نبوت کا کہ اس نے اقرار کیا ہو است و لدی (تو میرا فرزند نہیں ہے تو شخص مذکور پر حد قذف واجب ہو گی اور اس طرح اگر کوئی شخص سی دوسرے شخص سے کہے کہ انت لایک تو اپنے باپ کا فرزند نہیں ہے تو یہ بھی اس پر حد قذف واجب ہو گی اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ انت لایک (تو میری ماں نے تجھ کو بطور زنا ہم جو نچایا ہے تو یہ بھی لایک ہے یا بن الزانیہ راسی زانیہ کہ بیٹے) تو اس قول میں اور مخاطب کا قذف ہو گا اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ زنی بک ابوک (تو سے باپ نے تجھ کو بطن زنا ہم جو نچایا ہے) یا کہ یا بن الزانی (تو زانی کے بیٹے) تو اس قول میں پدر مخاطب کا قذف ہو

بعض علمائے فرمایا ہو کہ حد مذکور کے علاوہ اس (قواد) کا حلق راس کے بعد تشہیر کرنا بھی لازم ہو گا اور حکم مذکور میں حراور عباد اور مسلم اور کافر مساوی ہیں اور آیا مرتبہ اولی ہی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا یا نہیں پس شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب نہایہ میں ارشاد فرمایا ہو کہ لازم ہو گا اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ مرتبہ ثانی میں اس کا شہر بدر کرنا لازم ہو گا اور روایت عبد اللہ بن سنان میں قول دل منقول ہو اہو اور بن قوادہ پر بھی درون کا لگا نا لازم ہو لیکن اس کے سر کا مونڈ وانا یا اس کا تشہیر کرنا اس کا شہر بدر کرنا صحیح نہیں ہر باب سوم حد قذف کے بیان میں اور اس میں چار امر قابل نظر ہیں امر اول موجب حد کے بیان میں موجب حد سے کسی شخص کی طرف زنا یا لواط کا منسوب کرنا مراد ہر جیسے زینت (تو نے زنا کے ہو یا لطیت) تو نے لواط کا ہو یا لبط بک تیرے ساتھ لواط کیا گیا ہو یا انت زان (تو زانی ہو یا انت لائط) تو لواط کرنے والا ہو یا انت منکوح فی دیرہ (تو وہ شخص ہو جس کے ساتھ اندازہ درو ملی کی جاتی ہو یا الفاظ مذکورہ کے علاوہ کسی ایسی عبارت کے ساتھ تلفظ کرنا جو او کے معانی پر صراحتہ دلالت کرتی ہو مثلاً یہ قائل کو ہر نفرت میں اس لفظ کے معنی موضوع معلوم ہوں جس کے ساتھ کہ اس نے تلفظ کیا ہو اگرچہ یہ خطاب و سکوت و جانتا ہوا اور اگر کوئی شخص اس مولود کے جسکی نبوت کا کہ اس نے اقرار کیا ہو است و لدی (تو میرا فرزند نہیں ہے تو شخص مذکور پر حد قذف واجب ہو گی اور اس طرح اگر کوئی شخص سی دوسرے شخص سے کہے کہ انت لایک تو اپنے باپ کا فرزند نہیں ہے تو یہ بھی اس پر حد قذف واجب ہو گی اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ انت لایک (تو میری ماں نے تجھ کو بطور زنا ہم جو نچایا ہے تو یہ بھی لایک ہے یا بن الزانیہ راسی زانیہ کہ بیٹے) تو اس قول میں اور مخاطب کا قذف ہو گا اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ زنی بک ابوک (تو سے باپ نے تجھ کو بطن زنا ہم جو نچایا ہے) یا کہ یا بن الزانی (تو زانی کے بیٹے) تو اس قول میں پدر مخاطب کا قذف ہو

دوبلہ والد والدہ من الزانیہ قال ولدہ علی بن عبد القادر من الزانیہ قال ولدہ علی بن عبد القادر من الزانیہ

اور اس طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے یا من الزانیہ (اور وہ خانیوں کے بیٹے) تو اس
 قول میں مخاطب کے مان اور باپ دونوں کا قذف ہو گا اور اسکی وجہ سے قائل پر حد قذف
 ثابت ہوگی بشرطیکہ وہ دونوں (مخاطب کے والدین) مسلمان ہوں اگرچہ شخص مخاطب کا قریبی
 اس لیے کہ قذف کا مسلم ہونا مفروض ہر جہ کی وجہ سے حد ثابت ہوتی ہو اور اگر کوئی شخص
 کسی سے کہے ولدت من الزانیہ تو اسے پیدا ہوا ہو تو یا قائل مذکور پر مادر مخاطب کی
 وجہ سے حد واجب ہوگی یا منین اس میں تردد ہر اس لیے کہ فقط پدر مخاطب کی طرف سے زنا کے
 تحقق اور مادر مخاطب کی مکرہہ رجسور ہو نہ کا بھی احتمال ہو اور صورت احتمال میں حد ثابت
 نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی شخص کہے ولدک ایک من الزانیہ تکبیر سی مانے نے زنا سے ہم پر ہو گیا
 ہو تو اس قول میں مادر مخاطب کا قذف ہو گا اس لیے کہ مادر مخاطب کی تصریح موجود ہے اور اس
 عبارت میں فقط پدر مخاطب کی طرف سے زنا کے تحقق ہونے اور مادر مخاطب کی مکرہہ رجسور
 ہونے کا احتمال نہایت ضعیف ہے لہذا قائل سے حد قذف ساقط نہوگی لیکن میرے نزدیک
 اس صورت میں توقع کرنا شبہ ہر اس لیے کہ احتمال موجود ہے اگرچہ ضعیف ہے مگر جب ضعیف ہے
 اور اگر کوئی شخص کہے یا زوج الزانیہ را ایسے کے خوہر تو قائل پر زوجہ مخاطب کی وجہ سے
 حد قذف واجب ہوگی اور اگر کہے یا اب الزانیہ را یا زانیہ کے باپ یا اما الزانیہ را یا زانیہ کے
 بھائی تو قائل پر اس شخص کی وجہ سے حد قذف واجب ہوگی جسکی طرف کلام متناہک ہو گیا ہو
 اور اگر کوئی شخص کہے زینت بفلانہ تو نے فلان عورت سے زنا کیا ہے یا کہ لعل بفلان تو نے
 فلان مرد سے زنا کیا ہے تو طرف مخاطب میں قذف ثابت ہو گا اور یا لعل منسوب الیہ میں
 بھی قذف ثابت ہو گا یا منین میں میں تردد ہے اور شیخ الطائفہ نے کتاب نہاد و مبسوط میں فرمایا
 کہ قائل پر دو حدیں واجب ہوں گی اس لیے کہ زنا فعل واحد ہے جو دو شخصوں کے درمیان متحقق ہوتا ہے

لا محذور لافراد
 اثبات الحد مع
 الاحتمال ولو
 قال ولدت من
 احد من الزانیہ
 فمقتضی الحد مع
 وجه الاحتمال
 واما الاحتمال
 التوقف لتطرق
 الاحتمال ولو ان
 قائل یأثر به
 الزانیۃ فالحمد
 للفرقہ الذی لا یو
 قال یا اب الزانیۃ
 او یا اخا
 الزانیۃ فالحمد
 لمن نسب
 الیہا الزانیۃ
 دون المواجه
 ولو قال فثبت
 ان الزانیۃ

فانما یستوفی فی حد قذف الزانیۃ فی المبسوط فی کتاب النکاح

اصول

منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا

یا حکمت بک انک نے جیسا کہ تیرے ساتھ میری مان اپنے بعض بن عاملہ ہوئی تھی، یا کوئی شخص اپنے
زوجہ سے کہ تم ایک عذر راہ میں نے تجھ کو یا کرو نہیں پایا، یا کوئی شخص کسی ایسے شخص سے جو متظاهر
بستر ہو اور معلن بفسق ہو کہ یا فاسق یا کھ یا شارب خمر یا شراب کے پینے والے، یا کوئی خنزیر
یا کبوتر یا مرغ یا کبوتر یا کبوتر اور اگر کلمات مذکورہ کا ایسے شخص کے لیے استعمال کرے جو مستحق استغفار
در اہانت کرنا، ہو تو قائل پر حد یا تعزیر نہ ہوگی اور اسی طرح جو کلمہ کہ مخاطب کے لیے باعث اذیت ہو
اور سکا بھی یہی حکم ہوگا اگرچہ مطابق واقع ہو جیسے یا اجرم یا ابرص اور مردوم قاذن کے بیان میں
اور قاذن میں بلوغ اور کمال عقل کا متحقق ہونا شرط ہو پس اگر طفل یا بالغ کسی کا قاذن کرے
تو اوپر حد کا قائم کرنا صحیح ہوگا اس لیے کہ وہ مرفوع القلم ہو اگرچہ کسی ایسے شخص کا قاذن کرے
جو مسلمہ اور بالغ اور سہو لیکن اس کا تعزیر ورنہ لازم ہوگا تاکہ آئندہ کو ایسی جسارت نہ کرے
اور متنبہ ہو، یا کچھ یہی حکم برادر آید حد کامل کے واجب ہونے میں قاذن کا ضرر ہونا بھی شرط ہے نہیں
پس بعض علماء نے فرمایا، اگر شرط ہو اور بعض علماء نے فرمایا، اگر شرط نہیں ہو پس اگر کوئی عہد کسی حر کا
تین دن کرے تو قول دل کے بنا پر نصف حد چالیس درہے اور قول دوم کے بنا پر مجموعہ مذہبیت
ہوئی بقی مقدار اتنی درہے ہوتے ہیں اور اگر مقدون اس (قاذن) کے حریت کا تدبیر ہو
اور قاذن انکار کرے پس اگر قول دل کے قائل ہوں اور اس کی حریت یا رقیبت کسی بنیہ یا شام
وغیرہ سے ثابت ہو جائے تو اس کے موافق عمل کرنا معین ہوگا اور اگر محمول رہے تو اس میں تردد
ہو اس لیے کہ اس مقام پر اصل حریت اور اصل برادری باہم متعارض ہیں لیکن قول قاذن کا
قبول ہونا ناظمہ ہے اس لیے کہ رقیبت قاذن کا احتمال باقی رہتا ہے اور اصل برادری اس کی مؤید
ہے اور اصل حریت واقعہ نہیں ہو سکتی جو مستقطر یا دتی ہو امر سوم مقدون کے
بیان میں اور مقدون میں احصان کا متحقق ہونا شرط ہو جس سے اس مقام پر بلوغ اور کمال

منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا

ان التعلیل
تعلیل القاذن
القاذن
وہی فیہ
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا
منہما لا یجوز ان یجوزوا

الضمير و كان

احدا لا يقطع مطلقا

دوہرہ کو کا لکھی

بقطع لانا از من

دو قسموں میں

الرابعہ کو انہ

متعلقہ افعال میں

الغیر وہ ہیں

افادہ میں

مقطع لانا

مجمع ہوگا اور آیا جفت (مساکن کے ہاتھ کا قطع کرنا بھی جائز ہوگا یا نہیں اس میں دو قول ہیں ایک
قول یہ کہ اس کے ہاتھ کا قطع کرنا مطلقاً جائز ہوگا اور دوسرا قول یہ کہ اگر غیر زبان و اس کے مال کو اس
محفوظ رکھا ہو تو قطع کرنا لازم ہوگا اور لاجائز ہوگا اور یہی قول اخیر ہے جو چوتھا مسئلہ اگر کوئی شخص
کسی دوسرے شخص کے متاع کو خارج کرے بعد از ان صاحب کاں کہے کہ تو نے اس متاع کا سر قہ کیا ہے
اور مخرج (خارج کر دینا) کہے کہ تو نے مجھ پر مٹا ہوا ہے کہ تو نے اس متاع کے خارج کرنا کیا جائز
ہے تو اس کو اس (مخرج سے) حد سے قہر مٹا ہوگی اس لیے کہ اس صورت میں شبہ متحقق ہے جو مستطاد حد ہوتا ہے اور
مال کے بارہ میں صاحب کاں کا قول وہی قسم کے ساتھ قبول ہوگا اور یہی اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں متاع
میرا مال ہے اور صاحب کاں و سکا انکار کرے تب بھی صاحب کاں ثابت ہوں کہ قسم کے ساتھ قبول ہوگا اور
مخرج سے اس کی غرامت ہوا تو اس متعلق ہوگی اور ساتھ کا قطع کرنا بھی نہ ہوگا اس لیے کہ شبہ متحقق ہے دوسری
فصل سروق کے بیان میں اس میں اس کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا بھی نہیں ہر دو قسم کے
کہ ہوا در ربع دیگر سے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اس میں ربع دینا کا غلطی خالص در سروق کو
شرط ہے اور اس طرح اس مال کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہے جس کا ثبوت ربع دینا ہر خواہ مال
پارچہ ہو یا ہر طعام یا سیوہ وغیرہ اور خواہ وہ مال میں ان متاع میں ہے یا غلط صحرا یا ہوا اور ضابطہ یہ ہے کہ
مسلمان اور سکا مالک ہو نہ ہو اور از قبیل خند و خاک ہو اور ایک روایت میں گل رمنی و درنگ خام کے
سارق سے حد کا ساقط ہونا منقول ہے ابھی لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ثبوت حد میں مال سروق کا
داخل جزو نہ ہونا شرط ہے یہی ہوتا ہے اس کا فضل یا متعلق دو نسبتہ یاد فرماؤں جو نا اور بعض علمائے فرمایا کہ مال
سروق کا ایسے مقام پر موجود ہو نہ شرط ہے جس میں غیر مالک کا ہونا اس مالک سے اصل ہونا جائز نہیں ہے پس
جو مال کہ داخل جزو نہ ہو وہ نہ نسبتہ و نہ مال کا قطع کرنا بھی نہ ہوگا جیسے اس کا آسیا خانہ یا حمام یا
ایسے مقام سے اخذ کرنا جس میں آمد و رفت کرنے کا اون حاصل ہے جیسے مساجد اور بعض علمائے فرمایا کہ

مقطع لانا
فصل سروق کے بیان میں
اس میں اس کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا بھی نہیں ہر دو قسم کے
کہ ہوا در ربع دیگر سے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اس میں ربع دینا کا غلطی خالص در سروق کو
شرط ہے اور اس طرح اس مال کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہے جس کا ثبوت ربع دینا ہر خواہ مال
پارچہ ہو یا ہر طعام یا سیوہ وغیرہ اور خواہ وہ مال میں ان متاع میں ہے یا غلط صحرا یا ہوا اور ضابطہ یہ ہے کہ
مسلمان اور سکا مالک ہو نہ ہو اور از قبیل خند و خاک ہو اور ایک روایت میں گل رمنی و درنگ خام کے
سارق سے حد کا ساقط ہونا منقول ہے ابھی لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ثبوت حد میں مال سروق کا
داخل جزو نہ ہونا شرط ہے یہی ہوتا ہے اس کا فضل یا متعلق دو نسبتہ یاد فرماؤں جو نا اور بعض علمائے فرمایا کہ مال
سروق کا ایسے مقام پر موجود ہو نہ شرط ہے جس میں غیر مالک کا ہونا اس مالک سے اصل ہونا جائز نہیں ہے پس
جو مال کہ داخل جزو نہ ہو وہ نہ نسبتہ و نہ مال کا قطع کرنا بھی نہ ہوگا جیسے اس کا آسیا خانہ یا حمام یا
ایسے مقام سے اخذ کرنا جس میں آمد و رفت کرنے کا اون حاصل ہے جیسے مساجد اور بعض علمائے فرمایا کہ

الغیر وہ ہیں
افادہ میں
مقطع لانا
فصل سروق کے بیان میں
اس میں اس کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا بھی نہیں ہر دو قسم کے
کہ ہوا در ربع دیگر سے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اس میں ربع دینا کا غلطی خالص در سروق کو
شرط ہے اور اس طرح اس مال کے سر قہ میں ہاتھ کا قطع کرنا لازم ہے جس کا ثبوت ربع دینا ہر خواہ مال
پارچہ ہو یا ہر طعام یا سیوہ وغیرہ اور خواہ وہ مال میں ان متاع میں ہے یا غلط صحرا یا ہوا اور ضابطہ یہ ہے کہ
مسلمان اور سکا مالک ہو نہ ہو اور از قبیل خند و خاک ہو اور ایک روایت میں گل رمنی و درنگ خام کے
سارق سے حد کا ساقط ہونا منقول ہے ابھی لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ثبوت حد میں مال سروق کا
داخل جزو نہ ہونا شرط ہے یہی ہوتا ہے اس کا فضل یا متعلق دو نسبتہ یاد فرماؤں جو نا اور بعض علمائے فرمایا کہ مال
سروق کا ایسے مقام پر موجود ہو نہ شرط ہے جس میں غیر مالک کا ہونا اس مالک سے اصل ہونا جائز نہیں ہے پس
جو مال کہ داخل جزو نہ ہو وہ نہ نسبتہ و نہ مال کا قطع کرنا بھی نہ ہوگا جیسے اس کا آسیا خانہ یا حمام یا
ایسے مقام سے اخذ کرنا جس میں آمد و رفت کرنے کا اون حاصل ہے جیسے مساجد اور بعض علمائے فرمایا کہ

منہ سے نکال دے
جہاں سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے
منہ سے نکال دے

جہت سرقہ کے علاوہ کسی دوسری وجہ سے موجود نہ ہونا بھی ممکن ہو اور یہ قول خوب ہو اور اگر کوئی شخص
دوسرے متروا قرار کرنے کے بعد رجوع کرے تو حد سرقہ ساقط نہوگی اور اوپر حد سرقہ کا قائم نہ کرنا مستحب ہوگا
اور تاوان مال اوپر لازم ہوگا اور اگر ایک ہی مرتبہ قرار کرے تو حد سرقہ واجب نہوگی اور تاوان مال
واجب ہوگا چوتھی فصل حد سرقہ کے بیان میں حد سرقہ سے سارق کے دست راست کی جابروں
انگلیوں کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اس کے لیے کھدایت اور بہام (انگوٹھا) کا باقی رکھنا لازم ہوگا اور اگر
دوسری مرتبہ سرقہ کرے تو اس کے لیے چپ کا افضل قدم سے قطع کرنا لازم ہوگا اور اس کے لیے عقب
(ناشتہ) کا باقی رہنا لازم ہوگا تاکہ اوپر اعتماد کرنا ممکن ہو پس اگر تیسری مرتبہ سرقہ کرے تو اس کا
دائم الحبس کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کے بعد بھی سرقہ کرے تو اس کا قتل کرنا مبین ہوگا اور اگر کسی
شخص سے تکرر سرقہ واقع ہونے تک حد کا قائم کرنا کافی ہوگا اور دست راست کی موجودگی میں
دست چپ کا قطع کرنا صحیح نہوگا بلکہ دست راست کا قطع کرنا مبین ہوگا اگرچہ وہ نسل ہو اور
اسے علاج اگر دست چپ نسل ہو یا دونوں پاؤں نسل ہوں تو علی الاطلاق تیسریں دست راست کا قطع
کرنا مبین ہوگا اور اگر سارق کے لیے دست چپ موجود نہ ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مہمویین
فرمایا کہ اگر دست راست کا قطع کرنا لازم ہوگا اور روایت جلیلہ حسن بن حجاج میں حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے دست راست کے قطع کا جائز نہونا منقوا یہاں تک کہ نول اول
امشہ ہو اور اگر موجب قطع کے وقت اس کا دست راست موجود نہ ہو بعد ازاں تلف ہو جائے تو دست
کا قطع کرنا صحیح نہوگا اس لیے کہ قطع کا دست راست سے تعلق ہوا تھا لہذا اس کے تلف کے بعد وہ
(قطع) بھی ساقط ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست راست موجود نہ ہو تو شیخ علیہ رحمۃ
کتاب بخاری میں فرمایا کہ اس کے دست چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور مہموط میں فرمایا ہے
کہ اس کے لیے چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست چپ بھی نکل نہو تو

دست چپ کا قطع کرنا صحیح نہوگا بلکہ دست راست کا قطع کرنا مبین ہوگا اگرچہ وہ نسل ہو اور اسے علاج اگر دست چپ نسل ہو یا دونوں پاؤں نسل ہوں تو علی الاطلاق تیسریں دست راست کا قطع کرنا مبین ہوگا اور اگر سارق کے لیے دست چپ موجود نہ ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مہمویین فرمایا کہ اگر دست راست کا قطع کرنا لازم ہوگا اور روایت جلیلہ حسن بن حجاج میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دست راست کے قطع کا جائز نہونا منقوا یہاں تک کہ نول اول امشہ ہو اور اگر موجب قطع کے وقت اس کا دست راست موجود نہ ہو بعد ازاں تلف ہو جائے تو دست کا قطع کرنا صحیح نہوگا اس لیے کہ قطع کا دست راست سے تعلق ہوا تھا لہذا اس کے تلف کے بعد وہ (قطع) بھی ساقط ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست راست موجود نہ ہو تو شیخ علیہ رحمۃ کتاب بخاری میں فرمایا کہ اس کے دست چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور مہموط میں فرمایا ہے کہ اس کے لیے چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست چپ بھی نکل نہو تو

دست چپ کا قطع کرنا صحیح نہوگا بلکہ دست راست کا قطع کرنا مبین ہوگا اگرچہ وہ نسل ہو اور اسے علاج اگر دست چپ نسل ہو یا دونوں پاؤں نسل ہوں تو علی الاطلاق تیسریں دست راست کا قطع کرنا مبین ہوگا اور اگر سارق کے لیے دست چپ موجود نہ ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مہمویین فرمایا کہ اگر دست راست کا قطع کرنا لازم ہوگا اور روایت جلیلہ حسن بن حجاج میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دست راست کے قطع کا جائز نہونا منقوا یہاں تک کہ نول اول امشہ ہو اور اگر موجب قطع کے وقت اس کا دست راست موجود نہ ہو بعد ازاں تلف ہو جائے تو دست کا قطع کرنا صحیح نہوگا اس لیے کہ قطع کا دست راست سے تعلق ہوا تھا لہذا اس کے تلف کے بعد وہ (قطع) بھی ساقط ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست راست موجود نہ ہو تو شیخ علیہ رحمۃ کتاب بخاری میں فرمایا کہ اس کے دست چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور مہموط میں فرمایا ہے کہ اس کے لیے چپ کا قطع کرنا لازم ہوگا اور اگر وقت سرقہ اس کے لیے دست چپ بھی نکل نہو تو

قسط کرنا صحیح ہوگا اور مقدار نصاب کو خارج کرے بعد ازاں قبل مرافقہ او کی قیمت ناقص ہو جائے
تو قطع ثابت ہوگا **اٹھواں مسئلہ** اگر داخل حرز میں کوئی شخص ایسے مال کا بیج کرے جس کی قیمت
بقدر نصاب ہو جیسے مروارید پس اگر اس کا خارج کرنا مستند ہو تو او سپر مال تین شدہ کا حکم جاری
کیا جائیگا اور حد سہ قہ نہوگی اور شخص مذکور کی حرز سے خارج ہونیکے بعد فقہین مال بھی خارج ہو جائے
تو اس کا ضمان ہوگا اور اگر اس کا خارج کرنا شخص مذکور کی عادت کے اعتبار سے مستند نہو تو
قطع لازم ہوگا اسلئے کہ در صورت مذکورہ اس کا بیج کر لینا اس کے کسی طرف میں ات کر لینے کو ہم مقام
باب ششم حد محارب کے بیان میں محارب سے ہر وہ شخص مراد ہے جو اخافت مردم کو گونجا
ڈرانا کے لئے سلاح دستھیا کو ہر ہتھ کرے اور اس میں برود و بھراور لیل و نہار اور مصر و غیرہ مساوی ہیں
اور آیا جب حد میں سے جملہ محارب کا اہل بیہ (جنگ جہال) ہونا بھی شرط ہے یا نہیں اس میں تردید
ہو لیکن اس کا شرط ہونا صحیح تر ہو بشرطیکہ قصد اخافت (ڈرانا) معلوم ہو اور اس حکم میں مرد اور
عورت مساوی ہیں اگر اتفاق کوئی عورت بھی محارب کو اختیار کرے اور اگر کوئی شخص اخافت مردم
کی قوت نہ رکھتا ہو اور باوجود اسکے سلاح کو ہر ہتھ کرے تو آیا حکم اس کے لئے بھی ثابت ہوگا یا نہیں
اس میں تردید ہو لیکن اس کا ثابت ہونا شبہ ہے اور محض قصد تخویف پر اتفاق کی بجائے اگرچہ اس پر قدرت نہ رکھتا
اور طلوع جو اموال مردم پر مطلع ہونے کی غرض سے خارج ہوا ہو اور وہ (دسین محارب) کے لئے
یہ حکم ثابت ہوگا اور یہ ضمانت اقرار کرنے سے ثابت ہوتی ہے اگرچہ ایک ہی مرتبہ اقرار کرے اور اس طرح
دو عداوتوں کی شہادت سے بھی ثابت ہوتی ہے اور اس میں عورتوں کی شہادت مطلقاً مقبول نہیں ہے
تہا شہادت دین یا رجال کے ساتھ اور اگر بعض مصوص (رساق) نے بعض خبر پر شہادت دی ہو
تو مقبول نہوگی اسلئے کہ وہ فاسق ہیں اور اس طرح اگر ماخوذین (گرفتار شدہ) میں سے بعض نے
بعض آخر کے لئے شہادت دی ہو مثلاً کہ میں نے وہ ہمارے لئے ظاہر ہوئی اور ہم سب مال خذ کر لیا تب بھی

قسط کرنا صحیح ہوگا اور مقدار نصاب کو خارج کرے بعد ازاں قبل مرافقہ او کی قیمت ناقص ہو جائے
تو قطع ثابت ہوگا
اٹھواں مسئلہ
اگر داخل حرز میں کوئی شخص ایسے مال کا بیج کرے جس کی قیمت
بقدر نصاب ہو جیسے مروارید پس اگر اس کا خارج کرنا مستند ہو تو او سپر مال تین شدہ کا حکم جاری
کیا جائیگا اور حد سہ قہ نہوگی اور شخص مذکور کی حرز سے خارج ہونیکے بعد فقہین مال بھی خارج ہو جائے
تو اس کا ضمان ہوگا اور اگر اس کا خارج کرنا شخص مذکور کی عادت کے اعتبار سے مستند نہو تو
قطع لازم ہوگا اسلئے کہ در صورت مذکورہ اس کا بیج کر لینا اس کے کسی طرف میں ات کر لینے کو ہم مقام
باب ششم
حد محارب کے بیان میں محارب سے ہر وہ شخص مراد ہے جو اخافت مردم کو گونجا
ڈرانا کے لئے سلاح دستھیا کو ہر ہتھ کرے اور اس میں برود و بھراور لیل و نہار اور مصر و غیرہ مساوی ہیں
اور آیا جب حد میں سے جملہ محارب کا اہل بیہ (جنگ جہال) ہونا بھی شرط ہے یا نہیں اس میں تردید
ہو لیکن اس کا شرط ہونا صحیح تر ہو بشرطیکہ قصد اخافت (ڈرانا) معلوم ہو اور اس حکم میں مرد اور
عورت مساوی ہیں اگر اتفاق کوئی عورت بھی محارب کو اختیار کرے اور اگر کوئی شخص اخافت مردم
کی قوت نہ رکھتا ہو اور باوجود اسکے سلاح کو ہر ہتھ کرے تو آیا حکم اس کے لئے بھی ثابت ہوگا یا نہیں
اس میں تردید ہو لیکن اس کا ثابت ہونا شبہ ہے اور محض قصد تخویف پر اتفاق کی بجائے اگرچہ اس پر قدرت نہ رکھتا
اور طلوع جو اموال مردم پر مطلع ہونے کی غرض سے خارج ہوا ہو اور وہ (دسین محارب) کے لئے
یہ حکم ثابت ہوگا اور یہ ضمانت اقرار کرنے سے ثابت ہوتی ہے اگرچہ ایک ہی مرتبہ اقرار کرے اور اس طرح
دو عداوتوں کی شہادت سے بھی ثابت ہوتی ہے اور اس میں عورتوں کی شہادت مطلقاً مقبول نہیں ہے
تہا شہادت دین یا رجال کے ساتھ اور اگر بعض مصوص (رساق) نے بعض خبر پر شہادت دی ہو
تو مقبول نہوگی اسلئے کہ وہ فاسق ہیں اور اس طرح اگر ماخوذین (گرفتار شدہ) میں سے بعض نے
بعض آخر کے لئے شہادت دی ہو مثلاً کہ میں نے وہ ہمارے لئے ظاہر ہوئی اور ہم سب مال خذ کر لیا تب بھی

قسط کرنا صحیح ہوگا اور مقدار نصاب کو خارج کرے بعد ازاں قبل مرافقہ او کی قیمت ناقص ہو جائے
تو قطع ثابت ہوگا
اٹھواں مسئلہ
اگر داخل حرز میں کوئی شخص ایسے مال کا بیج کرے جس کی قیمت
بقدر نصاب ہو جیسے مروارید پس اگر اس کا خارج کرنا مستند ہو تو او سپر مال تین شدہ کا حکم جاری
کیا جائیگا اور حد سہ قہ نہوگی اور شخص مذکور کی حرز سے خارج ہونیکے بعد فقہین مال بھی خارج ہو جائے
تو اس کا ضمان ہوگا اور اگر اس کا خارج کرنا شخص مذکور کی عادت کے اعتبار سے مستند نہو تو
قطع لازم ہوگا اسلئے کہ در صورت مذکورہ اس کا بیج کر لینا اس کے کسی طرف میں ات کر لینے کو ہم مقام
باب ششم
حد محارب کے بیان میں محارب سے ہر وہ شخص مراد ہے جو اخافت مردم کو گونجا
ڈرانا کے لئے سلاح دستھیا کو ہر ہتھ کرے اور اس میں برود و بھراور لیل و نہار اور مصر و غیرہ مساوی ہیں
اور آیا جب حد میں سے جملہ محارب کا اہل بیہ (جنگ جہال) ہونا بھی شرط ہے یا نہیں اس میں تردید
ہو لیکن اس کا شرط ہونا صحیح تر ہو بشرطیکہ قصد اخافت (ڈرانا) معلوم ہو اور اس حکم میں مرد اور
عورت مساوی ہیں اگر اتفاق کوئی عورت بھی محارب کو اختیار کرے اور اگر کوئی شخص اخافت مردم
کی قوت نہ رکھتا ہو اور باوجود اسکے سلاح کو ہر ہتھ کرے تو آیا حکم اس کے لئے بھی ثابت ہوگا یا نہیں
اس میں تردید ہو لیکن اس کا ثابت ہونا شبہ ہے اور محض قصد تخویف پر اتفاق کی بجائے اگرچہ اس پر قدرت نہ رکھتا
اور طلوع جو اموال مردم پر مطلع ہونے کی غرض سے خارج ہوا ہو اور وہ (دسین محارب) کے لئے
یہ حکم ثابت ہوگا اور یہ ضمانت اقرار کرنے سے ثابت ہوتی ہے اگرچہ ایک ہی مرتبہ اقرار کرے اور اس طرح
دو عداوتوں کی شہادت سے بھی ثابت ہوتی ہے اور اس میں عورتوں کی شہادت مطلقاً مقبول نہیں ہے
تہا شہادت دین یا رجال کے ساتھ اور اگر بعض مصوص (رساق) نے بعض خبر پر شہادت دی ہو
تو مقبول نہوگی اسلئے کہ وہ فاسق ہیں اور اس طرح اگر ماخوذین (گرفتار شدہ) میں سے بعض نے
بعض آخر کے لئے شہادت دی ہو مثلاً کہ میں نے وہ ہمارے لئے ظاہر ہوئی اور ہم سب مال خذ کر لیا تب بھی

عنہما کما فی الحدیث ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء

عقد کرے تو یا صحیح ہو گیا یا نہیں اس میں تردد ہو لیکن اس کا جائز ہونا شبہ ہو اس لئے کہ مردہ کی کے
اموال و سبکی ملک سے خارج نہیں ہوتے تو ان مسئلہ کا یہ اسلام سے فقط ائشہ کہ ان کے لا الہ
لا اللہ و ان محمد بن رسول اللہ مراد ہو اور اگر سے فہم عبارت و آخرت و حق کل جن
سوالی ہو وہ میں مراد ہو کہ یہ رسول خدا ہیں
عقد کرے تو یا صحیح ہو گیا یا نہیں اس میں تردد ہو لیکن اس کا جائز ہونا شبہ ہو اس لئے کہ مردہ کی کے
اموال و سبکی ملک سے خارج نہیں ہوتے تو ان مسئلہ کا یہ اسلام سے فقط ائشہ کہ ان کے لا الہ
لا اللہ و ان محمد بن رسول اللہ مراد ہو اور اگر سے فہم عبارت و آخرت و حق کل جن
سوالی ہو وہ میں مراد ہو کہ یہ رسول خدا ہیں
عقد کرے تو یا صحیح ہو گیا یا نہیں اس میں تردد ہو لیکن اس کا جائز ہونا شبہ ہو اس لئے کہ مردہ کی کے
اموال و سبکی ملک سے خارج نہیں ہوتے تو ان مسئلہ کا یہ اسلام سے فقط ائشہ کہ ان کے لا الہ
لا اللہ و ان محمد بن رسول اللہ مراد ہو اور اگر سے فہم عبارت و آخرت و حق کل جن
سوالی ہو وہ میں مراد ہو کہ یہ رسول خدا ہیں

و ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء

عنہما کما فی الحدیث ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء فان قالوا ان فیما بینہما من اشیاء

بعض من یسئل عن
الزنا ویسئل عن
ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول

خارج کرنا اور اس کے علاوہ کسی دوسرے بلین اور سکا فروخت کرنا لازم ہوگا اور اس کے خارج بلین
فروخت کرنے کی وجہ یا محض قبیح ہو جسکی کوئی علت ہم کو معلوم نہیں ہو یا اسکی وجہ یہ ہو کہ مالک بیہوش
اور بیہوش کے سبب سے قبیح و عیب لگانا لگی جائے جیسا کہ روایت مدیرین حضرت امام محمد باقر
عالیہ السلام سے منقول ہوا ہے اور یہ بیہوشی کی قیمت کے مصروف میں علمائے اختلافات کیا ہیں بعض
میں یہ ہے کہ فرمایا ہو کہ بیہوشی کی قیمت کے ساتھ تصدیق کرنا معین ہوگا اور ہم کو اس قول کا
مستند معلوم نہیں ہوا اور دیگر علمائے فرمایا ہو کہ اسکی قیمت کا حوالہ منترم جس نے کہ تاوان یا ہوا
کرنا لازم ہوگا اور مالک بیہوش نے اس سے واپسی کی ہو تو اسی کے حوالہ کرنا لازم ہوگا اور یہ قول شہ
ہوا و فصل مذکور دو عداولوں کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے اور جو تو انکی شہادت سے ثابت نہیں ہوتا
خواتین شہادت دین یا مردوں کے ساتھ اور اسی طرح اقرار فاعل سے بھی ثابت ہوتا ہے اگرچہ ایک تہ
اقرار کرے بشرطیکہ وہ مالک بیہوش ہو و الا نقطہ تعذر ثابت ہوگی اگرچہ اسے مکرر اقرار کیا ہو اسلئے کہ
کسی شخص کا اقرار دوسرے شخص کے حق میں نافذ نہیں ہوتا اور بعض علمائے فرمایا ہو کہ فعل مذکور اس
وقت تک ثابت ہوتا ہے جب تک کہ وہ دوم مرتبہ اقرار نہ کرے اور یہ قول غلط ہے اور اگر فعل مذکور کسی شخص سے
مکرر واقع ہوا تو تین مرتبہ تعزیر متعلق ہو چکی ہو تو جو چھی مرتبہ میں اور سکا قتل کرنا لازم ہوگا اور منجملہ
نبات آدم کسی زن مرد کے ساتھ واپسی کرنا معصیت کے متعلق ہونے اور حدزنا کے ثابت ہونے اور
احسان کے معتبر ہونے اور نہ ہونے میں زن زندہ کے ساتھ واپسی کرنے کا حکم رکھتا ہے بلکہ اس مقام پر
جنایت فحش ہو و نہ علیہ و سکی عقوبت میں حدزنا کے علاوہ کسی زیادتی کے ساتھ تغلیظ کرنا لازم
ہوگا جسکی مقدار نظر امام پر موقوف ہے اور اگر زن مردہ اس دعا علی ہر کی زوجہ ہو تاویب میں فقط
تعزیر بر اقتصار کرنا میں ہوگا اور حدزنا بوجہ شہ ساقط ہو جائیگی اور آیا فصل مذکور زن مردہ کے
ساتھ واپسی کرنا کو ثبوت میں دو عداولوں کی شہادت کافی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے سبب بعض

بعض من یسئل عن
الزنا ویسئل عن
ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول

بعض من یسئل عن
الزنا ویسئل عن
ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول
واما ان یسئل
عن ما جاء فی العلم
من قول الاول

اگر کوئی شخص کسی انسان کو مچھلی کی طرف گر دیوے اور وہ مچھلی اسکو نگل جائے تو جس
 مذکور پر قصاص لازم ہوگا اسلئے کہ مچھلی بالطبع مضرب رسان ہو لہذا اس پر قتل کا
 حکم جاری کیا جائیگا دوسری صورت اگر کوئی شخص کسی انسان پر کلب عقور (سگ گزفہ)
 کو اغراء (برائی بگھٹنے) کرے اور کلب مذکور اسکو ہلاک کر دے تو قصاص کا ثابت ہونا اشبہہ
 اسلئے کہ وہ از قبیل آہ ہے اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی انسان کو شیر کے سامنے اس طرح ڈال دے
 کہ وہ (انسان) اپنی حفاظت پر قادر نہ ہو اور شیر اسکو ہلاک کر دے تب بھی یہی حکم ہوگا
 خواہ مکان تنگ میں ہو یا کشادہ میں تیسری صورت اگر کوئی شخص کسی انسان کو
 سانپ سے اس قدر کٹھڑے جو باعتبار عادت قاتل ہو اور وہ ہلاک ہو جائے تو شخص مذکور کا
 قتل کرنا صحیح ہوگا اور اگر کسی انسان کے بدن پر ایسے سانپ کو چھوڑ دیوے جو باعتبار عادت
 قاتل ہو اور وہ (سانپ) کاٹ لیوے اور انسان مذکور ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں
 بھی قصاص کا ثابت ہونا اشبہہ ہے اسلئے کہ فعل مذکور ایسا امر ہے جسکے ساتھ باعتبار عادت
 تلف ہو جانے کی عادت جاری ہے چوتھی صورت اگر کوئی شخص کسی انسان کو مروج کرے
 بعد ازاں اس (انسان) کو کوئی شیر کاٹ لیوے اور وہ دونوں (جراحات اور شیر کاٹنا)
 سبب کرین تو قصاص ساقط ہوگا اور آیا فاضل دیت نصف کا اور شہ جراح پر رد کرنا لازم
 ہوگا یا نہیں پس اسکا لازم ہونا اشبہہ ہے اور یہی طرح اگر قاتل اجنبی کے ساتھ بدعتول
 (جس سے قصاص لینا صحیح نہیں ہے) بھی شریک ہو جائے یا کسی غلام کے قتل میں حرامہ
 غلام دونوں شریک ہوں تب بھی قاتل اجنبی اور غلام سے قصاص ساقط ہوگا البتہ
 بدعتول اور حرامہ سے قصاص ساقط ہوگا اور اگر نصف دیت یا نصف قیمت لازم ہوگی
 جو ردہ مفیض منہ (جس سے قصاص لیا جائے) کے حوالہ کی جائیگی یا بخون صورت

عاقبة البطلان والانتقام على مؤلفه
عاقبة الخير كان ميرزا عبد الله الخور
قوله لاك ويستوى اليه كماله
المنه بالخير على المكنه

قصاص لازم ہوگا اسلئے کہ وہ (غیر مبینہ) نسبت اُس (مکرہ) کے آلہ کا حکم رکھتا ہو اور حکم مذکور میں حسد و عید مساوی ہیں اور اگر وہ (مکرہ شوریہ) مبینہ عارف غیر بالغ اور حر ہو تو قصاص نہ ہوگا اور عاقلہ مباشر بریت لازم ہوگی اور بعض اصحاب نے فرمایا کہ اُس سے قصاص لیا جائیگا بشرطیکہ دس برس سے اُس کا سن کم نہ ہو اور یہ قول مترک ہے اور ملوک مبینہ میں اُس کے رقبہ سے جنایت متعلق ہوگی اور قصاص نہ ہوگا اور شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب خلاف میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر ملوک صغیر یا مجنون ہوگا تو قصاص نہ ہوگا اور دینیت ہوگی اور قول اقل (قصاص کا اگر اہل کفر سے متعلق ہوتا) اظہر ہو اور اس مقام پر کئی فرعین مذکور ہوتی ہیں اقل اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کئے فتنی والا قتلک (تو مجکو قتل کر ڈال ورنہ میں تجکو قتل کر دوں گا) تو قتل کرنا جائز نہ ہوگا اسلئے اجازت سے مرتفع نہیں ہو سکتی اور اگر مباشر قتل ہو تو قصاص واجب نہ ہوگا اسلئے کہ اُس نے اپنے حق کو بوجہ اجازت ساقط کر دیا ہے پس وارث مقتول کو مباشر تسلط نہ ہوگا دوم اگر کوئی شخص کسی سے قتل نفسک (تو اپنے نفس کو قتل کرے) اور شخص مامور مبینہ ہو تو ملزم (امر پر کچھ نہ ہوگا اسلئے کہ مباشر قوی ہو اور اگر شخص مامور مبینہ نہ ہو تو ملزم (امر پر قصاص لازم ہوگا اسلئے کہ سبب قوی ہو اور اس مقام پر اگر اہل قاتل کے متعلق ہونے میں اشکال ہو اسلئے کہ قتل ہو کی وجہ سے انسان کسی فعل کے صادر کرنے میں مضطر ہوتا ہو اور جبکہ وہ خود اپنے قتل پر مامور ہو تو خوف مذکور بے سنی ہو سو ہم اعدائے نفس میں اگر اہل تحقیق ہوتا ہو پس اگر کوئی شخص کسی سے کئے قطع ید نہ ادا لا قتلک (اس کا ہاتھ قطع کر دے والا میں تجکو قتل کر دوں گا) تو ملزم پر قصاص نہ ہوگا بلکہ امر مکرہ (مجبور کرنا والا) پر لازم ہوگا اور اگر کئے قطع ید نہ ادا نہ ادا نہ ادا تو اس شخص کا یا اس شخص کا ہاتھ قطع کر دی والا تجکو قتل کر دوں گا اور مامور مکرہ (مجبور کرنا والا) نہیں

منه ان بلغ
عشر اربو
مطرد في
المملوك المين
يقبل الغناية
برقيه ولا قود
وفي الخلاف
التي كان الخطا
منها الزعفران
والزبد والسكر
ومما يسلط عليه
ولا الاظهر
الاوس
لوقا اليتيم
والأطفال
القسم القليل
الاذني يوم
الحج ولو

فلا يغفل عن الثواب لو قال
أقول فليسك فلو لا شيء
على المأمور ولا شيء
اللائق تحقق أدراكه
من الاشكال
الواجب
الاول
فلو قال فليسك فلو لا شيء
الاول

[illegible]

قتل کی صورت میں اولیاء مقتول کو دیت حر کی نصف کا اُس (حر) کے ورثہ پر رد کرنا لازم ہوگا اور آقا بے غلام پر کسی شوکار کو کرنا اُس وقت تک لازم نہ ہوگا جب تک کہ ویت حر کے نصف کا غلام کی قیمت زائد نہ ہو اور در صورت زیادت اُس (آقا سے غلام) پر مقدار زائد رد کی جائیگی اور فقط غلام کے قتل کی صورت میں اگر دیت مقتول کے نصف (پانچ ہزار دہم) سے اُس (غلام) کی قیمت قطع ہو تو اولیاء مقتول کو مقدار زائد کا آقا سے غلام کے عوا کرنا لازم ہوگا پس اگر غلام کی قیمت نے دیت حر کا استیعاب کیا ہو تو اولیاء مقتول کا حق ادا ہو جائیگا اور آقا سے غلام کو اُس حر سے غلام کی قیمت کے نصف کا مطالعہ صحیح ہوگا اور اگر قیمت غلام نے دیت حر کا استیعاب کیا بلکہ وہ مجموع دیت سے کم اور نصف دیت سے زائد ہو تو اولیاء حر کو اُسکی دیت میں سے قدر فاضل کا آقا و غلام پر رد کرنا لازم ہوگا اور باقی ماندہ جو قسم دیت ہی کا استحقاق مقتول اول (اولیاء کو حاصل ہوگا) ۱۳۱ مسلمین اصحاب کیلئے اختلاف ہو اور جو کچھ کہنے اختیار کیا ہو وہ قواعد پر کے مناسب ہو یا پنجواں مسئلہ اگر کسی حر کے قتل کی قیمت غلام اور عورت شریک ہوں تو اولیاء مقتول اُن دونوں کا قتل کرنا صحیح ہوگا اور عورت پر رد نہ ہوگا اور یہی طرح غلام پر بھی رد نہ ہوگا ہاں اگر دیت سے غلام کی قیمت قطع ہو تو قدر زائد کا اُسکے آقا پر رد کرنا لازم ہوگا اور اگر اولیاء مقتول اُس (مقتول) کے عوض میں عورت کے قتل کو اختیار کیا تو اُن کیلئے غلام کا استحقاق جہلن ہوگا تا وقتیکہ دیت مقتول کے نصف سے اُس (غلام) کی قیمت قطع نہ ہو والا آقا سے غلام پر قدر فاضل کا رد کرنا لازم ہوگا اور اگر اولیاء مقتول نے غلام کے قتل کو اختیار کیا اور اُسکی قیمت اُسکے جنایت کے مساوی یا کم ہوئی تو تا پر رد نہ ہوگا اور عورت پر اپنی جنایت کی دیت لازم ہوگی اور اگر نصف دیت سے اُسکی قیمت قطع ہو تو عورت کو آقا سے غلام پر اُس مقدار کا رد کرنا لازم ہوگا جو اُسکی قیمت سے فاضل رہے پس اگر قیمت غلام نے دیت مقتول کا

[illegible]

بني القبول
فخرج من كل واحد فضل ان قلنا فمجتبه او اقله
العبد وفضل ان قلنا فمجتبه او اقله
فلان على المنة
كانت قيمة
من تصدق له
في تعليم المراهقة
ما حصل من
مجته فان
استوعبت

فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ

غلام کسی غلام کو عمدہ قتل کر ڈالے تو غلام مقتول کے آقا کو قصاص لینے کا استحقاق حاصل ہوگا
پس اگر اُس نے قتل کر لیا اختیار کیا تو جائز ہوگا اور اگر دیت کا مطالبہ کیا تو رقبہ جانے متعلق
ہوگا پس اگر دونوں غلاموں (قاتل و مقتول) کی قیمتیں مساوی ہوئیں تو غلام مقتول کے آقا کو
غلام قاتل کا استرقاق صحیح ہوگا اور اُس کا آقا ضامن نہ ہوگا لکن اگر قیمت کے عوض اُس کے فک
کر نہیں تیرے تو جائز ہوگا اور اگر غلام قاتل کی قیمت زیادہ ہو تو غلام مقتول کے آقا کو اُس
سے اُسی مقدار کا استحقاق ہوگا جو قیمت مقتول کے مساوی ہو اور اگر غلام قاتل کی قیمت
کم ہو تو آقا نے مقتول کو اُس کا قتل یا استرقاق صحیح ہوگا اور غلام قاتل کے آقا کسی شیئی کی قیمت
متعلق نہ ہوگی اس لئے کہ آقا پر غلام کی دیت لازم نہیں ہوتی اور اگر کوئی غلام کسی غلام کو ازراہ
خطا قتل کرے تو غلام قاتل کے آقا کو اُس (غلام قاتل) کی قیمت کے ساتھ فک کر لینے
اور آقا کے مقتول کے حوالہ کر دینے میں اختیار حاصل ہوگا اور در صورت اولی (غلام قاتل کا
اُس کی قیمت کے ساتھ فک کرنا) غلام معنی علیہ کے آقا کو اختیار نہ ہوگا اور در صورت ثانیہ (غلام
قاتل کا آقا نے مقتول کے حوالہ کر دینا) غلام قاتل کے آقا کو غلام اُس کی قیمت کے اُس مقدار کا استحقاق
ہوگا جو غلام مقتول کی قیمت سے فاضل رہے اور اگر غلام مقتول کی قیمت سے غلام قاتل کی
قیمت ناقص (کم) ہو تو اُس (غلام قاتل) کے آقا پر مقدار نقصان لازم نہ ہوگی اور اگر
غلام مقتول کے اُس قیمت میں جانے (غلام قاتل) اور مولائے غلام (غلام مقتول کا آقا)
مختلف ہوں جو یوم قتل مستحق ہو تو قول جانے مقبول ہوگا جبکہ مولائے غلام کیلئے بیغیرہ
اور مدبر پر باب جنایت میں قن (غلام محض) کے حکام جاری کئے جائیں گے پس اگر مدبر کیلئے
ازراہ عمدہ قتل کرے تو بعض مقتول اُس کا قتل کرنا صحیح ہوگا اور اگر ولی مقتول کو اُس (قاتل)
کا استرقاق مطلوب ہو تو صحیح ہوگا اور اگر مدبر کسی کو ازراہ خطا قتل کرے اور اُس کو ایش جنایت کی

غلام کسی غلام کو عمدہ قتل کر ڈالے تو غلام مقتول کے آقا کو قصاص لینے کا استحقاق حاصل ہوگا
پس اگر اُس نے قتل کر لیا اختیار کیا تو جائز ہوگا اور اگر دیت کا مطالبہ کیا تو رقبہ جانے متعلق
ہوگا پس اگر دونوں غلاموں (قاتل و مقتول) کی قیمتیں مساوی ہوئیں تو غلام مقتول کے آقا کو
غلام قاتل کا استرقاق صحیح ہوگا اور اُس کا آقا ضامن نہ ہوگا لکن اگر قیمت کے عوض اُس کے فک
کر نہیں تیرے تو جائز ہوگا اور اگر غلام قاتل کی قیمت زیادہ ہو تو غلام مقتول کے آقا کو اُس
سے اُسی مقدار کا استحقاق ہوگا جو قیمت مقتول کے مساوی ہو اور اگر غلام قاتل کی قیمت
کم ہو تو آقا نے مقتول کو اُس کا قتل یا استرقاق صحیح ہوگا اور غلام قاتل کے آقا کسی شیئی کی قیمت
متعلق نہ ہوگی اس لئے کہ آقا پر غلام کی دیت لازم نہیں ہوتی اور اگر کوئی غلام کسی غلام کو ازراہ
خطا قتل کرے تو غلام قاتل کے آقا کو اُس (غلام قاتل) کی قیمت کے ساتھ فک کر لینے
اور آقا کے مقتول کے حوالہ کر دینے میں اختیار حاصل ہوگا اور در صورت اولی (غلام قاتل کا
اُس کی قیمت کے ساتھ فک کرنا) غلام معنی علیہ کے آقا کو اختیار نہ ہوگا اور در صورت ثانیہ (غلام
قاتل کا آقا نے مقتول کے حوالہ کر دینا) غلام قاتل کے آقا کو غلام اُس کی قیمت کے اُس مقدار کا استحقاق
ہوگا جو غلام مقتول کی قیمت سے فاضل رہے اور اگر غلام مقتول کی قیمت سے غلام قاتل کی
قیمت ناقص (کم) ہو تو اُس (غلام قاتل) کے آقا پر مقدار نقصان لازم نہ ہوگی اور اگر
غلام مقتول کے اُس قیمت میں جانے (غلام قاتل) اور مولائے غلام (غلام مقتول کا آقا)
مختلف ہوں جو یوم قتل مستحق ہو تو قول جانے مقبول ہوگا جبکہ مولائے غلام کیلئے بیغیرہ
اور مدبر پر باب جنایت میں قن (غلام محض) کے حکام جاری کئے جائیں گے پس اگر مدبر کیلئے
ازراہ عمدہ قتل کرے تو بعض مقتول اُس کا قتل کرنا صحیح ہوگا اور اگر ولی مقتول کو اُس (قاتل)
کا استرقاق مطلوب ہو تو صحیح ہوگا اور اگر مدبر کسی کو ازراہ خطا قتل کرے اور اُس کو ایش جنایت کی

فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ فان لم یقتل جازان طلب الدنۃ بقیۃ الحیاۃ

والموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد

اُسکا بھی یہی حکم ہوگا اور اگر کسی غلام کے ہاتھ کو ایک شخص قطع کرے اور اُسکے باؤں کو دوسرا
شخص قطع کرے تو بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ آقاے غلام کو اس غلام کا اون دونوں کے حال
کو دینا اور اُن دونوں کو قیمت کا الزام دینا یا بدو ن عوض اُس غلام کا اساک کرنا صحیح ہوگا
جیسا کہ شخص واحد سے جنایات متعدده کے واقع ہونے کی صورت میں مقرر ہو لیکن آقاے غلام
کیلئے ہر ایک جائیداد میں کال الزام دینا اولیٰ ہو جو اُسی کی جنایت سے متعلق ہو اور اُس غلام کا
اُن دونوں کے حال دینا واجب ہوگا تیسرے مسئلہ جس مقام پر کہ آقا کو اپنے غلام کے فاک ہونا
اختیار ہو اُس سے ارش جنایت کے ساتھ فاک کرنا مراد ہو خواہ ممالک جائیداد کی قیمت سے مراد ہو
یا ناقص اور شیخ علیہ الرحمہ کیلئے ایک قول اور جو جس سے اقل الامرین ارش قیمت میں جو
کم ہوئے کے ساتھ فاک کرنا مراد ہو لیکن قول اول مروی ہے جو چوتھا مسئلہ اگر کوئی غلام دو مالکوں
دو غلاموں کو یکے بعد دیگرے قتل کر ڈالے اور ہر ایک مالک قصاص لینے کو اختیار کرے تو
بعض علمائے فرمایا ہے کہ مالک اول کو ترجیح دے جائیداد اسلئے کہ حق اسکا سابق ہو اور اُسکے قتل کے
بعد دوم سا قتل ہو جائیگا اسلئے کہ محل استحقاق مفقود ہو جاتا ہے اور بعض علمائے فرمایا ہے کہ
محکمین دونوں مالک شریک ہونگے تا وقتیکہ جنایت ثانیہ کے قبل اُسکے استرقاق کو مالک
اول نے اختیار نہ کیا ہو اور اگر اختیار استرقاق کے بعد اُسے مالک دوم کے غلام کو قتل کیا ہو
تو اُس سے مالک دوم کا حق متعلق ہو جائیگا اور یہ قول اشعہ ہوا اور اگر غلام اول کو آقا نے
مال دوم سے کو اختیار کیا ہو اور غلام جائیداد اُسکی ضمانت کی ہو تو مالک دوم کا حق نہیں
(غلام جانے) کے رقبہ سے متعلق ہوگا اور اُس مالک دوم کیلئے قصاص لینا صحیح ہوگا
اگر اُس مالک دوم نے غلام جائیداد کو قتل کیا تو غلام جائیداد اُسکا ہے مالک اول کا مال باقی رہے گا
اور اگر غلام جائیداد کے آقا نے ضمانت نہ کی ہو اور مالک اول اُسکے استرقاق پر راضی ہو ہو تو

والموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد

والموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد
الموت بعد من جلد بعض من جلد

بالله وبالله وباللحمية

اُس پر لازم ہوگا بعض علما فرمایا یہ تو کہ اگر اہل ذمہ کے قتل کرنے کا کوئی مسلم عادی ہو جائے تو
ذمی کو فاضل دیت کی رو کے بعد اس (مسلم) سے قصاص لینا صحیح ہوگا اور مذمی کا مرد ذمی کی خون
قتل کرنا بھی صحیح ہوگا اور اسی طرح اس (مرد ذمی) کا زن ذمہ کے عوض قتل کرنا بھی صحیح ہوگا لیکن
اولی ذمہ کو اخذ قصاص کے قبل اس (مرد ذمی) کی دیت کی فاضل کا رد کرنا لازم ہوگا اور زن
ذمہ کا ذی ذمہ اور مرد ذمی کے عوض قتل کرنا بھی صحیح ہے بعد اس (ذمہ قائم ہے) قدر فاضل کے
ساتھ رجوع کرنا بھی ہوگا اسلئے کہ کوئی شخص اپنے نفس سے اللہ کے ساتھ جنابیت نہیں کر سکتا اور
اگر کوئی کافر ذمی کسی مسلم کو ازراہ عداوت قتل کرے تو ذمی مذکور اور اُس کے مال کا ادایا و مقتول کے
حوالہ کر دینا لازم ہوگا اور ان (ادایا و مقتول) کو اس (ذمی) کے قتل کرنے اور استرقاق کرنا
اختیار حاصل ہوگا اور آیا ان کو اُس کے اطفال و نسوان کا استرقاق بھی صحیح ہوگا یا نہیں یہین فرقہ
لیکن ان (اطفال) کا حریت پر بانی رہنا اشیہ و اور اگر قبل استرقاق وہ (ذمی) مسلمان ہو
تو ان (ادایا و کو اس (ذمی) کے فقط قتل کرنا اختیار اسی طرح حاصل ہوگا جس طرح کہ بابت اسلام
قتل دینیکی صورت میں حاصل ہوتا اور اگر کوئی کافر ذمی کا قتل کر دے بعد ازان قاتل مسلمان
ہو جائے تو بعض کافر اس کا قتل کرنا بھی ہوگا اور اُس پر دیت لازم کی جائیگی (اگر مقتول مسلمان
دیت ہوا و ولد رشدد (حلال زادہ) کا ولد نہلا حرام زادہ) کے عوض قتل کرنا بھی ہوگا اسلئے کہ
کہ وہ دونوں اسلام میں مساوی ہیں اور اس باب سے کئی مسئلے تحت ہیں پہلا مسئلہ
اگر کوئی مسلم کسی کافر ذمی کے ہاتھ کو ازراہ عداوت قطع کر دے بعد ازان وہ ذمی مسلمان ہو جائے
اور جنابیت مذکورہ اُس کے نفس کی طرف سرایت کرے تو مسلم قاتل پر قصاص فی الطرف اور
قصاص فی النفس میں سے کچھ بھی لازم ہوگا اور اسی طرح اگر کوئی کافر کسی غلام کے ہاتھ کو قطع کرے
بعد ازان وہ غلام آزاد ہو جائے اور جنابیت مذکورہ سرایت کرے تب بھی یہی حکم ہوگا اسلئے

ان كان مقتول
 بغير الزم الدية
 القاتل يقتل
 كافا وسلمه
 ولو قاتل كافا
 قتل وهو مسلم
 لم يكن له
 قبل ولا شئ
 الحق في مقتله
 بقتل كافا
 هذا في المقتول
 ولله المنار
 وفي سترقان
 قتل سترقة
 وهو غريب
 والارث للمقتول
 دمه هو وماله
 مسلما عبدا
 لو قتل الذي
 عليها الفصل
 في غير هذه

[illegible]

دریافت نمود و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد

اُسکا دعوی سمیع ہوگا اور قسم کے ساتھ اُسکا دعوی ثابت ہوگا اور اس مقام پر کئی مسئلہ قابل ذکر ہیں پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے جماعت کے ساتھ کسی انسان میں کو قاتل ہو گیا ہو کہ جس کا عدو معلوم نہ ہو تو اُسکا دعوی سمیع ہوگا لکن مدعی علیہ پر قیود و ادیت کا حکم کرنا صحیح نہ ہوگا اسلئے کہ جنایت میں سے مدعی علیہ کے حصہ کی مقدار معلوم نہیں ہے البتہ حاکم کو اسکا صلح پر مجبور کرنا صحیح ہوگا تاکہ خون ریزی سے تحفظ رہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص مدعی قتل ہو اور اُسکی نوع (عمد یا خطا وغیرہ) کو بیان نہ کرے تو اُسکے دعوی کا سمیع ہونا اقرب ہو اور قاضی کو مدعی سے تفصیل کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور مطالبہ مذکورہ از قبیل تلقین نہیں ہے بلکہ وہ تحقیق دعوی ہے اور اگر نوع قتل کو بیان نہ کرے تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ اُسکا دعوی متروک اور اُسکا بیئہ ساقط ہوگا کیونکہ بیئہ کے موافق حکم کرنا ممکن نہیں ہے اور اس میں تردد ہو سیکے کہ عموم ادلہ اُسکے مسموع ہو نہ ہو کیونکہ مقتضی ہے اور تعدد قصاص و ادیت کی موت میں ختم صلح بھی اُسکا فائدہ ہو سکتا ہے جیسا کہ قبل ازین مذکور ہو چکا ہے تیسرا مسئلہ اگر کوئی کسی انسان پر بالقرادہ قتل کرے یا دعوی کرے بعد از ان کسی دوسرے انسان پر دعوی کرے تو دوسرا دعوی سمیع نہ ہوگا خواہ اوّل کو بری کرے یا دوسرے مدعی علیہ کا شریک قرار دے اسلئے کہ اُسنے پہلے دعوی کی وجہ سے اپنے نفس کی تکذیب کی ہے اور اُس میں شیخ علیہ الرحمہ کا ایک قول اور جس سے دوسرے دعوی کا سمیع ہونا مراد ہو سکتا ہے پہلے دعوی میں سوء غلط وغیرہ کا احتمال قائم ہو چو تھا مسئلہ اگر کوئی شخص قتل عمد کا دعوی کرے اور خطا کے ساتھ اُسکی تفسیر کرے تو اُسکا اصل دعوی باطل نہ ہوگا اور اسی طرح اگر قتل خطا کا دعوی کرے اور غیر خطا کے ساتھ اُسکی تفسیر کرے تب بھی اُسکا اصل دعوی باطل نہ ہوگا اور ثبوت دعوی کیلئے تین طریقے معین ہیں پہلا طریقہ اقرار پر جس مدعی علیہ کا ایک مرتبہ اقرار کرنا ثبوت قتل کیلئے کافی ہوگا اور بعض اصحاب نے دو مرتبہ اقرار کرنا

دریافت نمود و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد

دریافت نمود و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد و در وقت رسیدن به آنجا در میان راه با یک نفر برخورد کرد و آنرا با خود برد و در راه کشت و کشتن را در آنجا تمام کرد

من فافحه
لوقال الشا
ن الجرح
وكلنا المكم
فولعهم
كان القول
بغير العاية
وادعى الوعد
وان صدقها
الى انك
بالبيعة
عليها
ولو انك

مدعی علیہ اُس امر کا انکار کرے جس کی کہ بنیہ نے شہادت دی ہو تو اُس کے انکار کی طرف اہانت
 لکھا جائیگا اور اگر مدعی علیہ اُس (مبہ) کی تصدیق کرے لیکن جنابیت مشہو بہا کے سوا کسی
 دوسری وجہ سے مخفی علیہ کے مرجع یا مدعی ہو تو اُس کا قول اُسکی قسم کے ساتھ مقبول ہوگا
 اور جراحون کا بھی یہی حکم ہو پس اگر شاہد کے ضربہ فاضحہ (اُس نے فلان شخص پر ضرب لگائی پس
 اُسکو جراح موضحہ کے ساتھ جرح کیا) تو اُس کا قول مقبول ہوگا اور اگر شاہد کے اختصائم
 افتراقا ہو مجموع (اُن دونوں نے باہم حضوت کی) بعد از ان وہ دونوں متفرق ہو گئے لیکن
 وہ زخمی تھا) یا کسی ضربہ فوجہ ناہ شجوعا (فلان نے اُسکو ضرب لگائی پس میں نے اُسکو
 شکتہ تہ پایا) تو اُس کا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ جراح کا کسی دوسرے سبب سے حاصل
 ہونا بھی محتمل ہو اور اسی طرح اگر شاہد کو ضربہ فوجی دے (فلان نے اُسکو ضرب لگائی پس اُس کا
 خون جاری ہوا) تب بھی اُس کا قول مقبول ہوگا اسلئے کہ خون کا کسی دوسری وجہ سے جاری
 ہونا بھی محتمل ہو لیکن اگر شاہد کے ضربہ فاجری دے (فلان شخص نے اُسکو ضرب لگائی پس
 اُس کے خون کو جاری کیا) تو اُس کا قول مقبول ہوگا اور اگر کے سال دے فات (فلان نے
 اُس کا خون بہا یا پس وہ مر گیا) تو اُس کا قول جراح دائمیہ میں مقبول ہوگا اور اُس سے زائد میں
 مقبول ہوگا اسلئے کہ موت کا کسی دوسرے سبب سے حاصل ہونا بھی محتمل ہو اور اگر شاہد کو
 اوصہ دو وجہ نا فیہ موضحین (فلان شخص نے اُسکے جراح موضحہ کو حادث کیا اور پہنچے شہین
 دو موضحہ پائے) تو قصاص ساقط ہوگا اسلئے کہ موضحہ مشہوہ علیا کی تعین نہیں ہوئی اور
 استيفاء قصاص میں دونوں جراحون کا مساوی ہونا معتذر ہو اور دیت کی طرف رجوع
 لیا جائیگی اور بسا اوقات اقل جراحین کے ساتھ قصاص لینا خور کر تا ہو اور اس میں ضعف
 اسلئے کہ استيفاء قصاص کا ایسے عمل سے متعلق ہونا لازم آتا ہو میں توجہ قصاص متحقق نہیں ہونے

نیلیں منہ فاضلہ

اضغط
لرؤوفال

افترقا

7

کتابخانه
مکتبہ

وہی ہے جس نے

١٢

د فخریه

فقال فاجب

اما التوفيق

بسم الله الرحمن الرحيم

ملفوظات

وَمِنْهُمْ

محمد بن عبد بن

قط الغصاة

مجلسه

...

وہاں خط لکھا کہ: "میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا کہ کیا تحقیق سے یہ سچ ہے؟"

ان شاء اللہ تعالیٰ
 دعوہ الیہ فی حقہ
 وینزل الیہ
 موت شہادۃ
 وادعایہ الیہ
 القاتل العمد
 المثل علیہ
 بالقتل عدو
 اعدیہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ

والا قول حالی اسکی قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اور اگر ایک شاہد قتل عمد کے مشاہدہ کریگی
 شہادت دے اور دوسرا شاہد قتل مطلق کی شہادت دے بعد انان قتل عمد کا قاتل انکا کو
 اور دلی مقول اس (قتل عمد) کا دعوی کرے تو ایک شاہد کی شہادت از قبیل لوٹ قرار پائیگی
 اور دلی مقول کو اپنے دعوی کا بذریعہ قسامت ثابت کرنا صحیح ہوگا جسکی تفصیل عنقریب ملے گی
 ہوگی و دوسرا مسئلہ جبکہ دو شخصین دو شاہد قتل کی شہادت دین بعد انان مشہود علیہما دین ہوں
 پر شہادت دی گئی ہی بھی دونوں شاہد دن پر قتل کی ایسی وجہ پر شہادت دین کہ اسکی
 تبرع (شہادت کا بدون سوال حکم ادا کرنا) متحقق نہ ہو یا تبرع متحقق ہو لکن اسقاط شہادت کو
 متقاضی نہیں اگر دلی مقول نے شاہدین اولین کی تصدیق کی تو اس (دلی) کیلئے حکم کیا
 جائیگا اور شاہد آخرین (مشہود علیہما) کی شہادت کا طرح کرنا معین ہوگا اور اگر دلی مقول نے
 جملہ شہوتکی یا فقط شاہدین آخرین کی تصدیق کی تو جملہ مشہود ساقط ہو جائینگے اور دونوں
 شہاد تو نہیں سے ایک بھی صحیح نہوگی تیسرا مسئلہ اگر دو عادل اپنے مورث کیلئے اندال جراثحت
 بعد شہادت دین کہ زید نے اسکو حوچ کیا تھا تو ان دونوں کی شہادت مقبول ہوگی اور اگر
 قبل اندال شہادت دین تو مقبول نہوگی اسلئے کہ تمت متحقق ہو کیونکہ جراثحت کا قتل تکلیف
 منجر ہو جاتا اور انکا شہادت کو یہ دیت ادا کرنا بھی محمل ہوا و اسمین تردید ہوا اور اگر اقامت شہاد
 کے بعد وہ جراثحت لاند مل ہو جائے اور وہ دونوں شہادت کا اعادہ کریں تو مقبول ہوگی اسلئے
 کہ اس صورت میں تمت مرتفع ہو جاتی ہوا اور اگر دو عادل اپنے مورث کیلئے حالت مرض میں ہی
 مال کی شہادت دیں تو مقبول ہوگی اور میں الصور میں فرق یہ کہ صورت اولی میں ان دونوں
 دیت کا استحقاق ابتدا و احاصل ہوتا ہے جو سبب نفع کا احتمال قوی ہوا و صورت ثانیہ میں
 میت کیلئے دیت کا استحقاق ابتدا و احاصل ہوتا ہے اور ان دونوں کو ملک میت کی بعد اسکی

ان شاء اللہ تعالیٰ
 دعوہ الیہ فی حقہ
 وینزل الیہ
 موت شہادۃ
 وادعایہ الیہ
 القاتل العمد
 المثل علیہ
 بالقتل عدو
 اعدیہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ

ان شاء اللہ تعالیٰ
 دعوہ الیہ فی حقہ
 وینزل الیہ
 موت شہادۃ
 وادعایہ الیہ
 القاتل العمد
 المثل علیہ
 بالقتل عدو
 اعدیہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ
 قتلہ بولہ

واللؤلؤة

يَنْتَبِهَا الطَّنَّانُ
 بِمَدَقِّ الْبُكَدِ
 وَكَأَنَّهَا تَدُلُّهُ
 لَوْ جَدَّهَا
 وَبِزَوْجِهَا
 الدَّهْلَوِيُّ دَارُ
 فَعَوَّافٍ عِلَّاهُ
 الْبَيْدُ تَعْنِي
 غَوَّافُهَا
 مَقَابِلُ

صحیح ہونا) کے بنا پر قسم کا مدعی کی طرف راجع کرنا اور اُس کے موافق حکم کرنا معین ہو گا اور لوٹ سے وہ امارت مراد ہو جس کے ساتھ عالم کو صدق مدعی کا ظن غالب حاصل ہو جیسے شاہد واحد اور اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے خون میں مضطرب (لوٹنے والا) ہو اور یہ ایسا شخص ایسا وہ جس کی سلاح (تیار) پر خون موجود ہو تب بھی لوٹ تحقیق ہو گا اور اسی طرح اگر کوئی مقتول کسی قوم کے مکان یا ایسے محلہ میں موجود ہو جو شہر سے منفرد ہو گا اور اسی طرح ہو گا اور اسی طرح اہل شہر کے سوا کوئی شخص داخل نہوتا ہو تب بھی لوٹ تحقیق ہو گا اور اسی طرح اگر مقتول کسی دشمن کے مقابل کی صف میں بعد مرقات افتادہ ہو تب بھی لوٹ تحقیق ہو گا اور اگر وہ مقتول کسی قریہ پر وقوعہ (جس میں آمدورفت ہوتی ہو) میں افتادہ ہو یا سبھاہ ظاہر عرب (عربوں کے) اور ترکیبی جگہ کسی منزل یا کسی محلہ منفردہ (دور از شہر) و مطروہ (جس میں آمدورفت ہوتی ہو) میں موجود ہو اگرچہ اُس میں ایک ہی شخص آمدورفت کرتا ہو پس اگر اس مقام پر باہم عداوت ہو تو لوٹ تحقیق ہو گا اور اگر عداوت نہ ہو تو لوٹ تحقیق نہ ہو گا اس لئے کہ اس صورت میں صدق مدعی کا ظن غالب حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ خلاف کا احتمال غالب یا مساوی حاصل ہو اور اگر وہ مقتول بائیں قریتین افتادہ ہو تو قریہ قریہ کی نسبت لوٹ تحقیق ہو گا اور اگر قرب و بعد میں وہ دونوں قریہ مساوی ہوں تو تعلق لوٹ میں بھی وہ دونوں قریہ مساوی ہونگے لکن جو مقتول کہہ گی پل یا کنوین یا ض وغیرہ کے ازدحام میں افتادہ ہو تو اُس کی دیت کا میت المال سے تعلق ہو گا اور اسی طرح اگر کوئی مقتول کسی جامع عظیم یا شارع عام میں افتادہ ہو تو اُس کی دیت بھی میت المال سے تعلق ہو گی اور اسی طرح اگر کوئی مقتول کسی جنگل میں افتادہ ہو تب بھی یہی حکم ہو گا اور ثبوت لوٹ میں یہی اند فاسق کی شہادت کافی نہیں ہے اور اسی طرح کا فر کی شہادت

صفحة
البرصاء ولو
وجدت في قريح
مطوقه او
حالة من خيال
العرب او في
عملة منقوشة
مطوقه فان
انقرت عليك علقا
كان فهو لو
لان الاحتمال
محقق هنا
لو وجد بين
قريتين في اللوح
لاقربهما اليه
ومع التساوي
في القرب والبعد
فهما سواء في
اللوح اما من

الكلوف المصقول واللون البيضاء فالتلاويح لو وجد في اوتار وكذا في جسام عظام ولكن لا يوجد نذرة على شكل اوصل ومنهم على فكرة اخرى بعد في رجا

وہی کہ جس نے اس کو قتل کیا ہے اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی

مقدار دہی قسامت کے بیان میں پس قتل عدلی صورت میں مقدار قسامت چاس قسم
ہو پس اگر مقتول کیلئے بخلہ اقارب ایک قوم موجود ہو تو انہیں سے ہر ایک شخص کو ایک مرتبہ
حلف کرنا لازم ہوگا بشرطیکہ اس قوم کا عدد و عدد قسامت کے مساوی ہو اور اگر اس قوم کا عدد
عدد قسامت سے ناقص ہو تو ان پر ایمان کا کرکر کرنا معین ہوگا تا انیکہ عدد قسامت کا
ہو اور قتل خطایا شبیہ بعد کی صورت میں مقدار قسامت پچیس قسم پر اعضاء صحابہ ان دونوں
و قتل عمد اور قتل خطا وغیرہ میں تسویہ کیا ہے اور ہر ایک میں چاس قسم کو اختیار فرمایا ہے اور یہ
قول اگرچہ حکم قصاص میں اوثق ہے لیکن تفصیل کا قائل ہونا مذہب میں اظہر ہے اور اگر قتل
جماعت ہو تو قتل غیر میں چاس قسموں کا اور قتل خطا میں پچیس قسموں کا جملہ عین تفسیر کیا
معین ہوگا اور اگر مدعی علیم (جن پر دعویٰ کیا گیا ہے) ایک سے زائد ہوں اور مدعی نہ قسم
کو مدعی علیم پر رد کیا ہو تو یا مجموعی مدعی علیم کا چاس مرتبہ حلف کرنا کافی ہوگا یا انہیں اس میں
لیکن ہر ایک مدعی علیہ کا صورت انفرادی طرح چاس مرتبہ حلف کرنا اظہر ہے اس لئے کہ ہر ایک مدعی علیہ
پر بافراہ دعویٰ مستوجب ہوتا ہے اور اگر مدعی علیہ واحد ہو اور اپنی قوم میں سے چاس آدمی
ایسے فراہم کرے جو اس کی برات پر شہادت دیں تو ہر ایک آدمی کو ایک مرتبہ حلف کرنا کافی ہوگا
اور اگر چاس سے اس قوم کا عدد کم ہو تو ان پر ایمان کا کرکر کرنا صحیح ہوگا تا انیکہ عدد قسامت
کامل ہو اور اگر ولی مقتول کے پاس قسامت کیلئے کوئی شخص موجود نہ ہو اور وہ ولی مقتول
بعد بھی حلف نہ کرے تو اس (ولی مقتول) کیلئے منکر کا چاس مرتبہ حلف و بنا صحیح ہوگا اگر اس
و منکر کے پاس قسامت کیلئے اس کی قوم میں سے کوئی شخص موجود نہ ہو اور اگر اس (منکر) کیلئے
قوم موجود نہ ہو تو وہ (منکر) بھی بخلہ اس (قوم) کے ایک شخص قرار دیا جائیگا اور اگر قسامت سے
منکر انکار کرے اور اسکے لئے کوئی دوسرا شخص بھی ایسا موجود نہ ہو جو حلف کرے تو اس (منکر)

وہی کہ جس نے اس کو قتل کیا ہے اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی

وہی کہ جس نے اس کو قتل کیا ہے اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی

فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح
و فی قصاص الجناح

لازم ہوگا اور قصاص طرف میں کرنا ہے نہ ہونی کہ جہالت کا قتل نفس کی طرف بوجہ جان
بھی قتل ہو اور اگر اولیا و مقتول جماعت ہو تو میت و مقتول قصاص جائز ہوگا تا وقتیکہ جملہ اولیا متفق
ہوں آہ خود متفق ہوں یا کسی شخص پر یا بی طرفی سے میت یا مقتول کیل کر دین یا ایسی جماعت میں سے
ایک شخص کو اس (درستیفاء قصاص) کے اجازت دین اور شیخ علیہ الرحمہ فرمایا ہر کمان (اولیاء)
میں سے ہر ایک شخص کو مبادت کرنا جائز ہوگا اور باقی شرکا کے اجازت پر بوقت ہوگا کہ
ہر ایک شخص سے باقی شرکا کے حصہ کی ضمانت متعلق ہوگی اور امام کیلئے استیفاء قصاص
کے وقت شاید بن فطین کا ازراہ احتیاط و احتیاج کرنا جائز اور مستحب ہو تاکہ حصول مجاہد
(منازعت) کی صورت میں وہ دونوں قوع قصاص پر شہادت دین اور اس کے قصاص کا اعتبار
لاستحان کرنا لازم ہو تاکہ اس (آلہ) کے مسموم ہونے پر اطمینان ہو جائے اور علی مخصوص قصاص
طرف میں اس کا اعتبار کرنا نہایت ضروری ہو مباد کہ مسموم ہو نیکی صورت میں قتل نفس کی
طرف بوجہ جائے اور اگر آہ قصاص مسموم ہو اور بوجہ سم اس سے کوئی جنایت حاصل ہو جائے
تو فی ہما شر اس کا ضمان ہوگا اور آہ کالہ دکنہ کے ساتھ استیفاء قصاص کرنے سے ممنوع
کیا جائیگا تاکہ اس کی تعزیت سے اجتناب رہے لکن اگر آہ کالہ سے استیفاء قصاص کرے گا تو غالی از
اسارت (یعنی) ہوگا اور اس پر کوئی تاوان (دیت وغیرہ) لازم نہ ہوگا اور تلوار کے سوکسی
دوسرے آلہ سے قصاص کا اخذ کرنا صحیح نہیں ہو اور قاتل کا مسئلہ کرنا (آلہ مکان کا قطع کرنا)
جائز نہیں ہو بلکہ فقط ضرب عنق پر اقتصار کرنا لازم ہوگا اگرچہ قاتل نے بوجہ تفریق عرق کو پیئے
یا جلادینے یا کسی نگین کے گراہنے یا سر کے شکستہ کر دینے کے ساتھ جنایت کی ہو اور مقیم حدود ہوگا
حاکم کرنا (ال) کے اجرت کا بیت المال سے تعلق ہوگا اور اگر بیت المال موجود یا بیت المال سے
کسی امر اسم کا قتل ہو تو مجنی علیہ پر اس (مقیم حدود) کی اجرت لازم ہوگی اور مقتص

ان میں سے ہر ایک شخص کو مبادت کرنا جائز ہوگا
اور باقی شرکا کے اجازت پر بوقت ہوگا کہ
ہر ایک شخص سے باقی شرکا کے حصہ کی ضمانت متعلق ہوگی
اور امام کیلئے استیفاء قصاص کے وقت شاید بن فطین کا ازراہ احتیاط و احتیاج کرنا جائز اور مستحب ہو تاکہ حصول مجاہد (منازعت) کی صورت میں وہ دونوں قوع قصاص پر شہادت دین اور اس کے قصاص کا اعتبار لاستحان کرنا لازم ہو تاکہ اس (آلہ) کے مسموم ہونے پر اطمینان ہو جائے اور علی مخصوص قصاص طرف میں اس کا اعتبار کرنا نہایت ضروری ہو مباد کہ مسموم ہو نیکی صورت میں قتل نفس کی طرف بوجہ جائے اور اگر آہ قصاص مسموم ہو اور بوجہ سم اس سے کوئی جنایت حاصل ہو جائے تو فی ہما شر اس کا ضمان ہوگا اور آہ کالہ دکنہ کے ساتھ استیفاء قصاص کرنے سے ممنوع کیا جائیگا تاکہ اس کی تعزیت سے اجتناب رہے لکن اگر آہ کالہ سے استیفاء قصاص کرے گا تو غالی از اسارت (یعنی) ہوگا اور اس پر کوئی تاوان (دیت وغیرہ) لازم نہ ہوگا اور تلوار کے سوکسی دوسرے آلہ سے قصاص کا اخذ کرنا صحیح نہیں ہو اور قاتل کا مسئلہ کرنا (آلہ مکان کا قطع کرنا) جائز نہیں ہو بلکہ فقط ضرب عنق پر اقتصار کرنا لازم ہوگا اگرچہ قاتل نے بوجہ تفریق عرق کو پیئے یا جلادینے یا کسی نگین کے گراہنے یا سر کے شکستہ کر دینے کے ساتھ جنایت کی ہو اور مقیم حدود ہوگا حاکم کرنا (ال) کے اجرت کا بیت المال سے تعلق ہوگا اور اگر بیت المال موجود یا بیت المال سے کسی امر اسم کا قتل ہو تو مجنی علیہ پر اس (مقیم حدود) کی اجرت لازم ہوگی اور مقتص

القصص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص
مقتص

القدر علی غایت
والشعور غایت
الغصص غایت
ان بود طالع
ضلع من غایت
ملو صانع غایت
نصیب من غایت
الذبح جازین
اراد القود ان
تقیض من غایت

پس جبکہ قاتل اُن (بعض اولیاء) کے حصّہ دیت کو اُن کے عذر کر دے تو بعض راہب
بتا پر اُس سے قصاص ساقط ہو جائیگا لیکن قصاص کا ساقط نہ ہونا اور باقی شرکاء کیلئے
استیفاء قصاص کا صحیح ہونا بین العلماء مشہور ہے اور اس صورت میں اُن (باقی شرکاء) کو اپنے
شریک (جن سے دیت کو اختیار کیا ہے) کے حصّہ کا ولی قاتل نہیں ہتھیار ہو کر لازم ہوگا
اور اگر قاتل نے طالب دیت کی نصیب کو اُس کے لئے بدل لیا تو طالب قصاص کیلئے اپنے
قصاص کا اختیار حاصل ہوگا لیکن قبل قصاص اُس کو اپنے شرکاء کے حصّہ کا رد کرنا لازم ہوگا
اور بعض اولیاء عفو کرین تو قصاص ساقط نہ ہوگا اور باقی شرکاء کیلئے قصاص کا اخذ کرنا
صحیح ہوگا لیکن قبل قصاص اُن شرکاء کو اُس اپنے شریک کی حصّہ کا قاتل پر رد کرنا لازم ہوگا
جسے عفو کیا ہے تو سرسرا حکم احد الودین اپنے شریک کی بہ نسبت کسی مال معین پر قصاص
عفو کر دینے کا اقرار کرے تو حق شریک میں اُس کا اقرار مقبول نہ ہوگا اور اُن دو دونوں میں
کسی کے حق میں بھی قصاص ساقط نہ ہوگا اور مقرر کیلئے قصاص لینے کا اختیار حاصل ہوگا
لیکن قبل قصاص اُس کو دیت میں سے اپنے شریک کے حصّہ کا رد کرنا لازم ہوگا پس اگر شریک نے
اُس (مقرر) کی تصدیق کی تو مقدار رد کا استحقاق اُسی (شریک) کو حاصل ہوگا اور اگر
شریک نے اُس (مقرر) کے تکذیب کی تو رد کا استحقاق خالی (قاتل) کیلئے حاصل ہوگا اور
شریک اُس (مقرر) کے ساتھ قصاص میں شریک ہونے کی حالت پر باقی رہیگا چوتھا مسئلہ
جبکہ قتل پسوین باپ اور اجنبی شریک ہوں یا قتل فرمی (یہودی و نصیرانی) میں مسلم فرمی
شریک ہوں تو شریک (جنی یا ذمی) پر قصاص ثابت ہوگا اور قتل مسلمے مذہب پر ہو کہ شخص آخر
(باپ یا مسلم) نصف دیت کو اُس (شریک) پر رد کرے اس لئے کہ شخص آخر کا شریک قتل ہوا
مفروض ہے اگرچہ اُس کے باپ یا مسلم ہو چکی وجہ سے قصاص ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح اگر ایک شریک

الغصص غایت
ان بود طالع
ضلع من غایت
ملو صانع غایت
نصیب من غایت
الذبح جازین
اراد القود ان
تقیض من غایت
القدر علی غایت
والشعور غایت
الغصص غایت
ان بود طالع
ضلع من غایت
ملو صانع غایت
نصیب من غایت
الذبح جازین
اراد القود ان
تقیض من غایت

والذبح جازین
اراد القود ان
تقیض من غایت
القدر علی غایت
والشعور غایت
الغصص غایت
ان بود طالع
ضلع من غایت
ملو صانع غایت
نصیب من غایت
الذبح جازین
اراد القود ان
تقیض من غایت

دفعه
مقتضى الترتيب
مقتضى على البرية
اخرى فان
الاعلاميين الى
مقتضى من احد
موقعه كالحق
دفعه على فافو
فانصت فافو
في الخراج
في القضاة

انچو سرنگشت کو موضعین دیت کے اخذ کر کیا استحقاق ہوگا جس سے دیت انگشت کا ٹکٹ مراد ہو
اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی انگشت کو بند اعلیٰ (اوپر کا پور) کو قطع کرے بعد ازان دوسرے
نسل کے اس انگشت کو بند وسط (دیں کا پور) کو قطع کرے جبکہ بند اعلیٰ کسی وجہ سے ساقط ہو گیا
ہو یا اگر مطالبہ قصاص میں پہلا معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے لئے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور
دوسرے معنی علیہ کو بند وسط کے قطع کرنا اختیار حاصل ہوگا اور اگر مطالبہ قصاص میں دوسرا
معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے حق کا مؤخر کرنا صحیح ہوگا پس اگر پہلے معنی علیہ نے قصاص کو اخذ
کیا تو بعد ازان دوسرے معنی علیہ کیلئے بھی قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر پہلے معنی علیہ نے اپنے
حق کو غفور کر دیا تو دوسرے معنی علیہ کو قصاص لینا صحیح ہوگا لکن اُس پر بند اعلیٰ کی دیت کا جانی پرورد
کرنا لازم ہوگا اور اگر دوسرے معنی علیہ نے مبادرت کی اور انگشت جانی کو بند وسط سے قطع کر دیا
تو چونکہ اس نے اپنے حق کے ساتھ زبانی (بند اعلیٰ کا قطع) کا بھی استیفاء کیا ہو لہذا اُس پر قدر زائد
دینا اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی اور پہلے معنی علیہ کیلئے جانی پر بند اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی
تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی انسان کے دست راست کو قطع کرے اور اسکے عموں میں سے
کو بذل کرے اور معنی علیہ کو اس کا دست چپ ہونا معلوم نہ ہو اور معنی علیہ اس کو قطع کر دے تو معنی علیہ
الرحمۃ نے کتاب بمسوط میں فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب سقوط قود (قصاص) کو مقتضی ہے اور اس میں یہ بھی
اس لئے کہ صورت مفروضہ میں معنی علیہ کیلئے دست راست کا قطع کرنا مستعین ہو لہذا اس (دست راست)
کی موجودگی میں دست چپ کا قطع کرنا کافی نہ ہوگا بناؤ علیہ دست راست کا قصاص باقی رہے گا اور
دست چپ کے مندرج ہونے تک تاخیر کرنا لازم ہوگا تاکہ اگر دست چپ سے تحفظ ہو اس لئے کہ تعجیل قصاص
میں تعدا قطع میں دو روز خون کا وارد ہونا کی وجہ سے سرایت کو حاصل ہو نہ کا خوف ہو اور آیا جانی
کیلئے دیت کا استحقاق ہوگا یا نہیں پس اگر اس (جانی) نے اخراج میں (دست راست کا غلج کرنا)

انچو سرنگشت کو موضعین دیت کے اخذ کر کیا استحقاق ہوگا جس سے دیت انگشت کا ٹکٹ مراد ہو
اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی انگشت کو بند اعلیٰ (اوپر کا پور) کو قطع کرے بعد ازان دوسرے
نسل کے اس انگشت کو بند وسط (دیں کا پور) کو قطع کرے جبکہ بند اعلیٰ کسی وجہ سے ساقط ہو گیا
ہو یا اگر مطالبہ قصاص میں پہلا معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے لئے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور
دوسرے معنی علیہ کو بند وسط کے قطع کرنا اختیار حاصل ہوگا اور اگر مطالبہ قصاص میں دوسرا
معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے حق کا مؤخر کرنا صحیح ہوگا پس اگر پہلے معنی علیہ نے قصاص کو اخذ
کیا تو بعد ازان دوسرے معنی علیہ کیلئے بھی قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر پہلے معنی علیہ نے اپنے
حق کو غفور کر دیا تو دوسرے معنی علیہ کو قصاص لینا صحیح ہوگا لکن اُس پر بند اعلیٰ کی دیت کا جانی پرورد
کرنا لازم ہوگا اور اگر دوسرے معنی علیہ نے مبادرت کی اور انگشت جانی کو بند وسط سے قطع کر دیا
تو چونکہ اس نے اپنے حق کے ساتھ زبانی (بند اعلیٰ کا قطع) کا بھی استیفاء کیا ہو لہذا اُس پر قدر زائد
دینا اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی اور پہلے معنی علیہ کیلئے جانی پر بند اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی
تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی انسان کے دست راست کو قطع کرے اور اسکے عموں میں سے
کو بذل کرے اور معنی علیہ کو اس کا دست چپ ہونا معلوم نہ ہو اور معنی علیہ اس کو قطع کر دے تو معنی علیہ
الرحمۃ نے کتاب بمسوط میں فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب سقوط قود (قصاص) کو مقتضی ہے اور اس میں یہ بھی
اس لئے کہ صورت مفروضہ میں معنی علیہ کیلئے دست راست کا قطع کرنا مستعین ہو لہذا اس (دست راست)
کی موجودگی میں دست چپ کا قطع کرنا کافی نہ ہوگا بناؤ علیہ دست راست کا قصاص باقی رہے گا اور
دست چپ کے مندرج ہونے تک تاخیر کرنا لازم ہوگا تاکہ اگر دست چپ سے تحفظ ہو اس لئے کہ تعجیل قصاص
میں تعدا قطع میں دو روز خون کا وارد ہونا کی وجہ سے سرایت کو حاصل ہو نہ کا خوف ہو اور آیا جانی
کیلئے دیت کا استحقاق ہوگا یا نہیں پس اگر اس (جانی) نے اخراج میں (دست راست کا غلج کرنا)

انچو سرنگشت کو موضعین دیت کے اخذ کر کیا استحقاق ہوگا جس سے دیت انگشت کا ٹکٹ مراد ہو
اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی انگشت کو بند اعلیٰ (اوپر کا پور) کو قطع کرے بعد ازان دوسرے
نسل کے اس انگشت کو بند وسط (دیں کا پور) کو قطع کرے جبکہ بند اعلیٰ کسی وجہ سے ساقط ہو گیا
ہو یا اگر مطالبہ قصاص میں پہلا معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے لئے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور
دوسرے معنی علیہ کو بند وسط کے قطع کرنا اختیار حاصل ہوگا اور اگر مطالبہ قصاص میں دوسرا
معنی علیہ سبقت کرے تو اسکے حق کا مؤخر کرنا صحیح ہوگا پس اگر پہلے معنی علیہ نے قصاص کو اخذ
کیا تو بعد ازان دوسرے معنی علیہ کیلئے بھی قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر پہلے معنی علیہ نے اپنے
حق کو غفور کر دیا تو دوسرے معنی علیہ کو قصاص لینا صحیح ہوگا لکن اُس پر بند اعلیٰ کی دیت کا جانی پرورد
کرنا لازم ہوگا اور اگر دوسرے معنی علیہ نے مبادرت کی اور انگشت جانی کو بند وسط سے قطع کر دیا
تو چونکہ اس نے اپنے حق کے ساتھ زبانی (بند اعلیٰ کا قطع) کا بھی استیفاء کیا ہو لہذا اُس پر قدر زائد
دینا اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی اور پہلے معنی علیہ کیلئے جانی پر بند اعلیٰ کی دیت ثابت ہوگی
تیسرا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی انسان کے دست راست کو قطع کرے اور اسکے عموں میں سے
کو بذل کرے اور معنی علیہ کو اس کا دست چپ ہونا معلوم نہ ہو اور معنی علیہ اس کو قطع کر دے تو معنی علیہ
الرحمۃ نے کتاب بمسوط میں فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب سقوط قود (قصاص) کو مقتضی ہے اور اس میں یہ بھی
اس لئے کہ صورت مفروضہ میں معنی علیہ کیلئے دست راست کا قطع کرنا مستعین ہو لہذا اس (دست راست)
کی موجودگی میں دست چپ کا قطع کرنا کافی نہ ہوگا بناؤ علیہ دست راست کا قصاص باقی رہے گا اور
دست چپ کے مندرج ہونے تک تاخیر کرنا لازم ہوگا تاکہ اگر دست چپ سے تحفظ ہو اس لئے کہ تعجیل قصاص
میں تعدا قطع میں دو روز خون کا وارد ہونا کی وجہ سے سرایت کو حاصل ہو نہ کا خوف ہو اور آیا جانی
کیلئے دیت کا استحقاق ہوگا یا نہیں پس اگر اس (جانی) نے اخراج میں (دست راست کا غلج کرنا)

صلی علیہ وسلم
 تقدیر میں
 آپ اخرج سے
 غلات دیت
 متعلق ہوگی
 باضمان قصاص
 اس میں بھی
 بین العدا
 اختلاف ہے
 بین شیعہ و سنی
 نے اول کو
 اختیار فرمایا

صلی
 اگر کوئی شخص کسی انسان کو موت شیب
 اوکے مکان سے بدون درخواست خارج کرے
 تو مخرج (خارج کرنے والا) کو فی الجملہ ضامن
 ہونے پر علمائے اذعان فرمایا ہے اور عبد اللہ
 بن بیون نے حضرت امام جعفر صادق سے
 روایت کیا ہے اذا دعی الرجل اصباہ
 باللیل فهو ضامن لہ حتی یرجع الی بیتہ
 اور امام عبد اللہ بن قدام نے حدیث طویل کی
 اور ابن حضرت امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے
 قال رسول اللہ کل من طعن فی رجل
 انا واللیل فانحجب

من مانی لہ فهو ضامن
 الا ان یقول البینۃ اللہ ج وہ الی مانی لہ
 لیکن کیا مخرج مذکور سے انسان مدعو کی بقول ہونے
 کی صورت میں ضمانت متعلق ہوگی یا فقط اس کے
 مفقود یا مخرج مونی کی صورت میں متعلق ہوگی اس میں
 علماء اختلاف ہیں شیعہ پشیدانی علیہ الرحمہ نے اول کو
 اختیار فرمایا ہے اسلے کہ مخرج کا انسان مذکور کی
 بقول غوغنے کی صورت میں ضامن ہونا مشکوک ہے
 اور اصالت برات عدم ضمانت کو متفق ہے اور
 بعض اعلام نے دوم کو اختیار کیا ہے اسلے کہ
 نقص عام ہے اور صورت قتل کے ساتھ شخص
 کرنا بیوجہ ہے اور ۲

جواب تمام شکوک
 ہے اور ضمانت کی تحقیق نہ
 فی نقص کی کافی ہے نہ
 وہ لطف نفس جاوہ
 اور شیخ الطائفہ دیکھو
 و درمختار فرمایا ہے کہ متنبیہ
 و درمختار فرمایا ہے کہ متنبیہ
 و درمختار فرمایا ہے کہ متنبیہ

قال في حقه
والنصف من جميع
الانذار الاطهر
ولا يذم بالاسلم
وقيل في الذم
في مستند
ضعف
نشان مانه
بوجود يكان او
نعمانيا او
وغيره

پس شیخ علیہ الرحمہ کتاب نہایہ میں اسکے قائل ہوئے ہیں اور جمیع اجناس میں عورت کی دیت
نصف (دیت مرد کی) (دھی) ہوتی ہے اور جبکہ ولد الزنا اپنے اسلام کا اظہار کرے
تو اس کے لیے بھی دیت مسلم ثابت ہوگی اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ اس کے لیے دیت فقی
(یہودی یا نصرانی) ثابت ہوگی اور اس قول کے مستند میں ضعف ہے اور مرد فقی کی
دیت آٹھ سو درہم ہے خواہ یہودی ہو یا نصرانی ہو یا مجوسی اور زن ذمیہ کی دیت ۱۲۰
(مرد ذمی) کی دیت کا نصف ہوتی ہے اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ دیت یہودی
و نصرانی و مجوسی دیت مسلم ہے اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ دیت یہودی و نصرانی
چار ہزار درہم ہیں اور شیخ علیہ الرحمہ نے ان دونوں روایتوں کی اس شخص پر تنزیل کی ہے
جو اہل ذمہ کے قتل کرنے کا عادی ہو پس اس صورت میں امام علیہ السلام کے لیے دیت کا
اوس مقدار کے ساتھ مغلط کرنا صحیح ہوگا جو ان کے نزدیک مصلحت ہو تاکہ قاتل کا مادہ جراث
منقطع ہو جائے اور اہل ذمہ کے سوا باقی کفار کے لیے دیت ثابت نہیں ہوتی خواہ
صاحبان عہد ہوں یا اہل حرب خواہ دعوت اسلام اور تک پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو
اور دیت غلام اور سکی قیمت ہوتی ہے بشرطیکہ دیت حر سے تجاوز نہ کرے اور صورت تجاوز
میں اوس (قیمت غلام) کا دیت حر کی طرف نہ کرنا لازم ہوگا اور دیت کا جانے حر کے
مال سے اخذ کرنا معتین ہوگا بشرطیکہ اس نے ازراہ عمد یا شبہ عمد جنابت کی ہو اور اوس (دیت)
کا عاقلہ جانے کے مال سے اخذ کرنا معتین ہوگا بشرطیکہ اس نے ازراہ خطا جنابت کے ہو
اور غلام کے اعضاء اور جراحات کا دیت حر سے کیا جائیگا پس جس جنابت میں کہ دیت
حر ثابت ہوگی غلام میں اس کی قیمت ثابت ہوگی جیسے زبان یا عضو ناسل کا قطع کرنا اور جس
جنابت میں کہ دیت حر کا نصف ثابت ہو تا ہے غلام میں اس کی قیمت کا نصف ثابت ہوگا

والنصف من جميع
الانذار الاطهر
ولا يذم بالاسلم
وقيل في الذم
في مستند
ضعف
نشان مانه
بوجود يكان او
نعمانيا او
وغيره

والنصف من جميع
الانذار الاطهر
ولا يذم بالاسلم
وقيل في الذم
في مستند
ضعف
نشان مانه
بوجود يكان او
نعمانيا او
وغيره

و لو جی ملیہ جان بایا بیستو قیمت کا نفعہ المطالبہ مدنیہ الحبیۃ بکریۃ البیدلیوں دفع البیدو المطالبہ بقیۃ و ملا مقدر غنہ من الخفیۃ طاکر بن دیربہور و سید محمد بن علی بنی الخلاء فیضہ الولی و فیضہ انشاء و غنہ باریۃ الجنایۃ و الباقی لک اربہ و فیضہ البی ملیہ و لک لکات

جیسے ایک ہاتھ کا قطع کرنا اور اگر غلام پر کوئی شخص ایسی جنایت واقع کرے جو اس کی قیمت کے مساوی ہو تو آقا کی غلام کو اس کی دیت (قیمت) کا مطالبہ صحیح نہوگا تا وقتیکہ اس (غلام) کو جانے کے حوالہ نہ کر دے تاکہ اس (آقا) کے پاس عوض و معوض دونوں جمع نہ ہو جائے اور جس جنایت میں کہ من جلد دیت حر کوئی جز معین ہوگا تو ایسی جنایت کے لیے غلام کی قیمت میں سے وہی جز اخذ کیا جائیگا مثلاً اگر کوئی شخص کسی حر کے ایک ہاتھ کا قطع کر دے تو اس کے لیے دیت حر کا نصف معین ہو پس اگر کوئی شخص کسی غلام کے ایک ہاتھ کا قطع کر دے تو اس کے لیے قیمت غلام کا نصف معین ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی غلام پہ ایسی جنایت کرے جو اس کی قیمت کا استیعاب کرے تو آقا ہی کو اس کا غلام کے ساتھ دیت جنایت (قیمت غلام کا وہ حصہ جو مقابل جنایت قرار پائے) کا مطالبہ کرنا صحیح ہوگا اور اس (آقا) کو غلام کے حوالہ ہانے کرنے اور اس کی قیمت کے مطالبہ کر نیکا اختیار حاصل نہوگا اور جس جنایت میں کہ حر کے لیے دیت کی کوئی مقدار معین نہیں ہو اس میں ارش ثابت ہوگی اور اس مقام پر غلام اس صورت (دیت حر کی مقدار کا معین نہونا) میں حر کے لیے اصل ہو جائیگا جس طرح کہ صورت اولی (دیت حر کی مقدار کا معین نہونا) میں غلام کے لیے حراصل ہوتا ہو اور اگر کوئی غلام کسی حر پر ازراہ خطا جنایت کرے تو آقا کی غلام اس کا ضامن نہوگا اور آقا کو غلام کے حوالہ معنی علیہ کر دینے اور ارش جنایت کے عوض اس (غلام) کے چھوڑ لینے میں اختیار حاصل ہوگا اور معنی علیہ کو آقا غلام کے اعدا لامر میں پر مجبور کر نیکا اختیار حاصل نہوگا اور اگر کوئی غلام کسی حر پر ایسی جنایت کرے جو اس کی قیمت کا استیعاب کرے تب بھی ہی حکم ہوگا اور آقا کو غلام کا ارش جنایت کے عوض چھوڑ لینا یا غلام کا اس مقدار کا بغرض استرقاق حوالہ معنی علیہ کر دینا جو مقابل جنایت قرار پائے صحیح ہوگا

و لو جی ملیہ جان بایا بیستو قیمت کا نفعہ المطالبہ مدنیہ الحبیۃ بکریۃ البیدلیوں دفع البیدو المطالبہ بقیۃ و ملا مقدر غنہ من الخفیۃ طاکر بن دیربہور و سید محمد بن علی بنی الخلاء فیضہ الولی و فیضہ انشاء و غنہ باریۃ الجنایۃ و الباقی لک اربہ و فیضہ البی ملیہ و لک لکات

فرا کی طرف ہلکا (مضطرب) کیا تھا اور کنوین میں گرنے کی طرف ہلکا نہیں کیا تھا پس صورت
 مذکورہ میں وہ (انسان) اپنے نفس کے ہلاکت کا مباشر ہو گا اور حکم تسیب اس مقام پر قی
 ہو جائیگا اور اسی طرح اگر وہ (انسان) فرار کرے اور اثناء فرار میں اسکو کوئی درندہ
 ہلاک کر دے تب بھی یہی بحث جاری ہوگی اور اگر شخص مطلوبہ عامی (ناہینا) ہوا اور وہ
 کسی کنوین میں گر پڑے تو طالب ادس (اعمی) کے دیت کا ضامن ہو گا اسلیے کہ مباشرت
 پر سبب کے لیے قوت حاصل ہو اور اسی طرح اگر مطلوبہ مبصر (ہینا) ہو اور ایسے کنوین
 میں گر پڑے جسکو وہ نہ جانتا ہو یا ایسے مکان میں داخل ہو جسکی جہت اوپر گر جائے تب بھی
 طالب اسکی دیت کا ضامن ہو گا اور اسی طرح اگر طالب اسکو کسی مقام تنگ کی طرف
 مضطرب کرے اور کوئی درندہ اسکو ہلاک کرے تب بھی اسکی دیت کا ضامن ہو گا
 اسلیے کہ مقام تنگ میں درندہ غالباً ہلاک کر دیتا ہے چھٹا مسئلہ جبکہ کوئی شخص کسی انسان
 کو صدمہ (جسم کا دوسرے جسم پر اڑنا) دے اور صدمہ ہلاک ہو جائے تو مال صادم سے
 اس (صدمہ) کی دیت متعلق ہوگی بشرطیکہ صادم نے قتل صدمہ کا قصد نہ کیا ہو
 اور وہ صدمہ باعتبار عادت متلف نہ ہو والا تصادمات ہو گا لیکن اگر صادم ہلاک
 ہو جائے تو اسکا خون ہر (مناخ) ہو گا بشرطیکہ صدمہ اپنے ملک یا موضع مباح یا
 طریق واسع میں مقیم ہو اور اگر وہ (صدمہ) منجملہ طرق سلیمین کسی راہ تنگ میں کھڑا ہو
 اور صادم نے بدون قصد اسکو صدمہ دیا ہو تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ صدمہ اس
 (صادم) کے دیت کا ضامن ہو گا اسلیے کہ اسنے ایسے مقام میں وقوف کرنے کے ساتھ
 تقریب کی جو جس میں وقوف کرنا اسکے لیے جائز نہ تھا بطرح کہ کوئی شخص کسی راہ تنگ میں
 جلوس کرے اور کوئی دوسرا شخص اسکے ساتھ ٹھوکر کھائے اور گر کر ہلاک ہو جائے اور

هذا اذا كان
واحد من فاسد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد

یہ حکم اور صورت میں جاری ہوگا جبکہ صادم نے قصہ صدمہ نہ کیا ہو اور اگر اس نے قصہ کیا ہو
اور اس کے لیے وسعت راہ کی وجہ سے مندرجہ (چارہ) ہو تو اس (صادم) کا خون
ہر ہوگا اور ضمان مصدوم اس (صادم) پر لازم ہوگی ساتھ ان مسئلہ حیکہ دوحہ
آپس میں صادمیت (ہر ایک کا اپنے جسم کو دوسرے کے جسم پر مارنا) کریں اور
وہ دونوں ہلاک ہو جائیں تو اوہیں سے ہر ایک شخص کے ورثہ کو اسکی دیت کی نصف کا
استحقاق حاصل ہوگا اور نصف باقی ساقط ہوگا جس سے خود شخص کے نصیب کی مقدار
مراد ہو اس لیے کہ اوہیں سے ہر ایک شخص اپنے اور دوسرے کے فعل سے تلف ہوا ہو
اور حکم مذکور میں ان دونوں کا سوار یا پیادہ ہونا یا ایک کا سوار اور دوسرے کا
پیادہ ہونا مساوی ہو اور اوہیں سے ہر ایک شخص پر دوسرے شخص کے گھوڑے کے
آدنی قیمت لازم ہوگی اگر وہ (گھوڑا) بوجہ تصادم ہلاک ہو جائے اور دیت میں ہفتہ
کرنا اور ہر ایک کو اپنے مافی الذمہ کا دوسرے کے مافی الذمہ عوض میں محسوب کرنا
صحیح ہوگا اور اگر ایک کی مقدار فاضل ہو تو اسکو دوسرے کے ترکہ اسکا وصول
کرنا جائز ہوگا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے قتل کرنیکا قصد
کیا ہو تو اوہیں قتل عمد کے احکام جاری کیے جائیں گے اور اگر وہ دونوں صبی ہوں اور
دونوں نے رکوب (سوار ہونا) کو اختیار کیا ہو تو ہر ایک کی دیت کا نصف دوسرے
کے عاقلہ پر ثابت ہوگی اور اگر ان دونوں کو ان کے ولی نے کسی مصلحت سے
سوار کیا ہو تو عاقلہ صبیہیں پر پوری دیت کے ضمانت لازم ہوگی اس لیے کہ ولی کو
اوہکا سوار کرنا جائز تھا لہذا وہ (ولی) ضامن ہوگا اور اگر ان دونوں کو کسی
اجنبی نے سوار کیا ہو تو ہر ایک کی پوری دیت کا اس اجنبی سے تعلق ہوگا جس نے

وہو فاسد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد

على امر
منها
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد
فان فاسد واحد

دفعہ عجمانی
ملک اور مکان
بیاض و بنفش
دینہ العاثر و لو
کان فی مملو
غیرہ اور مملو
مسک و مصلو
فی مالہ و کما
لو نصب یکن
نفاث العاثر
بھا و کما لو
خلف یکن و لو
کان فی مملو
و لو خفی یکن
فی ملک غیرہ
فوضی للمالک
سقط الضمان
عن الحاضر
و خفی فی العاثر
السلو یصلو
السلو یصلو
لا یفرض
لان لاضرر

تسبیب کے بیان میں اور ضابطہ اسباب یہ ہے کہ اگر وہ شے نہوتی تو تلف متحقق نہوتا مگر علت تلف اس شے کے سوا کوئی دوسرا امر ہو جیسے حفیرہ (کنوین کا کھودنا) اور نصب سنگین (چھوری کا رکھ دینا) اور القاء حجر (تھوکر کا ڈال دینا) ایسے کہ تلف ان اشیاء کے ساتھ ٹھوکر کھانے کی وجہ سے متحقق ہوتا ہو اور نقطہ ان کے موجود ہونیکے وجہ سے متحقق نہیں ہوتا اور صور اسباب کے لئے ہم کئی مسئلوں کو فرض کرتے ہیں پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی ملک یا کسی مکان مباح میں کوئی تھوکر ڈال دے تو دیت عاثر (پسینے والا) کا ضامن ہوگا اور اگر ملک غیر یا کسی طریق مسلوک میں ڈال دے تو دیت عاثر کا اپنے مال میں ضامن ہوگا اور اسی طرح اگر کسی کار کو منصوب کر دے اور کوئی شخص اس کے ساتھ ٹھوکر کھائے اور ہلاک ہو جائے تب بھی یہی حکم ہوگا اور اسی طرح اگر کنوان کھو دے یا کسی مقام بلند سے تھوکر پھینک دے اور کوئی شخص اس سے ہلاک تب بھی یہی حکم ہوگا اور اگر ملک غیر میں کنوان کھو دے اور مالک راضی ہو جائے تو حافظ کھو دینا والا سے ضمان ساقط ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی طریق مسلوک میں مصلحت مسلمین کے لیے کنوان کھو دے تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ ضامن نہوگا ایسے کہ کنوین کا مصلحت مسلمین کے لئے کندہ کرانا جائز ہے اور یہ قول خوب ہے دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی طریق میں مسجد بنائے تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے مسجد کو باجائز امام بنایا ہو تو اس نفس یا عضو یا مال کا ضامن نہوگا جو اس کے سبب سے تلف ہو جائے لیکن فرض مذکور کا مستعد ہونا اقرب ہے ایسے کہ امام ایسے طریق میں مسجد بنا کر نے کی اجازت نہیں دے سکتے جو کسی کے لیے مضر ہو تیسرا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مولود کو معلم سباحت (شناوری) کے سپرد کر دے اور مولود مذکور

و هو حسن
الکافی الخ
یجاب ان کان
لینفین و لو کان
سبب بطلان
استیفاء الغرض
و لکن لعلہ
الکافی الخ

الغیر ملکہ
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا
میں کا تو کیا

ملک غیر کے طرف مائل کیا ہو تو اسی طرح ضامن تلف ہو گا جس طرح کہ ملک غیر میں اس کے
بنا کرنے سے ضامن ہوتا اور اگر صاحب حادث نے اس (حادث) کے بنا کو اپنی ملک
میں نکالتا استواء (استقامت) قائم کیا ہو بعد ازان وہ (حادث) کسی طریق مسلوک
یا ملک غیر کے طرف مائل ہو جائے تو ضامن ہو گا بشرطیکہ اس (صاحب حادث) کو نرائل
کینے پر قدرت تکن حاصل ہو اور مع ذلک نرائل نہ کیا ہو اور اگر قبل تکن گر جائے تو اس شے کا
ضامن نہ ہو گا جو اس کے گر جانے کی وجہ سے تلف ہوا سیلے کہ صورت مفروضہ میں صاحب
حادث کا تعدی نہ کرنا مفروض ہو آٹھواں مسئلہ میزاب (پرنالہ) کا طریق نافذہ کے
طرف منصوب کرنا جائز ہو اور عمل مردم او سپر جمیع اعصار و مصارین جاری ہو اور
اگر کوئی میزاب کسی شے پر گر پڑے اور اس کو تلف کر دے تو آیا صاحب میزاب
اس کا ضامن ہو گا یا نہیں پس جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ضامن نہ ہو گا
اور جناب شیخ الطائف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ضامن ہو گا سیلے کہ میزاب کا منصوب
کرنا مشروط بسلامت ہو اور قول اول شبہ ہو اور اسی طرح روشن (وہ لکڑی جو دیوار
سکان سے بیرونی طرف کو ٹکی رہتی ہو) کا طریق مسلوک میں خارج کرنا بھی جائز ہے
بشرطیکہ مازہ (آمد و رفت کرنے والے) کے لیے مضر نہ ہو پس اگر روشن کی کوئی لکڑی جو
سقوط کسی انسان کو ہلاک کرے تو شیخ الطائف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ صاحب روشن
نصف دیت لازم ہوگی سیلے کہ وہ (انسان) مباح اور محظور دونوں کے وجہ سے
ہلاک ہوا ہو لیکن جواز کے قائل ہونے کی بنا پر اس (صاحب روشن) کا ضامن نہ ہونا
اقرب ہو اور تعلق ضمان کا ضابطہ یہ ہے کہ انسان کو جس شے کا طریق میں حادث کرنا
صحیح ہے اس کی وجہ سے جو چیز تلف ہوگی اس کا ضامن نہ ہو گا اور جس شے کا اور (طریق)

ملک غیر میں اس کے
بنا کرنے سے ضامن ہوتا اور اگر صاحب حادث نے اس (حادث) کے بنا کو اپنی ملک
میں نکالتا استواء (استقامت) قائم کیا ہو بعد ازان وہ (حادث) کسی طریق مسلوک
یا ملک غیر کے طرف مائل ہو جائے تو ضامن ہو گا بشرطیکہ اس (صاحب حادث) کو نرائل
کینے پر قدرت تکن حاصل ہو اور مع ذلک نرائل نہ کیا ہو اور اگر قبل تکن گر جائے تو اس شے کا
ضامن نہ ہو گا جو اس کے گر جانے کی وجہ سے تلف ہوا سیلے کہ صورت مفروضہ میں صاحب
حادث کا تعدی نہ کرنا مفروض ہو آٹھواں مسئلہ میزاب (پرنالہ) کا طریق نافذہ کے
طرف منصوب کرنا جائز ہو اور عمل مردم او سپر جمیع اعصار و مصارین جاری ہو اور
اگر کوئی میزاب کسی شے پر گر پڑے اور اس کو تلف کر دے تو آیا صاحب میزاب
اس کا ضامن ہو گا یا نہیں پس جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ضامن نہ ہو گا
اور جناب شیخ الطائف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ضامن ہو گا سیلے کہ میزاب کا منصوب
کرنا مشروط بسلامت ہو اور قول اول شبہ ہو اور اسی طرح روشن (وہ لکڑی جو دیوار
سکان سے بیرونی طرف کو ٹکی رہتی ہو) کا طریق مسلوک میں خارج کرنا بھی جائز ہے
بشرطیکہ مازہ (آمد و رفت کرنے والے) کے لیے مضر نہ ہو پس اگر روشن کی کوئی لکڑی جو
سقوط کسی انسان کو ہلاک کرے تو شیخ الطائف علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ صاحب روشن
نصف دیت لازم ہوگی سیلے کہ وہ (انسان) مباح اور محظور دونوں کے وجہ سے
ہلاک ہوا ہو لیکن جواز کے قائل ہونے کی بنا پر اس (صاحب روشن) کا ضامن نہ ہونا
اقرب ہو اور تعلق ضمان کا ضابطہ یہ ہے کہ انسان کو جس شے کا طریق میں حادث کرنا
صحیح ہے اس کی وجہ سے جو چیز تلف ہوگی اس کا ضامن نہ ہو گا اور جس شے کا اور (طریق)

بعض من
بعض من
بعض من
بعض من
بعض من
بعض من
بعض من
بعض من

و لوجب الالباب
مال السنين
السنين كى
بها خروا
غير ملكه
عنه فانما
فانما
والفانما
انما
ملا
و
فانما
الان

منہ خفی کے ساتھ مجتمع ہونا اور اگر مباشرت پر حال سبب مجہول ہو تو سبب (موجد سبب) ضامن ہوگا مثلاً ملک غیر میں کوئی شخص کنواں کھودے اور اسکو پوشیدہ کر دے اور کوئی دوسرا شخص کسی تیسرے شخص کو گرا دے اور اس (دوسرے شخص) کو کنوین کا حال معلوم نہ ہو تو حافر پر ضمانت لازم ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی شخص بوجہ خوف قتل کرے اور کسی ایسے کنوین میں گر پڑے جسکو وہ جانتا نہ ہو تب بھی حافر پر ضمانت لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص اپنے ملک میں کنواں کھودے اور اسکو پوشیدہ کر دے اور کسی غیر کو طلب کرے تو ضمان کا حافر پر لازم ہونا اقرب ہوگا اسلیئے کہ صورت خود (ضیع) میں مباشرت کا اثر ساقط ہو جاتا ہے اور اگر وہ سبب مجتمع ہوں تو وہ شخص ضامن ہوگا جبکہ سبب سے جنایت کو سبقت ہوئی ہے مثلاً کوئی شخص ملک غیر میں کسی پتھر کو ڈال دے اور دوسرا شخص کنواں کھودے اور کوئی شخص پتھر کے ساتھ ٹھوک کھائیے بعد اوس کنوین میں گر جائے تو واضح حجر پر ضمانت لازم ہوگی یہ حکم اوس صورت میں جاری ہوگا جبکہ باعتبار عدوان وہ دونوں مساوی ہوں اور اگر اون دونوں میں سے ایک شخص عادی (صاحب عدوان) ہو تو ضمانت اوس پر لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص ایسے کنوین میں کار کو نصب کرے جو ملک غیر میں کھودا گیا ہو اور اوس کار پر کنوین کے اندر کوئی شخص گر پڑے تو حافر پر ضمانت لازم ہوگی اسلیئے کہ ہلاکت کا سبب اول وہی ہے اور بسا اوقات اول دونوں پر ضمانت کا مساوی ہونا خطور کرتا ہے اسلیئے کہ تلف نہ کرنا اول دونوں سے حاصل ہونا اور فقط احد ہما سے حاصل نہ ہونا مفروض ہے لیکن قول اول شبہ ہے اور اگر کسی گڑبے یا کنوین میں دو شخص ماقط ہوں ہر ایک شخص دوسرے کے گرنے کے وجہ سے ہلاک ہو جائے تو ہر سے ضمانت متعلق ہوگی اسلیئے کہ وہ (حافر)

ان کے دیت لازم ہوگی اور اگر شرکت قابض و جاذب کے قائل ہوں تو اول پراوس (سوم)
 کی دیت کا ایک نصف اور دوم پر دوسرا نصف لازم ہوگا اور اگر سوم کسی چہارم کو جذب
 کرے اور اوہیں سے بعض کا بعض آخر پر ہلاک ہونا فرض کیا جائے تو اقل کے لیے دیت
 کے دو ثلث ثابت ہوں گے اس لیے کہ وہ تین امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر
 اوس (اقل) کا دوم کو اپنے اوپر جذب کرنا دوسرا امر دوم کا سوم کو اوس (اول)
 پر جذب کرنا تیسرا امر سوم کا چہارم کو جذب کرنا پس دیت کی وہ مقدار ساقط ہو جائی
 جو فضل اول کے مقابل قرار پائیگی جس سے ثلث دیت مراد ہو اور دوم و سوم پر باقی
 دو ثلث فی کس ایک ثلث کے حساب سے لازم ہونگے اور چہارم پر ضمانت لازم
 نہوگی اور دوم کے لیے بھی دیت کے دو ثلث ثابت ہونگے اس لیے کہ وہ (دوم) بھی تین
 امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر اول کا اوس (دوم) کو جذب کرنا دوسرا
 امر اوس (دوم) کا سوم کو اپنے اوپر جذب کرنا تیسرا امر سوم کا چہارم کو جذب
 کرنا پس دیت کی وہ مقدار ساقط ہو جائیگی جو فضل دوم کے مقابل قرار پائیگی جس سے
 ثلث دیت مراد ہے اور اقل و سوم پر باقی دو ثلث فی کس ایک ثلث کے حساب سے
 لازم ہوں گے اور سوم کے لیے بھی دیت کے دو ثلث ثابت ہوں گے اس لیے کہ وہ
 (سوم) بھی تین امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر اوس (سوم) کا چہارم
 کو جذب کرنا دوسرا امر دوم کا اوس (سوم) کو جذب کرنا تیسرا امر اول کا اوس
 (سوم) کو جذب کرنا اور چہارم پر کوئی شے لازم نہوگی اور اوس (چہارم) کے لیے
 مجموع دیت ثابت ہوگی پس اگر ترجیح مباشرت کے قائل ہوں تو سوم پراوس (چہارم)
 کی دیت لازم ہوگی اور اگر شرکت کے قائل ہوں تو اوس (چہارم) کی دیت کے

ان کے دیت لازم ہوگی اور اگر شرکت قابض و جاذب کے قائل ہوں تو اول پراوس (سوم)
 کی دیت کا ایک نصف اور دوم پر دوسرا نصف لازم ہوگا اور اگر سوم کسی چہارم کو جذب
 کرے اور اوہیں سے بعض کا بعض آخر پر ہلاک ہونا فرض کیا جائے تو اقل کے لیے دیت
 کے دو ثلث ثابت ہوں گے اس لیے کہ وہ تین امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر
 اوس (اقل) کا دوم کو اپنے اوپر جذب کرنا دوسرا امر دوم کا سوم کو اوس (اول)
 پر جذب کرنا تیسرا امر سوم کا چہارم کو جذب کرنا پس دیت کی وہ مقدار ساقط ہو جائی
 جو فضل اول کے مقابل قرار پائیگی جس سے ثلث دیت مراد ہو اور دوم و سوم پر باقی
 دو ثلث فی کس ایک ثلث کے حساب سے لازم ہونگے اور چہارم پر ضمانت لازم
 نہوگی اور دوم کے لیے بھی دیت کے دو ثلث ثابت ہونگے اس لیے کہ وہ (دوم) بھی تین
 امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر اول کا اوس (دوم) کو جذب کرنا دوسرا
 امر اوس (دوم) کا سوم کو اپنے اوپر جذب کرنا تیسرا امر سوم کا چہارم کو جذب
 کرنا پس دیت کی وہ مقدار ساقط ہو جائیگی جو فضل دوم کے مقابل قرار پائیگی جس سے
 ثلث دیت مراد ہے اور اقل و سوم پر باقی دو ثلث فی کس ایک ثلث کے حساب سے
 لازم ہوں گے اور سوم کے لیے بھی دیت کے دو ثلث ثابت ہوں گے اس لیے کہ وہ
 (سوم) بھی تین امروں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے پہلا امر اوس (سوم) کا چہارم
 کو جذب کرنا دوسرا امر دوم کا اوس (سوم) کو جذب کرنا تیسرا امر اول کا اوس
 (سوم) کو جذب کرنا اور چہارم پر کوئی شے لازم نہوگی اور اوس (چہارم) کے لیے
 مجموع دیت ثابت ہوگی پس اگر ترجیح مباشرت کے قائل ہوں تو سوم پراوس (چہارم)
 کی دیت لازم ہوگی اور اگر شرکت کے قائل ہوں تو اوس (چہارم) کی دیت کے

فصل ما لم یثبت فی الشعر من الثقل والضعف والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال

تین حصہ کیے جائیں گے جواول ودوم اور سوم پر فی کس ثلث دیت کے حساب سے لازم ہوں گے اگر سوم جنایت اطراف (اعضاء) کے بیان میں اور اوسمین تین مقصد میں پہلا مقصد ریات اعضاء کے بیان میں اور جس جنایت کی دیت کے لیے کوئی مقدار معین نہیں ہے اوسمین ارش ثابت ہوتے ہی اور اٹھارہ جنایتوں کے لیے مقدار معین ہے اقل ازالہ شعر (بال) ہے اور شعر اس (موی سر) کے زائل کرنے میں دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے اور اسطرح شعر بحیہ (موی ریش) کے زائل کر دینے میں بھی دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے پس اگر بعد جنایت وہ دونوں (شعر اس و بحیہ) روئیدہ ہوں تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ شعر بحیہ میں ثلث دیت ثابت ہوگی اور جو روایت کہ اس قول کا مستند ہے وہ ضعیف ہے اور اون دونوں (شعر بحیہ) کے روئیدہ ہونے کی صورت میں ارش کا ثابت ہونا اشبہ ہے اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمۃ ارشاد فرمایا ہے اگر شعر اس روئیدہ نہوں تو سودینار ثابت ہوں گے اور اس قول کا مستند معلوم نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی عورت کے بالوں کو زائل کر دے تو جلنے پر اس عورت کے دیت ثابت ہوگی اور اگر اس (عورت) کے بال باز سر نو روئیدہ ہوں تو مہر امثال ثابت ہوگا اور شعر حاجبین (دونوں ابوون کے بال) کے زائل کرنے میں پانچ سودینار ثابت ہوتے ہیں اور ہر ایک حاجب میں اوسکا نصف (اڑھائی سودینار) ثابت ہوتا ہے اور بعض حاجب میں دیت کی وہ مقدار ثابت ہوگی جو کل حاجب کے بنسبت قرار پائیں گے پس اگر کوئی شخص نصف حاجب کو زائل کر دے تو ایک سو پچیس دینار ثابت ہوں گے اور علی ہذا القیاس اور اہاب (وہ بال جو پلوں پر روئیدہ ہوتے ہیں) میں تیرہ ہے اور جناب شیخ الطائفہ نے کتاب بسوط و خلاف

فصل ما لم یثبت فی الشعر من الثقل والضعف والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال

فصل ما لم یثبت فی الشعر من الثقل والضعف والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال والکثرة والقلّة والکمال

[illegible][illegible]

١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١
 ٤٩٢
 ٤٩٣
 ٤٩٤
 ٤٩٥
 ٤٩٦
 ٤٩٧
 ٤٩٨
 ٤٩٩
 ٥٠٠
 ٥٠١
 ٥٠٢
 ٥٠٣
 ٥٠٤
 ٥٠٥
 ٥٠٦
 ٥٠٧
 ٥٠٨
 ٥٠٩
 ٥١٠
 ٥١١
 ٥١٢
 ٥١٣
 ٥١٤
 ٥١٥
 ٥١٦
 ٥١٧
 ٥١٨
 ٥١٩
 ٥٢٠
 ٥٢١

صفحة الديانة
لأنه إذا هابنا
نصفنا المنفعة
وهو اختيار
في البسوط
وفي رواية
غياث عن أبيه
على عليهما السلام
ثلاث الدين
وكنانة
رواية
عبد الرحمن
الغزالي

نصف دیت ثابت ہوتی ہے اس لیے کہ اس کے قطع کرنے میں نصف منفعت نازل ہوتی ہے اور اسی قول کو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں اختیار فرمایا ہے اور روایت غیاث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے وارد ہوا ہے کہ حضرت نے اپنے آباء طاہرین سے ثلث دیت کو نقل فرمایا ہے اور اس طرح روایت عبد الرحمن غریبی میں بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے وارد ہوا ہے کہ حضرت نے اپنے آباء طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے ثلث دیت کو نقل فرمایا ہے اور دونوں روایتوں میں منفعہ ہے لیکن ان کے مضمون پر عمل کرنا ان شبہ ہر چہ ارم قطع اذنین (دونوں کانوں کا ٹکڑا ڈالنا) ہی پس اون (دونوں) کے قطع کرنے میں دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے اور ہر ایک کے قطع کرنے میں نصف دیت ثابت ہوتی ہے اور بعض اذنین اوس (اذن) کے حساب سے دیت ثابت ہوتی ہے اور شحمہ اذن (نرمہ گوش) کے قطع کرنے میں ثلث دیت ثابت ہوتی ہے جب کا مستند وہ روایت ہے جس کو مسنیع نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور اس روایت کے طریقہ میں اگرچہ منفعہ ہے لیکن شہرت عظیمہ اس کی تائید کرتی ہے اور بعض اصحاب (شیخ الطائفہ) نے فرمایا ہے کہ حرم اذن (کان کا شگافتہ کرنا) میں اوس (اذن) کے دیت کا ثلث ثابت ہوگا اور بعض علماء (ابن ادریس) نے قول مذکورہ کی تفسیر میں حرم شحمہ اور اوس (شحمہ) کی دیت کا ثلث بیان فرمایا ہے یہ سب قطع شفتین (دونوں ہونٹوں کا کاٹ ڈالنا) ہے اور اون دونوں کے قطع کرنے میں باتفاق علماء دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے اور ہر ایک شفعہ کی دیت میں میں العلماء اختلاف واقع ہوا ہے شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں فرمایا ہے کہ شفعہ علیا (اوپر کا ہونٹ) میں دیت کا ایک ثلث اور شفعہ سفلی (نیچے کا ہونٹ) میں دیت کے

عن أبي عبد الله عليه السلام
عن أبيه عليه السلام
في خبرين
منعني عن العمل
بمضغ من
أشبه به
الكمثرى
أن أتناولها
فإنها لا تذهب
وقد كان أحدهما
نصف الدية
وفي بعضها
حسابي
وفي بعضها
سكن على
وإني فيهما
مضغ
تؤيد ما
الشهوة

فالمعيا الثالث
قال في اللبس
كل واحد قد
في تقديره
الذي اجاعا
الشفا واما
الخاص
ثلاثة
عجز
وضر واحد
منها
لا عاين

گروں پر ایسی جنابت کرے جو مانع ازاد (ملع کرنا) ہو تب بھی دیت کا ملہ ثابت نہوگی اور عیب مذکور (گروں کی کچی یا زرداد کا بطلان) برطرت ہو جائے تو دیت نہوگی اور اوسین ارش ثابت ہوگی انہم قطع لحین ہر اور لحین سے وہ دو ہڈیاں مراد ہیں جسکے ملحق (مجمع ہونیکی جگہ) کو ذقن (ٹنڈی) کہتے ہیں اور اون دونوں میں سے ہر ایک کا کنارہ متصل گبوش ہوتا ہے اور اون دونوں پر دندان پائین روئیدہ ہوتے ہیں اور اونکی جلد پر ڈھاڑے نکلتی ہے اور اون دونوں میں دیت کا ملہ ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ وہ دونوں بدون اسنان (دندان) اوکھاڑے جائیں جیسے طفل یا ایسے شخص کے لحین کا اوکھاڑنا جو دانت نہ رکھتا ہو اور اگر وہ دونوں مع اسنان اوکھاڑے جائیں تو دو دیتیں ثابت ہوں گی اور اگر بوجہ جنابت اون دونوں کے مغن (طعام کا چبانا) نقصان ہو جائے یا وہ دونوں اسطرح سخت ہو جائیں کہ اوکھاڑنا محسوس (شاق) ہو جائے تو ارش ثابت ہوگی وہم قطع میں ہر پس قطع میں (دونوں ہاتھ کاٹ ڈالنا) میں آدمی کی تمام دیت ثابت ہوتی ہے اور اون دونوں میں سے ہر ایک میں نصف دیت لازم ہوتی ہے اور اون دونوں کی حصص (کلائی) موئع ہوں گی ہر اور اگر کوئی شخص کسی کے ایک ہاتھ کو مع اصابع (اوتھلیوں سمیت) قطع کر ڈالے تو فقط ہاتھ کی دیت (نصف دیت) ثابت ہوگی جسکی مقدار پانچ سو دینار ہر اور اگر کسی شخص کی فقط اوتھلیاں قطع کی جائیں تو دیت اصابع (اوتھلیاں) ثابت ہوگی جسکی مقدار پانچ سو دینار مراد ہیں اور اگر کف دست کے ساتھ بندہ دست کا بھی کوئی ہیز قطع کیا جائے تو کف دست کی دیت کے پانچ سو دینار ثابت ہوں گے اور قدر زائد میں حکومت لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی انسان کے ہاتھ کو مرفق (کنہی) یا منکب

ہو جانے کے عوض میں دیت کے دو ٹکٹ ثابت ہوں گے اور کتا ب غلات میں مذکور
 ہو کہ اگر کوئی شخص کسی انسان کی پشت کو شکستہ کرے اور اس (انسان) کی رت اس
 اور جلع کی قوت باطل ہو جائے تو جانے پر دو تین لازم ہوں گی اس لیے کہ صورت
 مذکورہ میں دو منفعتوں کا نائل ہونا مفروض ہے لہذا ہر ایک منفعت کے عوض
 تمام دیت لازم ہوگی تیسروں ہم قطع نخاع (حرام مغز) ہے پس اس کے قطع کرنے میں
 دیت کاملہ ثابت ہوگی چہاں دو حکم قطع ٹیڈین (پستان) ہے پس اگر کوئی شخص کسی
 عورت کے ٹیڈین کو قطع کرے تو اوں دونوں میں عورت کی تمام دیت ثابت ہوگی
 اور ہر ایک کے قطع کرنے میں نصف دیت ثابت ہوگی اور بوجہ جنایت اوں دونوں کا
 شیر منقطع ہو جائے تو اوں میں حکومت ثابت ہوگی اور اس طرح اگر اوں دونوں میں
 شیر موجود ہو لیکن بوجہ جنایت اس کا نزول (اوترتا) متعذر ہو جائے تب بھی حکومت
 ثابت ہوگی اور اگر ٹیڈین کے ساتھ جلد صد کا بھی کوئی جز قطع ہو جائے تو قطع ٹیڈین
 میں اس کی دیت ثابت ہوگی اور قطع زائد میں حکومت لازم ہوگی اور اگر جانے نے
 باوجود اسکے جراحت کو ناجوٹ پہنچا دیا ہو تو اس (جانے) پر دیت ٹیڈین اور
 حکومت اور دیت جائفہ (ایک قسم کا رجم ہے جو بعد ازین مذکور ہوگا) ثابت ہوگے
 اور اگر کوئی شخص کسی عورت کی حلتین (راس ٹیڈین) کو قطع کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ نے
 کتاب مبسوط میں فرمایا ہے کہ اوں دونوں میں تمام دیت ثابت ہوگی اور اس میں نکال
 ہے اس لیے کہ قطع ٹیڈین میں تمام دیت ثابت ہوتی ہے اور حلتین پر بعض ٹیڈین
 صادق آتا ہے لہذا اوں دونوں (حلتین) میں حکومت ثابت ہونی چاہیے اور اگر
 کوئی شخص کسی مرد کی حلتین کو قطع کر دے تو شیخ ہم نے کتاب مبسوط غلات میں فرمایا

مذکورہ میں دو منفعتوں کا نائل ہونا مفروض ہے لہذا ہر ایک منفعت کے عوض تمام دیت لازم ہوگی تیسروں ہم قطع نخاع (حرام مغز) ہے پس اس کے قطع کرنے میں دیت کاملہ ثابت ہوگی چہاں دو حکم قطع ٹیڈین (پستان) ہے پس اگر کوئی شخص کسی عورت کے ٹیڈین کو قطع کرے تو اوں دونوں میں عورت کی تمام دیت ثابت ہوگی اور ہر ایک کے قطع کرنے میں نصف دیت ثابت ہوگی اور بوجہ جنایت اوں دونوں کا شیر منقطع ہو جائے تو اوں میں حکومت ثابت ہوگی اور اس طرح اگر اوں دونوں میں شیر موجود ہو لیکن بوجہ جنایت اس کا نزول (اوترتا) متعذر ہو جائے تب بھی حکومت ثابت ہوگی اور اگر ٹیڈین کے ساتھ جلد صد کا بھی کوئی جز قطع ہو جائے تو قطع ٹیڈین میں اس کی دیت ثابت ہوگی اور قطع زائد میں حکومت لازم ہوگی اور اگر جانے نے باوجود اسکے جراحت کو ناجوٹ پہنچا دیا ہو تو اس (جانے) پر دیت ٹیڈین اور حکومت اور دیت جائفہ (ایک قسم کا رجم ہے جو بعد ازین مذکور ہوگا) ثابت ہوگے اور اگر کوئی شخص کسی عورت کی حلتین (راس ٹیڈین) کو قطع کر دے تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں فرمایا ہے کہ اوں دونوں میں تمام دیت ثابت ہوگی اور اس میں نکال ہے اس لیے کہ قطع ٹیڈین میں تمام دیت ثابت ہوتی ہے اور حلتین پر بعض ٹیڈین صادق آتا ہے لہذا اوں دونوں (حلتین) میں حکومت ثابت ہونی چاہیے اور اگر کوئی شخص کسی مرد کی حلتین کو قطع کر دے تو شیخ ہم نے کتاب مبسوط غلات میں فرمایا

تو دیت کاملہ لازم ہوگی اوس قول کا استدہ روایت ہو جسکو احاق بن قمار نے حضرت
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے تمییز مسئلہ کسی عضو کی ہڈی کے
 شکستہ کرنے میں اوس (عضو) کی دیت کا خمس (پانچواں حصہ) ثابت ہوتا ہی پس اگر
 وہ ہڈی بدون عیب درست ہو جائے تو انیس (ہڈی) کے شکستہ کرنے کی دیت (دیت
 عضو کا خمس) کے چار خمس ثابت ہوتے ہیں اور ہڈی کی جراحت مضمومہ (وہ زخم کی وجہ سے
 ہڈی ظاہر ہو جائے) میں اوس (ہڈی) کے شکستہ کرنے کے دیت کا ربع (چوتھا حصہ)
 ثابت ہوتا ہے اور کسی عضو کی ہڈی کے کو بیڈ کرنے میں اوس (عضو) کی دیت کا ثلث
 ثابت ہوتا ہی پس اگر بدون عیب درست ہو جاوے تو اوس (ہڈی) کے کو بیڈ کرنے کی
 دیت کے چار خمس ثابت ہوتے ہیں اور کسی عضو سے اوس کی ہڈی کے جدا کرنے میں
 اوس (عضو) کی دیت کے دو ثلث ثابت ہوتے ہیں جبکہ عضو مذکور معطل (بیکار)
 ہو جائے پس اگر بدون عیب درست ہو جائے تو اوس (ہڈی) کے جدا کرنے کی دیت
 چار خمس ثابت ہوتے ہیں چوتھا مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط و غلات میں
 فرمایا ہے کہ ترقوتین (دو چیز گردن) کے شکستہ کرنے میں دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے
 اور ہر ایک ترقوہ میں ہمارے اصحاب کے نزدیک مقدار دیت معتین ہو اور شاید
 کہ شیخ علیہ الرحمہ نے اوس مضمون کے طوط اشارہ کیا جسکو ایک جماعت نے ظاہر
 سے نقل کیا ہو فی الترقوۃ اذا کسرت فجبوت حلل غیب اربعون دینار
 جسکا حاصل یہ ہو کہ ایک ترقوہ کے شکستہ کرنے میں چالیس دینار ثابت ہوتے ہیں جبکہ
 وہ (ترقوہ) بدون عیب منجبر ہو جائے پانچواں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے
 شکم کو روندھ ڈالے تا اینکه اوس (انسان) کا حدث (بول یا براز) سرزد ہو جائے

تو دیت کاملہ لازم ہوگی اوس قول کا استدہ روایت ہو جسکو احاق بن قمار نے حضرت
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے تمییز مسئلہ کسی عضو کی ہڈی کے
 شکستہ کرنے میں اوس (عضو) کی دیت کا خمس (پانچواں حصہ) ثابت ہوتا ہی پس اگر
 وہ ہڈی بدون عیب درست ہو جائے تو انیس (ہڈی) کے شکستہ کرنے کی دیت (دیت
 عضو کا خمس) کے چار خمس ثابت ہوتے ہیں اور ہڈی کی جراحت مضمومہ (وہ زخم کی وجہ سے
 ہڈی ظاہر ہو جائے) میں اوس (ہڈی) کے شکستہ کرنے کے دیت کا ربع (چوتھا حصہ)
 ثابت ہوتا ہے اور کسی عضو کی ہڈی کے کو بیڈ کرنے میں اوس (عضو) کی دیت کا ثلث
 ثابت ہوتا ہی پس اگر بدون عیب درست ہو جاوے تو اوس (ہڈی) کے کو بیڈ کرنے کی
 دیت کے چار خمس ثابت ہوتے ہیں اور کسی عضو سے اوس کی ہڈی کے جدا کرنے میں
 اوس (عضو) کی دیت کے دو ثلث ثابت ہوتے ہیں جبکہ عضو مذکور معطل (بیکار)
 ہو جائے پس اگر بدون عیب درست ہو جائے تو اوس (ہڈی) کے جدا کرنے کی دیت
 چار خمس ثابت ہوتے ہیں چوتھا مسئلہ شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط و غلات میں
 فرمایا ہے کہ ترقوتین (دو چیز گردن) کے شکستہ کرنے میں دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے
 اور ہر ایک ترقوہ میں ہمارے اصحاب کے نزدیک مقدار دیت معتین ہو اور شاید
 کہ شیخ علیہ الرحمہ نے اوس مضمون کے طوط اشارہ کیا جسکو ایک جماعت نے ظاہر
 سے نقل کیا ہو فی الترقوۃ اذا کسرت فجبوت حلل غیب اربعون دینار
 جسکا حاصل یہ ہو کہ ایک ترقوہ کے شکستہ کرنے میں چالیس دینار ثابت ہوتے ہیں جبکہ
 وہ (ترقوہ) بدون عیب منجبر ہو جائے پانچواں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے
 شکم کو روندھ ڈالے تا اینکه اوس (انسان) کا حدث (بول یا براز) سرزد ہو جائے

مطلوبہ احدت دینی انسان سنی من داس بنی الخاں حسنی از موند دیو کا فخر جبر فخرت علی اذاکسون عوف الترقوۃ من نورین و دیکہ البعاصی اشراق الی

بعضی صاحب دلیلی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے سر پر ضرب لگائے اور اس (انسان) کی عقل زائل ہو جائے تو ایک سال تک انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مجنی علیہ نے اسی سال میں وفات پائی تو جانی سے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر وہ (مجنی علیہ) باقی رہا اور اس کی عقل نے خود کیا تو اس میں تمام دیت ثابت ہوگی اور یہ روایت خوب ہے اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی عقل کو بوجہ بابت زائل کر دے اور دیت کو اس (انسان) کے حوالہ کر دے بعد ازاں اس (انسان) کے عقل خود کسے تو دیت کا مجنی علیہ سے واپس لینا صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ صورت مذکورہ میں عقل کا خود کرنا بہت مجذومہ کا حکم کہتا ہے و وسم سمع ہے پس ازالہ سمع میں تمام دیت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اہل معرفت نے یاس کی شہادت دی ہو اور اگر اہل معرفت نے تادمیت معینہ اس (سمع) کے خود کر نیکی امتیاز ظاہر کی ہو تو اس مدت کے منقض ہونیکا انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مدت مذکورہ میں اس (سمع) نے خود کیا تو دیت کو استقرار ہو جائیگا اور اگر مجنی علیہ نے اپنی سماعت کے زائل ہونیکا دعویٰ کیا ہو اور جانے نے اس کی تکذیب کی ہو یا جانے نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہو تو وصوت عظیم اور رد قوی کے ساتھ اس (مجنی علیہ) کی غفلت کے وقت فریاد کر نیکیے ساتھ اس کی حال کا اعتبار (استحسان کیا جائیگا پس اگر دعوائے مجنی علیہ متحقق ہو تو دیت کا اس (مجنی علیہ) کے حوالہ کرنا لازم ہوگا والا اس (مجنی علیہ) کے لیے دیت کے ساتھ حلف دیا جائیگا اور بعد دیت اس کے موافق حکم کیا جائیگا اور اگر ایک کان کے قوت سماعت زائل ہو جاوے تو اس میں نصف دیت ثابت ہوگا اور اگر مجنی علیہ اپنے ایک کان کی قوت سماعت کے ناقص ہو جائیگا معی ہو

بعضی صاحب دلیلی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے سر پر ضرب لگائے اور اس (انسان) کی عقل زائل ہو جائے تو ایک سال تک انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مجنی علیہ نے اسی سال میں وفات پائی تو جانی سے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر وہ (مجنی علیہ) باقی رہا اور اس کی عقل نے خود کیا تو اس میں تمام دیت ثابت ہوگی اور یہ روایت خوب ہے اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی عقل کو بوجہ بابت زائل کر دے اور دیت کو اس (انسان) کے حوالہ کر دے بعد ازاں اس (انسان) کے عقل خود کسے تو دیت کا مجنی علیہ سے واپس لینا صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ صورت مذکورہ میں عقل کا خود کرنا بہت مجذومہ کا حکم کہتا ہے و وسم سمع ہے پس ازالہ سمع میں تمام دیت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اہل معرفت نے یاس کی شہادت دی ہو اور اگر اہل معرفت نے تادمیت معینہ اس (سمع) کے خود کر نیکی امتیاز ظاہر کی ہو تو اس مدت کے منقض ہونیکا انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مدت مذکورہ میں اس (سمع) نے خود کیا تو دیت کو استقرار ہو جائیگا اور اگر مجنی علیہ نے اپنی سماعت کے زائل ہونیکا دعویٰ کیا ہو اور جانے نے اس کی تکذیب کی ہو یا جانے نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہو تو وصوت عظیم اور رد قوی کے ساتھ اس (مجنی علیہ) کی غفلت کے وقت فریاد کر نیکیے ساتھ اس کی حال کا اعتبار (استحسان کیا جائیگا پس اگر دعوائے مجنی علیہ متحقق ہو تو دیت کا اس (مجنی علیہ) کے حوالہ کرنا لازم ہوگا والا اس (مجنی علیہ) کے لیے دیت کے ساتھ حلف دیا جائیگا اور بعد دیت اس کے موافق حکم کیا جائیگا اور اگر ایک کان کے قوت سماعت زائل ہو جاوے تو اس میں نصف دیت ثابت ہوگا اور اگر مجنی علیہ اپنے ایک کان کی قوت سماعت کے ناقص ہو جائیگا معی ہو

بعضی صاحب دلیلی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے سر پر ضرب لگائے اور اس (انسان) کی عقل زائل ہو جائے تو ایک سال تک انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مجنی علیہ نے اسی سال میں وفات پائی تو جانی سے قصاص کا اخذ کرنا صحیح ہوگا اور اگر وہ (مجنی علیہ) باقی رہا اور اس کی عقل نے خود کیا تو اس میں تمام دیت ثابت ہوگی اور یہ روایت خوب ہے اور اگر کوئی شخص کسی انسان کی عقل کو بوجہ بابت زائل کر دے اور دیت کو اس (انسان) کے حوالہ کر دے بعد ازاں اس (انسان) کے عقل خود کسے تو دیت کا مجنی علیہ سے واپس لینا صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ صورت مذکورہ میں عقل کا خود کرنا بہت مجذومہ کا حکم کہتا ہے و وسم سمع ہے پس ازالہ سمع میں تمام دیت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اہل معرفت نے یاس کی شہادت دی ہو اور اگر اہل معرفت نے تادمیت معینہ اس (سمع) کے خود کر نیکی امتیاز ظاہر کی ہو تو اس مدت کے منقض ہونیکا انتظار کرنا لازم ہوگا پس اگر مدت مذکورہ میں اس (سمع) نے خود کیا تو دیت کو استقرار ہو جائیگا اور اگر مجنی علیہ نے اپنی سماعت کے زائل ہونیکا دعویٰ کیا ہو اور جانے نے اس کی تکذیب کی ہو یا جانے نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہو تو وصوت عظیم اور رد قوی کے ساتھ اس (مجنی علیہ) کی غفلت کے وقت فریاد کر نیکیے ساتھ اس کی حال کا اعتبار (استحسان کیا جائیگا پس اگر دعوائے مجنی علیہ متحقق ہو تو دیت کا اس (مجنی علیہ) کے حوالہ کرنا لازم ہوگا والا اس (مجنی علیہ) کے لیے دیت کے ساتھ حلف دیا جائیگا اور بعد دیت اس کے موافق حکم کیا جائیگا اور اگر ایک کان کے قوت سماعت زائل ہو جاوے تو اس میں نصف دیت ثابت ہوگا اور اگر مجنی علیہ اپنے ایک کان کی قوت سماعت کے ناقص ہو جائیگا معی ہو

اوسکے لیے دومر مداحل شہادت دین تو اوسکا دعوی ثابت ہو جائیگا اور اسے طرح
 اگر ایک مرد اور دو عورتیں اوسکے لیے شہادت دین تب بھی اوسکا دعوی ثابت ہو
 بشرطیکہ جنایت مذکورہ از قبیل خطایہ عیہ عمدہ پس اگر شاہدین نے بیان کیا ہو کہ اوس
 (ضوء بنین) کے عود کرنے کی امید نہیں ہے تو جانے پر دیت کا استقرار ہو جائیگا
 اور اسے طرح اگر دو نون (شاہدین) نے بیان کیا کہ اوس (ضوء) کے عود کرنے کی
 امید ہے لکن اوسکے لیے کوئی مقدار معین نہیں ہے تب بھی جانے پر دیت کا استقرار
 ہو جائیگا اور اسے طرح اگر در صورت امید اوس (ضوء) کے لیے کوئی مدت معین
 کریں اور وہ مدت منقض ہو جائے اور وہ (ضوء) عود نہ کرے تب بھی جانے پر دیت
 کا استقرار ہو جائیگا اور اسے طرح اگر قبل مدت وہ (مجنی علیہ) وفات پائے تب بھی
 یہی حکم ہوگا لکن اگر مدت معینہ میں اوس (مجنی علیہ) کی بصارت عود کرے تو ارش
 ثابت ہوگی اور اگر بصارت کے عود کرنے میں بائین جانے و مجنی علیہ اختلاف واقع ہو
 تو مجنی علیہ کا قول اوسکی قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اسلیئے کہ اصل عدم عود ہی واجب کہ
 مجنی علیہ اپنی بصارت کے زائل ہو جانے کا مدعی ہو اور اوسکی آنکھ قائم ہو تو اوسکو
 قسامت کے ساتھ حلف دیا جائیگا اور بعد حلف اوسکے لیے حکم کیا جائیگا اور روایت
 اصبح بن بناتہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہوا ہے کہ اوس مجنی علیہ
 کی آنکھ کا آفتاب کے ساتھ مقابلہ کیا جائیگا پس اگر اوسکی دونوں آنکھیں مفتوح (کشاہ)
 رہیں تو اوسکی تصدیق کی جائیگی والا نکذیب کی جائیگی اور اگر مجنی علیہ اپنی ایک آنکھ کے
 ناقص ہو جائیگا مدعی ہو تو اوس آنکھ کا دوسری آنکھ کے ساتھ قیاس کرنا معین ہوگا
 اور اسے طرح امتحان کیا جائے جس طرح کہ قوت ساسعہ میں مذکور ہوا اور اگر مجنی علیہ

وکیل و امراتان
 لان کان غلطاً و
 فیہ عود نقد
 ثبت الدیوان
 فامویج عود
 فاستقر الدیوان
 وکان لوان الاثر
 مود لکن اختلاف
 راقا لاعداد
 منبہ فافضلت
 و بعد وکان
 قبل الدیوان
 فامویج عود
 فافضلت وکان
 علیہ عود
 انما لای عود
 و عود عود
 الفاضل وکان
 فی ذلک عود
 فافضلت وکان
 عود کان کان
 عود کان کان
 لودعی فضان
 وکان کان
 فی السع

نقص النقص في حلف اليمين
في حلف اليمين في حلف اليمين
في حلف اليمين في حلف اليمين
في حلف اليمين في حلف اليمين

والا اوسكه صادق هونے كا حكم كيا جائیگا اور اگر كوئی شخص بوجہ جنایت اپنی قوت شامتہ
كے ناقص ہو جائیگا مدعی ہو تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اوس (شخص) كو حلف دیا جائیگا
اسیله كے بیٹہ كے لیے اوس نقصان پر مطلع ہونیكا كوئی طریقہ نہیں ہے اور حاكم كو اپنے
موڈا سے اجتہاد كے موافق اوسكه لیے حكم كرنا لازم ہوگا اسیله كے شارع مقدس كی طرف
سے اوسمین كوئی مقدار معین نہیں ہے اور اگر محلی علیہ نے جانے سے قوت شامتہ كے
دیت كو اخذ كر لیا ہو بعد ازاں وہ (قوت شامتہ) خود كرے تو جانے كو محلی علیہ سے اوس
(دیت) كا واپس لینا صحیح نہوگا اسیله كا اوسكا عود كرنا ہیبتہ متجددہ كا حكم ركھتا ہے اور
اگر كوئی شخص کسی انسان كی ناك كو قطع كر ڈالے اور بوجہ قطع اوس (انسان) كی قوت
شامتہ بھی زائل ہو جائے تو قاطع پر دو دیتیں ثابت ہونگی پھر قوت ذائقہ ہی پس اگر
كوئی شخص کسی انسان كے قوت ذائقہ كو برطرف كر دے تو اوسمین سبھی دیت كا ملہ كی ثابت
ہونیكا قائل ہونا ممكن ہے اسیله كا ائمہ معصومین علیہم السلام نے ارشاد فرمایا ہے
كل ما خلف الانسان منه واحد ففيه الذایة پس بعد جنایت اوسمین محلی علیہ
جو ہے وہ انسان میں ایک ہوا اسكه ناك كر دینے دیت كا ثابت ہونگی
دعوے كے طرف رجوع كی جائیگی لکن ازراہ احتیاط اوسكو قنات كے ساتھ حلف دینا
سعین ہوگا اور دعوی نقصان كی صورت میں حاكم پر اسی مقدار كی ساتھ ازراہ تخمین
فیصلہ كرنا لازم ہوگا جو مادہ منازعت كو منقطع كر دے اسیله كے شارع نے اس مقام پر
كوئی مقدار معین نہیں فرمائی ششم اگر محلی علیہ پر حالت جلع میں بوجہ جنایت اثر مل
كرنا متعذر ہو تو جانے پر تمام دیت ثابت ہوگی ہفتم بعض علماء نے فرمایا ہے کہ سلس البول
میں دیت كا ملہ ثابت ہوتی ہے اور اس قول كا مستند وہ روایت ہے جسكو غیاث بن
ابراہیم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل كیا ہے اور اوسمین ضعف ہے

الخامس
الذی یكین
ان یقال فیہ
الذی یقول
ملیہ السلام
لمن لا یكس
منه واحد
ففيه الذایة
ویرجع الیہ
فیفی الذایة
الذی یقول
الجفی علیہ
م الاستیفاء
بالبیضاء
وم القضا
بفقی الحاکم
عما یخسر
والذی یخلف
قصر یر
الذی یخلف
والذی یخلف

فی حلف اليمين في حلف اليمين
فی حلف اليمين في حلف اليمين
فی حلف اليمين في حلف اليمين
فی حلف اليمين في حلف اليمين

والفصل الثالث في بيان ما لا يشك في صحة ما تقدم ذكره من انما هو من اقسام الدية

اور بعض علمائے فرمایا ہو کہ اگر عارضہ مذکورہ ناشب باقی رہے تو تمام دیت اور اگر انوار ال
 باقی رہے تو دیت کے دو ثلث اور اگر ارتفلح روز تک باقی رہے تو دیت کا ایک ثلث
 ثابت ہوگا اور ابطال صورت میں دیت کاملہ ثابت ہوگی تیسرا مقصد شجاج (زخم غیر)
 اور جراح (وہ زخم جو سرور کے علاوہ کسی مقام پر موجود ہو) کے بیان میں اور شجاج آٹھ
 ہین خارصہ - دامیہ - متلاحمہ - سحاق - موضیہ - ہاشمہ - منقلہ - مامومہ - اول خارصہ
 اور اوس سے وہ زخم مراد ہے جو قشر طبع (کھال کا چھلکا) کو قطع کر دے اور اوس میں ایک
 اونٹ ثابت ہوتا ہے و قوم دامیہ اور آیا وہ خارصہ اور دامیہ ایک ہی شے ہے یا نہیں
 پس بناب شیع علیہ الرحمہ نے فرمایا ہو کہ ہاں وہ دونوں ایک ہی شے ہیں اور اکثر علمائے فرمایا
 کہ دامیہ اوس (خارصہ) کے مغائر ہے جس پر روایت منصور بن حازم دلالت کرتے ہیں
 پس دامیہ میں دو اونٹ ثابت ہوتے ہیں اور اوس (دامیہ) سے وہ زخم مراد ہے
 جو کسی قدر گوشت کو بھی قطع کر دے سوم متلاحمہ اور اوس سے وہ زخم مراد ہے جو زیادہ
 گوشت کو قطع کر دے اور حد سحاق (بہت استخوان) تک نہ پہنچے اور اوس (متلاحمہ)
 میں تین اونٹ ثابت ہوتے ہیں اور وہ (متلاحمہ) غیر باضغہ ہے یا نہیں پس جو علما
 کہ دامیہ کے غیر خارصہ ہونیکو اختیار فرماتے ہیں اونکے نزدیک باضغہ اور متلاحمہ
 ایک ہی شے ہیں اور جو علما کہ دامیہ اور خارصہ کے ایک ہی شے ہونیکو اختیار فرماتے
 ہیں اونکے نزدیک باضغہ غیر متلاحمہ ہے چہارم سحاق اور اوس سے وہ زخم مراد ہے
 جو سحاق تک پہنچ جائے اور سحاق وہ جلد رقیق ہے جو گرد استخوان ہوتا ہے اور اوس
 (استخوان) کو ذبا نپ لیتا ہے اور اوس میں چار اونٹ ثابت ہوتے ہیں بیستم موضعہ
 اور اوس سے وہ زخم مراد ہے جو سفیدی استخوان کو ظاہر کر دیتا ہے اور اوس میں پانچ

والفصل الرابع في بيان ما لا يشك في صحة ما تقدم ذكره من انما هو من اقسام الدية

والفصل الخامس في بيان ما لا يشك في صحة ما تقدم ذكره من انما هو من اقسام الدية

وہاں تک کہ اگر کسی شخص کو کسی اور سے کوئی چیز ملے تو اس کو اس کی اصل مالک سے واپس کر دینا چاہیے۔

ثالث ثابت ہوتا ہے اور اگر درست ہو جائے تو اس میں معنی طبعی کی دیت کا خمس ثابت ہوتا ہے جسکی مقدار دو سو دینار ہوتے ہیں اور اگر اس مسئلہ میں تا ما جزا (پروہ) نفوذ کرے تو دیت کا دسواں حصہ ثابت ہوگا دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی انسان کے دونوں ہونٹھوں کو اس طرح شکافتہ کرے کہ اس (انسان) کی لانت ظاہر ہو جائے تو اس (دونوں) ہونٹھوں کی دیت کا ثلث ثابت ہوگا اور اگر وہ دونوں صحیح ہو جائیں تو اس (ہونٹ) کی دیت کا خمس ثابت ہوگا اور اگر ایک ہی ہونٹ کو شکافتہ کر دے تو اس (ہونٹ) کے دیت کا ثلث ثابت ہوگا اور اگر وہ صحیح ہو جائے تو اس (ہونٹ) کی دیت کا خمس ثابت ہوگا تیسرا مسئلہ جراثیم جائفہ میں ثلث دیت ثابت ہوتا ہے اور جائفہ وہ زخم ہے جو کسی طرف سے اندرون شکم پہنچ جائے اگرچہ تفرقہ غصہ (گردن کا گڑھا) ہی کی جانب سے پہنچے اور اس (جائفہ) میں قصاص ثابت نہیں ہوتا اور اگر کوئی شخص کسی عضو کو مجروح کرے بعد ازاں اس کو شکم پہنچائے تو اس (شخص) پر دیت جرح اور دیت جائفہ لازم ہوگی پس اگر کوئی شخص کسی انسان کے شانہ کو تا محاذات پہلو شکافتہ کرے بعد ازاں اس کو شکم پہنچا دیو تو اس پر شرکات شانہ اور جائفہ دونوں کی دیت ثابت ہوگی فروع اگر کوئی شخص کسی انسان پر جراثیم جائفہ کو واقع کرے تو اس پر دیت جائفہ لازم ہوگی اور اگر اسی جراثیم میں کوئی دوسرا شخص اپنی کار کو داخل کر دے اور پہلے جراثیم پر کوئی زیادتی نہ ہو دے تو شخص دوم پر فقط تعزیر واجب ہوگی اس لیے کہ اس نے ازت پہنچائی ہے اور اگر پہلی جراثیم کو از راہ باطن یا از راہ ظاہر وسیع کر دے تو اس میں حکومت ثابت ہوگی اور اگر پہلی جراثیم کو دونوں طرف سے وسیع کر دے تو اس پر جائفہ و شکم

وہاں تک کہ اگر کسی شخص کو کسی اور سے کوئی چیز ملے تو اس کو اس کی اصل مالک سے واپس کر دینا چاہیے۔

وہاں تک کہ اگر کسی شخص کو کسی اور سے کوئی چیز ملے تو اس کو اس کی اصل مالک سے واپس کر دینا چاہیے۔

حکم جاری کیا جائیگا جس طرح کہ حالت انفراد میں جاری کیا جاتا اور دوسرے شخص اپنے کار دے رو دہائے شکم کو ظاہر کر دے تو اوس (دوسرے شخص) پر قاتل کا حکم جاری کیا جائیگا پس جانے اقل پر ثلث دیت ثابت ہوگی اور جانے دوم پر قصاص یا دیت لازم ہوگی اور اگر پہلے جراحت پر بخنیہ کیا جائے اور جانے دوم اس کے بخنیہ کو کشادہ کر دے پس اگر جراحت مذکورہ بحال باقی ہو اور ملتئم نہ ہوئی ہو اور بخنیہ کے کشادہ کرنے کی وجہ سے کوئی جنایت حاصل نہ ہوئی ہو تو شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ارش ثابت نہ ہوگی اور اوس (جانے دوم) کا تعزیر کرنا معتین ہوگا اس لیے کہ اس نے ابتداء محرم کا ارتکاب کیا ہے لکن ثبوت ارش اقرب ہے اس لیے کہ اس صورت میں یا دیت کا حاصل ہونا ضروری اگرچہ دوبارہ بخنیہ کرنے ہی سے حاصل ہوا اور اگر بعض جراحت ملتئم ہو گئی ہو بعد ازاں اس کے بخنیہ کو کشادہ کیا ہو تو وہ میں حکومت ثابت ہوگی اور اگر بعد ازاں اس کے بخنیہ کو کشادہ کر دے تو اوپر جائفہ مستانفہ کا حکم جاری کیا جائیگا اور جانے دوم پر ثلث دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی انسان پر دو مقام میں دو جائفہ کو حادث کرے تو اوپر دیت کے دو ثلث ثابت ہوں گے اور اگر کوئی شخص کسی انسان کے سینہ پر نیزہ لگائے اور وہ (نیزہ) اوس (انسان) کی پشت سے خارج ہو جائے تو شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبوطین فرمایا ہے کہ اوپر جائفہ واحدہ کا حکم جاری کیا جائیگا اور کتاب غلات میں فرمایا ہے کہ اوپر دو جائفہ کا حکم جاری کیا جائیگا اور یہی قول شبہ ہے جو چوتھا مسئلہ بعض علما نے فرمایا ہے جبکہ منجلہ اعضاء ہر کسی عضو میں کوئی اہل نفوذ کرے جیسے نیزہ یا کار یا منشیہ یا غیرہ تو زمینیت سے مراعات دینا مستحب ثابت ہوگا جسکی مقدار دینا رہتی ہے یا سچا ان مسئلہ اگر کسی انسان کا چہرہ

باقی جروح میں بھی اسی نسبت کا لحاظ کیا جائے گا

باقی جروح میں بھی اسی نسبت کا لحاظ کیا جائے گا **آٹھواں مسئلہ** دیات اعضاء و جروح میں عورت اور مرد مساوی ہیں تا انیکہ اوس (عورت) کی دیت مرد کی ثلث کے برابر ہو بعد ازاں اوس (عورت) کی دیت دیت مرد کا نصف ہو جاتی ہے خواہ جانے مرد ہو یا عورت پس اگر عورت کی ایک انگلی قطع کرنے میں سواونٹ اور دو انگلیوں کے قطع کرنے میں دو سواونٹ اور تین انگلیوں کے قطع کرنے میں تین سواونٹ اور چار انگلیوں کے قطع کرنے میں دو سواونٹ ثابت ہوں گے اور اس طرح مرد سے عورت کے لیے اعضاء و جروح میں بدون رد قصاص لیا جائیگا تا انیکہ حد ثلث تک مانع ہو بعد ازاں رد فاضل کے ساتھ قصاص لیا جائے گا **نواں مسئلہ** من جلد اعضاء مرد جس عضو میں کہ اوس (مرد) کی دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے جیسے ناک۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں پائون۔ منافع اعضاء وغیرہ عورت کے اوسی عضو میں اوس (عورت) کی دیت کاملہ ثابت ہوگی اور اس طرح مرد ذقی کی جس عضو میں اوس (مرد ذقی) کی تمام دیت (آٹھ سو درہم) ثابت ہوتے ہی زن ذمیتہ کی اوسی عضو میں اوس (زن ذمیتہ) کی تمام دیت (چار سو درہم) ثابت ہوگی اور غلام کے اوس عضو میں اوس (غلام) کی تمام قیمت ثابت ہوتی ہے اور جس جنایت میں کہ مرد حر کے دیت کے لیے کوئی مقدار معین ہے عورت اور ذقی کے لیے اوس جنایت میں اوس نسبت کے ساتھ دیت ثابت ہوگی جو ان دونوں (عورت اور ذقی) کی دیت کو مرد حر کی دیت کے ساتھ حاصل ہوگی اور اس طرح قیمت غلام میں سے اوس نسبت کے ساتھ دیت ثابت ہوگی جو نسبت کہ اوس کی قیمت کو مرد حر کی دیت کے ساتھ حاصل ہوگی **دسواں مسئلہ** جس مقام میں کہ ہم ثبوت ارش

باقی جروح میں بھی اسی نسبت کا لحاظ کیا جائے گا
 دیات اعضاء و جروح میں عورت اور مرد مساوی ہیں
 تا انیکہ اوس (عورت) کی دیت مرد کی ثلث کے برابر ہو
 بعد ازاں اوس (عورت) کی دیت دیت مرد کا نصف ہو جاتی ہے
 خواہ جانے مرد ہو یا عورت پس اگر عورت کی ایک انگلی قطع
 کرنے میں سواونٹ اور دو انگلیوں کے قطع کرنے میں دو
 سواونٹ اور تین انگلیوں کے قطع کرنے میں تین سواونٹ
 اور چار انگلیوں کے قطع کرنے میں دو سواونٹ ثابت ہوں گے
 اور اس طرح مرد سے عورت کے لیے اعضاء و جروح میں
 بدون رد قصاص لیا جائیگا تا انیکہ حد ثلث تک مانع ہو
 بعد ازاں رد فاضل کے ساتھ قصاص لیا جائے گا
نواں مسئلہ من جلد اعضاء مرد جس عضو میں کہ اوس (مرد)
 کی دیت کاملہ ثابت ہوتی ہے جیسے ناک۔ دونوں ہاتھ۔
 دونوں پائون۔ منافع اعضاء وغیرہ عورت کے اوسی
 عضو میں اوس (عورت) کی دیت کاملہ ثابت ہوگی اور اس
 طرح مرد ذقی کی جس عضو میں اوس (مرد ذقی) کی تمام
 دیت (آٹھ سو درہم) ثابت ہوتے ہی زن ذمیتہ کی اوسی
 عضو میں اوس (زن ذمیتہ) کی تمام دیت (چار سو درہم)
 ثابت ہوگی اور غلام کے اوس عضو میں اوس (غلام) کی
 تمام قیمت ثابت ہوتی ہے اور جس جنایت میں کہ مرد
 حر کے دیت کے لیے کوئی مقدار معین ہے عورت اور ذقی کے
 لیے اوس جنایت میں اوس نسبت کے ساتھ دیت ثابت ہوگی
 جو ان دونوں (عورت اور ذقی) کی دیت کو مرد حر کی دیت
 کے ساتھ حاصل ہوگی اور اس طرح قیمت غلام میں سے
 اوس نسبت کے ساتھ دیت ثابت ہوگی جو نسبت کہ اوس کی
 قیمت کو مرد حر کی دیت کے ساتھ حاصل ہوگی **دسواں
 مسئلہ** جس مقام میں کہ ہم ثبوت ارش

باقی جروح میں بھی اسی نسبت کا لحاظ کیا جائے گا

الحق القدر
عيسى

فَمَا مَآرِئِي
 رَمِيهِمْ
 انْ قَتَلَ عَذَّاءُ
 عَمَلُ الْمَعْنَى
 لَوْ قَتَلَ عَذَّاءُ
 ظَلَمَ سَيِّئَةً
 الْمَعْنَى
 الْمَعْنَى
 فَمَا لَوَاقِي
 وَمِنْ رَمِيهِ
 الْمَعْنَى
 جَنَابُ الْمَعْنَى
 مَآرِئُ دِيَارِهَا
 تَعْلُو لَوَاقِي
 الْمَعْنَى

وہاں سے

کفارہ لازم ہوگا اور اگر روح نے اوس (جنین) میں دلوج کیا ہو تو مذکر میں مرد کی دیت کا طہ ثابت ہوگی اور مؤنث میں مرد کی دیت کا نصف لازم ہوگا اور جانے پر دیت جنین اوس وقت تک ثابت ہوگی جب تک کہ اوس (جنین) کی جنایت کا یقین حاصل نہ ہو اور بعد حرکت اوس کے سکون کرنے کا اعتبار نہ کیا جائیگا اس لیے کہ حرکت کا بوجہ ہوا حادث ہو جانا بھی محتمل ہے اور جنین زندہ کے قتل کرنے میں مباشرت جنایت کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا اور اگر اوس (جنین) کی خلقت تمام نہ ہو تو اوس کی دیت میں دو قول ہیں اول یہ کہ کما سنین غرہ (ملوک مختار و پسندیدہ) ثابت ہوگا جیسا کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے مبسوط اور خلاص کے ایک مقام اور اخبار کی دونوں کتابوں (تہذیب المتبصر) میں ذکر فرمایا ہے اور قول دوم جو مشہور تر ہے یہ کہ دیت کا جنین کے مراتب قتل پر تقسیم کرنا لازم ہوگا پس اگر اُس (جنین) میں بڑی موجہ ہو تو ناشی دینا اور اگر مضغہ (استخوان بے گوشت) ہو تو ساٹھ دینا اور اگر طلقہ (خون بستہ) ہو تو چالیس دینا اور ثابت ہونگے اور مراتب مذکورہ میں سے ہر ایک مرتبہ سے تین متعلق ہوتے ہیں اول دیت کا جانے پر واجب ہونا دوم مدۃ مطلقۃ کا منتفی ہونا اس لیے کہ سقوط جنین پر وضع حل صادق آتا ہے سوم کنیز پر اتم ولد کے احکام کا جاری ہونا اس لیے کہ اس مقام پر مصطلق ولد میں جنین بھی داخل ہے اور اگر کہا جائے کہ صورت مذکورہ میں اوس (کنیز) کی اتم ولد ہوئے گا کیا فائدہ ہے حالانکہ موت ولد کے بعد وہ (کنیز) حکم مستولہ سے خارج ہو جاتی ہے گو ہم جواب دینے کے صورت مذکورہ میں اوس (کنیز) کے اتم ولد ہونیکا فائدہ یہ ہے کہ آقا کا اذن تصرف سے اس قبضہ کے اطل کرنے پر تصرف حاصل ہو جائیگا جن تصرفات سے اس کا مستیلا اذن ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو جانے

میں دیت کا جنین اوس وقت تک ثابت ہوگی جب تک کہ اوس (جنین) کی جنایت کا یقین حاصل نہ ہو اور بعد حرکت اوس کے سکون کرنے کا اعتبار نہ کیا جائیگا اس لیے کہ حرکت کا بوجہ ہوا حادث ہو جانا بھی محتمل ہے اور جنین زندہ کے قتل کرنے میں مباشرت جنایت کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا اور اگر اوس (جنین) کی خلقت تمام نہ ہو تو اوس کی دیت میں دو قول ہیں اول یہ کہ کما سنین غرہ (ملوک مختار و پسندیدہ) ثابت ہوگا جیسا کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے مبسوط اور خلاص کے ایک مقام اور اخبار کی دونوں کتابوں (تہذیب المتبصر) میں ذکر فرمایا ہے اور قول دوم جو مشہور تر ہے یہ کہ دیت کا جنین کے مراتب قتل پر تقسیم کرنا لازم ہوگا پس اگر اُس (جنین) میں بڑی موجہ ہو تو ناشی دینا اور اگر مضغہ (استخوان بے گوشت) ہو تو ساٹھ دینا اور اگر طلقہ (خون بستہ) ہو تو چالیس دینا اور ثابت ہونگے اور مراتب مذکورہ میں سے ہر ایک مرتبہ سے تین متعلق ہوتے ہیں اول دیت کا جانے پر واجب ہونا دوم مدۃ مطلقۃ کا منتفی ہونا اس لیے کہ سقوط جنین پر وضع حل صادق آتا ہے سوم کنیز پر اتم ولد کے احکام کا جاری ہونا اس لیے کہ اس مقام پر مصطلق ولد میں جنین بھی داخل ہے اور اگر کہا جائے کہ صورت مذکورہ میں اوس (کنیز) کی اتم ولد ہوئے گا کیا فائدہ ہے حالانکہ موت ولد کے بعد وہ (کنیز) حکم مستولہ سے خارج ہو جاتی ہے گو ہم جواب دینے کے صورت مذکورہ میں اوس (کنیز) کے اتم ولد ہونیکا فائدہ یہ ہے کہ آقا کا اذن تصرف سے اس قبضہ کے اطل کرنے پر تصرف حاصل ہو جائیگا جن تصرفات سے اس کا مستیلا اذن ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو جانے

از محل جھک کسی کے ہاتھ فروخت کر دے بعد از ان سقوط جنین کے بعد اس (کنیز) کا وقت
 بیچ عالم ہو نامعلوم ہو تو آقا کو بیچ سابق کے باطل کرنے پر تسلط حاصل ہوگا کیونکہ ام ولد کی
 بیچ صحیح نہیں ہے اور اگر کسی عورت کے شکم سے بوجہ جنائیت اس (عورت) کا نطفہ ساقط
 ہو جائے تو جانی سے فقط دیت متعلق ہوگی جسکی مقدار بیس دینار ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
 (نطفہ) رحم میں مستقر ہو چکا ہو اور شیخ الطائفہ رحمہ نے کتاب نہایہ میں فرمایا ہے کہ عورت
 پر استقرار نطفہ کے بعد سب احکام مستولہ جاری کیے جائینگے اور یہ قول بعید ہے اسلیے
 کہ نطفہ پر ولد صادق نہیں آتا اور بعض اصحاب (شیخ الطائفہ) نے فرمایا ہے ہر مرتبہ کے
 مابین میں اس (مرتبہ) کے حساب سے دیت ثابت ہوگی اور بعض علما (ابن ادریس) نے
 اسکی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ نطفہ بیس روز تک کث کرتا ہے بعد از ان میں روز کے
 بعد وہ علقہ ہو جاتا ہے اور اس (نطفہ) کے علقہ کی طوٹ متقل ہو نیکی اکیسویں روز سے
 ابتدا ہوتی ہے اور اس طرح مابین طلقہ و مضغہ بھی یہی کلام کیا جائیگا پس جبکہ نطفہ کا اکیس
 روز تک کث ہوگا تو اکیس دینار اور جبکہ بائیس روز تک کث ہوگا فی بائیس دینار اور جبکہ
 بیس روز کے بعد دس روز تک کث ہوگا تو تیس دینار ثابت ہونگے اور علی ہذا القیاس
 پس ہر ایک روز کے لیے ایک دینار ثابت ہوگا اور ہم اون (بعض علما) سے اولا
 اس قول کے صحت کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ اول (بعض اصحاب) نے دعویٰ کیا ہے بلکہ
 اوکی تفسیر کے مراد ہونیکا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ مابین نطفہ و علقہ کے مدت میں چالیس روز
 مروی ہوئے ہیں اور اسکو حمید بن مسیب نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
 سے اور محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ابو حریز قتی نے حضرت

بعض اصحاب نے کہا کہ اگر عورت کے شکم سے بوجہ جنائیت اس کا نطفہ ساقط ہو جائے تو جانی سے فقط دیت متعلق ہوگی جسکی مقدار بیس دینار ہوتی ہے بشرطیکہ وہ (نطفہ) رحم میں مستقر ہو چکا ہو اور شیخ الطائفہ رحمہ نے کتاب نہایہ میں فرمایا ہے کہ عورت پر استقرار نطفہ کے بعد سب احکام مستولہ جاری کیے جائینگے اور یہ قول بعید ہے اسلیے کہ نطفہ پر ولد صادق نہیں آتا اور بعض اصحاب (شیخ الطائفہ) نے فرمایا ہے ہر مرتبہ کے مابین میں اس (مرتبہ) کے حساب سے دیت ثابت ہوگی اور بعض علما (ابن ادریس) نے اسکی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ نطفہ بیس روز تک کث کرتا ہے بعد از ان میں روز کے بعد وہ علقہ ہو جاتا ہے اور اس (نطفہ) کے علقہ کی طوٹ متقل ہو نیکی اکیسویں روز سے ابتدا ہوتی ہے اور اس طرح مابین طلقہ و مضغہ بھی یہی کلام کیا جائیگا پس جبکہ نطفہ کا اکیس روز تک کث ہوگا تو اکیس دینار اور جبکہ بائیس روز تک کث ہوگا فی بائیس دینار اور جبکہ بیس روز کے بعد دس روز تک کث ہوگا تو تیس دینار ثابت ہونگے اور علی ہذا القیاس پس ہر ایک روز کے لیے ایک دینار ثابت ہوگا اور ہم اون (بعض علما) سے اولا اس قول کے صحت کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ اول (بعض اصحاب) نے دعویٰ کیا ہے بلکہ اوکی تفسیر کے مراد ہونیکا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ مابین نطفہ و علقہ کے مدت میں چالیس روز مروی ہوئے ہیں اور اسکو حمید بن مسیب نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ابو حریز قتی نے حضرت

عن موسیٰ علیہ السلام
 فلو نطق بها
 لعلنا الکذب
 من ربحان القرآن
 فلا یستغفر
 علی ما یبایع
 فانی لکمال
 ولین کل ما
 قلیل وافر
 من امره وعلیه

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور میں نے روز کے لیے ہم کسی روایت پر
 مطلع نہیں ہوئے اور اگر کث کے اوس مدت کو ہم تسلیم ہی کر لیں جسکو کہ انھوں نے
 ذکر کیا ہے تو ایام پر تفاوت کے مقسوم ہونے پر کیا دلیل ہے غایت ما فی الباب اسکا بھی
 احتمال ہے لکن ہر مثل کا واقع ہونا لازم نہیں ہے علاوہ برین محتمل ہے کہ بعض اصحاب
 (شیخ الطائفی) نے تفاوت نطفہ کے ساتھ اوس روایت کی طرف اشارہ فرمایا ہو
 جسکو کہ پڑس شیبانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ہر اوس
 قطرہ خون کے لیے دو نطفہ میں ظاہر ہو دو دینار ثابت ہوتے ہیں اور اسطرح چوچر کہ
 علقہ میں عروق گوشت کے مشابہ ہوا اسکے لیے بھی دو دینار زائد کیے جائیں گے اور
 اون اخبار میں اگرچہ اضطراب نقل یا ضعف ناقل کے وجہ سے توقف کیا جاتا ہے
 لکن اسطرح اوس تفسیر میں بھی توقف کیا جاتا ہے جو قائل مذکور (ابن ادیس) کے
 خیال میں گزری ہے اور اگر کوئی عورت قتل کیا نے او جنین بھی اسکے ساتھ جلائے
 تو عورت کے لیے دیت کا ملہ ثابت ہوگی او جنین کے لیے نصف دینار دیت
 مرد اور دیت زن کا آدھا ثابت ہوگا بشرطیکہ اوس (جنین) کا حال مجبول ہو اور
 اگر اوس (جنین) کا مذکر ہونا معلوم ہو جائے تو دیت مرد لازم ہوگی اور اگر اوسکا
 مؤنث ہونا معلوم ہو جائے تو دیت زن ثابت ہوگی اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ
 صورت جہالت میں قرعہ کے ساتھ استخراج کیا جائیگا اسلیے کہ صورت مذکورہ از
 قبیل شکلات (مشبہات) ہے جنہیں قرعہ مشروع ہوا ہے اور یہ قول خالی از اشکال نہیں ہے
 اسلیے کہ نقل مشہور سے نصف دینار ثابت ہونا معلوم ہو چکا ہے لہذا صورت فرض
 میں وہ اشکال (اشتباہ) نہوگا جسکے لیے قرعہ مشروع ہوا ہے اور اگر کوئی عورت اپنے

بذلک الخ
 یونس الشیبانی
 علی لسان یحییٰ
 السلام ان کل
 قطعہ نطفہ فی
 النطفہ دینار
 وکلہا اصاب
 فی السقطۃ
 الموت من
 النطفہ دینار
 دینار و دینار
 الخ بخاروان
 توقف فیہا
 لا اضطراب
 النقل و ضعف
 الناقل فکلما
 توقف عن
 التفسیر لکذا
 مویض الخ ذلک
 الخ قائل ولو
 قلت لمرات
 فمات الجنین

المشہود
 البیمن النقل
 وجہ ما یصدر
 ولا اشکال
 لا یستلزم
 الخ و ما یصدر
 و قیل مع الجہالت
 او ان فی ذلک
 ولو لم یکن
 ان یجوز حالہ
 البیمن الخ
 لا یستلزم
 الخ و ما یصدر
 الخ و ما یصدر

ووفى ربه على الفنى فالنفاذ لى انفع على الدية ولو له من هذه فلا نصيب ونية ما القنى اوتى بها فلهما حصة ولو الص البراة

من غير المال
 لا تفرغ الا قد
 و قد اعاضها
 و جعلها ساند
 و من افترغ
 مما عاضه
 فعلى الفزع
 عشرة
 و ثمانية
 و لو عدل
 انقلب الى
 الحرة و لم
 تاذن فيك
 بل من عشرة
 و ثمانية و ثمانية
 و قد اشبهه
 ان لا يجيب
 اما العزل
 عن الامتناع
 فبائز و لا

حل کو ازراہ مباشرت بالبطور تسبیب ساقط کر دے تو اوس (عورت) پر حل ساقط شدہ کی دیت ثابت ہوگی اور اوس (عورت) کو دیت مذکورہ میں سے کسی حصہ کا استحقاق نہ ہوگا اسلئے کہ قاتل کو میراث مقتول کا استحقاق حاصل نہیں ہوتا اور اگر کوئی شخص کسی زن حاملہ کی تخویف (ڈرانا) کرے اور زن مذکورہ اپنے حل کو ساقط کر دے تو خوف (ڈرانیوالا) پر دیت لازم ہوگی اور دیت جنین کا وہ شخص وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوتا ہو اور اس مقام پر بھی اقرب بالاقرب کی ملعات اوسط طبع لازم ہوگی جس طرح کہ میراث مال میں تقریر ہو اور جنین کے اعضا، وجراحت کی دیت اوس (جنین) کی دیت کے حساب سے ثابت ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی مجامع (مقاربت کنندہ) کی تخویف کرے اور وہ (مجامع) بوجہ تخویف عزل (قطعات منی کا خارج از فرج گرا دینا) کر دے تو خوف (ڈرانیوالا) پر دس دینار ثابت ہوں گے اور اگر مجامع اپنی زوجہ حترہ سے ازراہ اختیار عزل کرے اور اوس (زوجہ حترہ) نے اجازت نہ دی ہو تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ مجامع مذکور پر دس دینار لازم ہوں گے اور اس میں تردد ہے لکن دیت کا اوس (مجامع) پر لازم نہ ہونا اشبہ ہے اور کنیز سے عزل کرنا جائز ہے اور دیت نہیں ہے اگرچہ کنیز مذکورہ اوس (عزل) پر راضی نہ ہو اور کنیز مجہضہ (جس کا حل ساقط ہوا ہو) کی اوس قیمت کا اعتبار کیا جائیگا جو وقت جنایت قرار پائے اسلئے کہ ذمہ جالی پر دیت جنین کی ثابت کرنیکا وقت بھی ہے اور اوس قیمت کا اعتبار نہ کیا جائیگا جو وقت القاء (ساقط کرنا) قرار پائے اور اس مقام پر چند فروع مذکور ہوتے ہیں اگر کوئی شخص کسی زن نصرانیہ پر اس کے حاملہ ہونے کے وقت ضرب لگائے بعد ازاں وہ اسلام کو قبول کر لے اور اپنے حاکم ساقط کر دے

دیتوان
کرهت و قبری
نقیه الامت
الحضنه عند
الجنایه
و قتل
و ع
و ف
النصرانی
حالا
فا سلمت
والقتل

الحاكم
المراتب
وفى الشبان على
تقيته عند
الحاكمين
املا الملك الذي
من الاملا في
قوله ما عد ذلك
مفتين من زولا
وقطبا الزرع
والامر المستند
٥٢١

اور محکوم اس قول کا مستند معلوم نہیں ہوتا اور کلب زراعت میں ایک قفیز گندم ہوا اور قفیز ایک تنم کا پیمانہ ہر جسکی مقدار آٹھ کوک ہر اور ایک کوک کی مقدار تین کیلجیات ہوتا ہیں اور ایک کیلجہ کی مقدار ایک من اور سات ثمن (۱۶) ہوتی ہر اور ایک من کی مقدار دو رطل ہوتی ہر اور حیوانات مذکورہ کے علاوہ کسی حیوان کے لیے کوئی قیمت نہیں ہے خواہ سگ ہو یا اور کوئی حیوان پس اگر کوئی اونین سے کسی حیوان کو قتل کر ڈالے قاتل پر کوئی شے لازم نہوگی لکن جس حیوان کا کہ کا فر ذمی مالک ہوتا ہر جیسے خوک اس کے قتل کرنے میں قاتل پر وہ قیمت لازم ہوتی ہر جو اس کے ستملین (طلال جاننے والے) کے نزدیک قرار پائے اور اگر حیوان مذکور کے اطراف پر جنایت کی جائے تو ارش ثابت ہوگی اور اس مقام پر کئی مسئلے مذکور ہوئے ہیں پہلا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کا فر ذمی کے آلہ ہو یا شراب کو تلف کر دے تو متلف اس کا ضامن ہوگا اگرچہ وہ (تلف) مسلم ہو لکن ضامن ہونے میں ذمی کا اس (آلہ ہو یا شراب) کے ساتھ استنثار (پوشیدہ کتا) شرط ہے پس اگر اس کا اظہار کر گیا تو متلف مسلم اس کا ضامن نہوگا اور اگر کسی مسلم کے پاس آلہ ہو یا شراب موجود ہوا اور کوئی شخص اس کو تلف کر دے تو جانی اس کا بہر تقدیر ضامن نہوگا خواہ وہ (جانی) مسلم ہو یا کافر اور رستہ ہو یا متظاہر دوسرا مسئلہ جبکہ کوئی ماشیہ (حیوان کسی زراعت پر رات کو جنایت کرے تو صاحب ماشیہ ضامن ہوگا اور دن کو جنایت کرے تو ضامن نہوگا اور اس قول کا مستند وہ روایت ہے جس کو سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور اس روایت میں ضعف ہے اور تفریط کا موضع ضامن میں اعتبار کرنا اقرب ہے خواہ وقت جنایت رات ہو یا دن تیسرا مسئلہ روایت محمد بن قیس میں اس و نٹ کے بارہ میں جعفر ثخنون کے درمیان مشترک تھا اور بخلف ان کے

[illegible]

روى عن أمير المؤمنين عليه السلام رفعه فضحك في بعض أسبغين

اس لیے کہ اوس (عقل) کے ساتھ عصبہ میں سے وہی لوگ مختص ہیں جو ذکر میں متقرب بالام
 سے اوسکا تعلق نہیں ہوتا اور اسطرح رُوح و زوہبہ سے بھی عقل کا تعلق نہیں ہوتا اور
 بعض اصحاب نے عقل کے ساتھ اوان ورثہ میں سے اقرب کو مخصوص کیا ہے جو باعتبار
 تسمیہ (فرض) وارث ہوتے ہیں و جبکہ وہ مفقود ہو تو عقل میں متقرب بالام کو متقرب بالاب کے ساتھ
 اثباتا شریک کیا ہے اور متقرب بالام پر ایک ثلث کو اور متقرب بالاب پر دو ثلث کو لازم کیا ہے اور
 اس قول کا مستند وہ روایت ہے جسکو سلمہ بن کیل نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے
 نقل کیا ہے اور سلمہ بن نہعت ہے اور آیا عقل میں آباء و ابناء بھی داخل ہونگے یا نہیں پس شیخ
 علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط و خلاص میں فرمایا ہے کہ داخل ہونگے لیکن ان دونوں (آبا و ابناء) کا
 داخل ہونا اقرب ہے اس لیے کہ وہ دونوں اوس (قاتل) کے قوم میں قریب تر ہیں
 اور اوسکے ساتھ ضمانت میں قاتل شریک ہوگا اور عقل کا عورت اور صبی اور
 مجنون سے تعلق نہیں ہوتا اگرچہ دیت کے وہ لوگ بھی وارث ہوتے ہیں اور
 فقیر پر اوسکا تحمل کرنا واجب نہیں ہے اور اوسکے فقر کا وقت مطالبہ اعتبار کیا جائے گا
 جس سے ختم سال مراد ہے اور عقل میں اہل دیوان (جن لوگوں کو امام نے جہاد کے
 لیے مرتب کیا ہے) داخل نہوں گے اور اسطرح عقل میں اہل بلد بھی داخل نہوں گے
 جبکہ وہ عصبہ نہوں لکن روایت ثلثہ میں وارد ہوا ہے کہ قاتل کے اہل بلد کا الزام
 دنیا صحیح ہوگا جبکہ قاتل کے لیے اہل قرابت موجود نہوں اگرچہ اوسنے غیر طہرین قتل
 کیا ہو اور وہ روایت متروک ہے اور متقرب بالاب پر متقرب بالابوین کا مقدم
 کرنا لازم ہوگا اور مولائے اعلیٰ (جسے قاتل کو آزاد کیا ہے) سے عقل متعلق ہوتی ہے
 اور مولائے اسفل (جسکو قاتل نے آزاد کیا ہے) سے متعلق نہیں ہوتے اور دیت

سین طریقت
عندنا لا یجوز
میتا قاتلہ کا نشانہ
اور ناقصہ کی دیت
اما الارش فقد
قال فی البیروت
تسعد فی سنة
واحدة عند
السلطان الادا
كان ثلث الدین
نفاذون کان
السلطان یجعل
فی کل شیء
من حق فی
التاجیل الدین
لو کان دون
وکان دون
الثلثین حل
الثلثین عند
السلطان
فی کل شیء
فی کل شیء
فی کل شیء

موضوہ اور مازاد کا عاقلہ قطعاً متحمل ہوتا ہے اور آیا عاقلہ اس جراحت کی دیت کا بھی متحمل ہوتا ہے جو موضوہ سے ناقص ہو پس شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب خلافت میں فرمایا ہے کہ متحمل ہوتا ہے اور خلافت کے علاوہ باقی کتب میں اس کے متحمل ہونے کو منع فرمایا ہے اور روایت میں بھی یہی وارد ہوا ہے لکن اس روایت میں منع ہے اور عاقلہ اس کی دیت خطا کا تین سال کے اندر فی سال ثلث دیت کے حساب سے ضامن ہوتا ہے پس ختم سال کے وقت اس پر ثلث دیت کا ادا کرنا لازم ہوگا خواہ وہ دیت کا ملہ ہو جیسے مرد مسلم کی دیت یا ناقصہ ہو جیسے عورت اور کافر ذمی کی دیت اور ارش کے بارہ میں شیخ علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط میں فرمایا ہے کہ اس (ارش) کا ایک سال میں ختم سال کے وقت ادا کرنا لازم ہوگا بشرطیکہ وہ (ارش) ثلث دیت کے مساوی یا اس سے ناقص ہو اس لیے کہ عاقلہ پر دیت مقتول کافی الحال ادا کرنا لازم نہیں ہو سکتا اور اس میں اشکال ہے اس لیے کہ تاویل (تاخیر کرنا) کا دیت کے ساتھ مختص ہونا اور ارش کے ساتھ اس (تاویل) کا معتبر نہ ہونا بھی متحمل ہے اور نیز شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دیت کے دو ثلث سے اس (ارش) کے مقدار کم ہو تو ختم سال کے وقت اس کا ثلث اول حال (بے مدت) ہو جائیگا اور سال دوم کے بعد اس (ارش) کا باقی حال ہو جائیگا اور اگر دیت سے اس (ارش) کی مقدار زیادہ ہو جیسے دونوں ہاتھوں کا قطع اور دونوں آنکھوں کا قطع کرنا اور مجنی علیہ شخص ہوں تو ختم سال کے وقت اون دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ثلث دیت مال ہو جائیگا اور اگر وہ (مجنی علیہ) ایک ہی شخص ہو تو ختم سال کے وقت اس کے لیے فی جنایت سدس دیت کے حساب سے ثلث دیت مال ہو جائیگا اور ان جملہ صورتوں میں

میتا قاتلہ کا نشانہ
اور ناقصہ کی دیت
اما الارش فقد
قال فی البیروت
تسعد فی سنة
واحدة عند
السلطان الادا
كان ثلث الدین
نفاذون کان
السلطان یجعل
فی کل شیء
من حق فی
التاجیل الدین
لو کان دون
وکان دون
الثلثین حل
الثلثین عند
السلطان
فی کل شیء
فی کل شیء
فی کل شیء

دومر الامر تقسیط دیت کے بیان میں پس دیت ابتداء عاقلہ پر لازم ہوتی ہے اور جانی سے اس کا مطالبہ کرنا علی الاصح جائز نہیں ہے اور کمیت تقسیط میں وقول میں اول غنی پر دس قیراط (نصف دینار) کا اور فقیر پر پانچ قیراط (ربع دینار) کا واجب ہونا تاکہ قدر شفق پر اقتصار رہے دوم امام کا دیت کو اپنی رائے کی بنا پر احوال عاقلہ کے موافق تقسیم کرنا اور یہی قول شیعہ ہے اور آیا ما بین قریب وبعید جمع کرنا صحیح ہوگا یا نہیں اس میں دو قول ہیں لیکن توزیع (تقسیم) میں ترتیب کا اعتبار کرنا اشبہ ہے اور آیا وجہ عصبہ کی صورت میں دیت جانی کا اس کے مولیٰ سے اخذ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں پس اس کا صحیح ہونا اشبہ ہے بشرطیکہ حصص عصبات سے دیت کی مقدار زائد ہو اور اگر انعام مولیٰ کے بعد بھی اس (دیت) کی مقدار باقی رہے تو عصبہ مولیٰ سے اخذ کی جائیگی اور اگر عصبہ مولیٰ کی حصہ سے بھی اس کی مقدار زائد ہو تو مولیٰ سے مولیٰ پر لازم ہوگی بعد ازاں مولیٰ سے مولیٰ کے عصبہ پر لازم ہوگی اور اگر عاقلہ کے جملہ طبقات سے دیت کی مقدار زائد ہو تو شیخ الطائفہ رحمہ نے فرمایا کہ قدر زائد کا امام سے اخذ کرنا صحیح ہوگا تا نیکہ اگر دیت کی مقدار ایک دینار فرض کی جائے اور جانی کے لیے کوئی بھائی موجود ہو تو اس (بھائی) سے دس قیراط (نصف دینار) اخذ کیے جائیں گے اور باقی مقدار کا بیت المال سے اخذ کرنا جائز ہوگا لیکن مجموع دیت کا بھائی پر لازم کرنا اشبہ ہے بشرطیکہ اس کے سوا کوئی غنی موجود نہ ہو اس لیے کہ امام کا ضامن دیت ہونا عاقلہ کے معدوم ہونے یا ادا، دیت سے اوں (عاقلہ) کے عاجز ہونے کی صورت کے ساتھ مشروط ہے اور اگر دیت سے عدد عاقلہ زائد ہو تو اس (دیت) کے ساتھ بعض عاقلہ کا مخصوص کرنا صحیح نہ ہوگا

على النفاق
قسطه الامام
على ارجاس
احوال العائذ
هو ائيد
يهم بين القرب
والبعيد فقلان
اتبهم ما الذي
في انوزم و
بوضد و
مع بوجو العصبية
ولوا العصبية
اخذ من عصبية
المولى ولو
زادت فكل
مولى المولى
عصبية مولى
المولى ولو
زادت الدية
عن العاقلة
اجمع قال
الشيخ بوخذ
الترمذي لا ما
حق لو كانت
باب

وله اخ اخوان من الملائكة ان لو كان فيهم
 منكم من لا يدين الله بالدينه العاقلة
 منكم من لا يدين الله بالدينه العاقلة
 منكم من لا يدين الله بالدينه العاقلة

ابوهريرة قيل
 الجاني فان
 العد في سال
 الفناء عيبه
 مردودية
 القتال لاول
 من الاحادون
 عدما فوجد
 العاقلة او
 وقيل من فقر
 اخذت من
 الحين له سال

من المصارف ومن بيت المال بكنز خانم دینہ ٹرن من ایلر المیز من خند ۵۵۱

جو دیت جانی کے وارث ہوتے ہیں اوس شخص سے اخذ کرنا صحیح ہوگا جو اقرب ہو اور اگر جانی کے لیے کوئی وارث موجود نہ ہو تو اوسکی دیت کا بیت المال سے اخذ کرنا صحیح ہوگا اور بعض اصحاب (ابن ادریس علیہ الرحمہ) نے اوس (دیت) کو فقط جانی پر مقصور فرمایا ہے اور جانی کے فقیر ہونے کی صورت میں اوس (جانی) کے یسار (خوشحالی) کا انتظار کیا جائیگا اور قول اول ظہر ہے تیسرے اصرر لواحق کے بیان میں اور وہ کئی مسئلے میں پہلا مسئلہ کسی شخص پر دیت کا ادا کرنا اوسوقت تک لازم نہ ہوگا جب تک کہ اوس (شخص) کے قاتل کی طرف منسوب ہونے کی کیفیت معلوم نہ ہو پس تعلق دیت میں اوس (شخص) کا قاتل کے لیے ہم قبیلہ ہونا کافی نہ ہوگا اس لیے کہ جانب پدر سے جانی کی طرف اوس (شخص) کے منتسب ہونے کا معلوم ہونا کیفیت انتساب کی معلوم ہونے کو مستلزم نہیں ہے حالانکہ عقل کا متعلق ہونا تحقق تعصیب پر مبنی ہے اور جنابیت پدر سے منسوب ہونا تحقق تعصیب کو متغنی نہیں ہے اس لیے کہ تعصیب سے وہ (انتساب پدری) اعم ہے خصوصاً در صورتیکہ تعلق عقل میں اقرب فالاقرب کی تقدیم کے قائل ہوں تو مطلق انتساب پدری کے معلوم ہونیکا اقربیت مذکورہ کے متحقق ہونے کو مستلزم نہ ہونا واضح ہے و دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی انسان مجہول النسب کی نبوت (ولایت) کا اقرار کرے تو اوس (انسان) کا مقرر مذکور سے ملحق کرنا معین ہوگا پس اگر اوس انسان کی نبوت کا کوئی دوسرا شخص بھی دعوی کرے اور بیثبہ قائم کرے تو اوس (دعی دوم) کی دعوی کے موافق حکم کننا و اول کے اقرار کا باطل قرار دینا لازم ہوگا اور اگر کوئی تیسرا شخص اوس انسان کے نبوت کا اقرار اور اپنے فراش پر مولود ہونے کا دعوی کرے

به فلواتا مابه
آر حورافا
البينية فضينا
لوطا لانا
فلواتا ثالث
اقام البنية
انه ولد
عليه

کتاب مندرجہ فہرست از مطبوعہ علمی ہمارے کتابخانہ کفایت کنی
 این طبعات کو کسی کتاب کا خریدنا منظور ہو نہ دینے و لینے کے اہل طلب و فراوان

<p>قرآن شریف قرآن شریف نظامی ایضاً حنائی -</p>	<p>کتاب مناسبات و حیات و فہرست منجمہ الفقیہ ہر دو جلد</p>	<p>تحفہ معلوم کشوری تحفہ احمدی ہر دو جلد خزائن المسائل فقہیہ طہارت تصنیف مجلد</p>	<p>کتاب منظر فتویٰ بیت الحور بعد محمد ہندی اعمال المتقین ارشاد العوام اعمال دفعہ و با کلمہ مستتر</p>
<p>قرآن شریف پندرہ سطری ایضاً سترہ سطری چھاپی قرآن شریف مجتبیٰ ایضاً ظم واضح</p>	<p>استبصار ہر دو جلد الفقیہ شیخ شہید حیات القلوب چار جلد نجم الہدایا جواب انظار الہدایا</p>	<p>جناب میر آغا صاحب کفایت السائلین تحفہ المؤمنین زاد المسافرین طہارت النہوان احکام النساء</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>ایضاً ظم علی کاغذ کندہ ایضاً مترجم حائل و قرآن شریف ایضاً علمی</p>	<p>ایضاً فارسی ہر دو جلد عین الحیات تصنیف بلا محمد باقر مجلس علیہ الرحمہ مرصعہ مرزا میر صاحب</p>	<p>کتاب مصائب مصائب الابرار در احوال شہادت غامس آل عباس علیہ السلام مع حالات واقعات مختار درج بین</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>ایضاً کشوری ایضاً مترجم ایضاً تعویزی بارہ قسم</p>	<p>رسالہ رجعت فضائل مرتضوی صراط النجاة در حدیث اعرابی مشتمل بر چھار ہزار مسئلہ</p>	<p>کتاب مصائب مصائب الابرار در احوال شہادت غامس آل عباس علیہ السلام مع حالات واقعات مختار درج بین</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>یارہ الف لام تمیم یا بارہ لای کاغذ بخدا دی قرآن شریف علمی مطلا</p>	<p>فقہ و اصول مذہب امامیہ شریع الاسلام عربی چھاپہ کتب تجنیز نمونہ</p>	<p>مجلس ابراہیم ترجمہ اردو بکار الانوار حالات حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا در المصائب ایضاً جلد دوم مجلس علویہ جلد اولی ایضاً جلد دوم سرانجام ہر دو جلد</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>کتاب تقاسیم غریب مدح البیان ہر دو جلد دوم و سوم سوم سوم و چہرہ چہرہ</p>	<p>شرح عباسی بست بابی فارسی کشوری ایضاً اردو و سنہی</p>	<p>مجلس ابراہیم ترجمہ اردو بکار الانوار حالات حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا در المصائب ایضاً جلد دوم مجلس علویہ جلد اولی ایضاً جلد دوم سرانجام ہر دو جلد</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>کتاب تقاسیم غریب مدح البیان ہر دو جلد دوم و سوم سوم سوم و چہرہ چہرہ</p>	<p>شرح عباسی بست بابی فارسی کشوری ایضاً اردو و سنہی</p>	<p>مجلس ابراہیم ترجمہ اردو بکار الانوار حالات حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا در المصائب ایضاً جلد دوم مجلس علویہ جلد اولی ایضاً جلد دوم سرانجام ہر دو جلد</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>
<p>کتاب تقاسیم غریب مدح البیان ہر دو جلد دوم و سوم سوم سوم و چہرہ چہرہ</p>	<p>شرح عباسی بست بابی فارسی کشوری ایضاً اردو و سنہی</p>	<p>مجلس ابراہیم ترجمہ اردو بکار الانوار حالات حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا در المصائب ایضاً جلد دوم مجلس علویہ جلد اولی ایضاً جلد دوم سرانجام ہر دو جلد</p>	<p>کلمہ مستتر آفتاب عالم افروز حسن اعتقاد اسنی المطالب تحفہ الابرار</p>

مطبع و ناشر سید حسین تاج پور ملک مطبع و ناشر

